بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان میں عربوں کی آمد

از

الحاج عثمان بن سعید باعثمان

بی۔ کام (عثمانیہ)

جنرل سکریٹری جمیعۃ لیمنیہ بالہند

قیمت: ۴۵ روپے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے توفیق دی کہ میں عربوں کے ہندوستان میں دخول سے متعلق مختصر تاریخ لکھوں۔ جتنے بھی معلومات مجھے کتابوں سے دستیاب ہوئے اور چند معلومات جو بزرگوں سے حاصل ہوئے ان سب کو قلمبند کرنے کی کوشش کیا ہوں۔

جن عربی تواریخ سے مواد فراہم کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) شمس الظہیرۃ (تالیف العلامہ السید الشریف عبدالرحمٰن بن محمد بن حسین المشہور)

(۲) صفحات تاریخ الحضرمی (مولف سعید عوض باوزیر)

اردو کتابیں

(۱) داستان حضرموت (مولف حبیب علی صاحب)

(۲) عربوں کی جہازرانی (سید سلیمان ندوی)

(۳) سوانح افسری (کرنل نواب افسر الملک)

(۴) مختصر تاریخ ہند (مولف مولانا سید ابوظفر ندوی)

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دیباچہ	۱	یمنی عرب کی آمد حیدر آباد میں	۳۷
ہندوستان میں عرب تاجر	۴	جمعیت نظام محبوب (بارکس)	۴۳
اور سیاحوں کی آمد		تعلیم تمدن، مختلف کمیٹیاں	
عربوں کی جہاز رانی	۸	جمعیت عروب کوتوالی نظم	۶۱
بحرِ ہند میں عربوں کا حملہ	۱۳	جمعیت عروب، جمعیت نظام محبوب	
عرب کی سندھ میں آمد	۱۴	یمنی عرب عالم دین اور سابقہ	۶۵
یمنی نژاد عرب کا سلسلہ	۱۸	فوجی عرب عہدے دار	
جنوب مغرب ہندوستان، جاوا		یمنی عرب کے نامور شخصیات	۶۷
سماٹرا۔		اور سیاسی شخصیات	
سادات کا دخول ہندوستان میں	۱۹	یمنی عرب کے نامور جمعدار	۶۹
نایط عرب کا دخول	۲۵	عرب بحیثیت قوم اور رعیت	۷۱
عرب کی آمد گجرات میں	۲۶	عربوں کے آورے (رجمنٹ)	۷۲
خاندان الکثیری	۲۸	عربوں کا لباس۔ غذا۔ عادات و	۷۳
خاندان القعیطی	۲۹	اطوار، حسب نسب، اعلاجات	
عبداللہ بن علی عولقی جمعدار	۳۴	مہمان نوازی، شجاعت، دین داری	
عراق مسقط سے عرب کی آمد	۳۶	نشانہ بازی	

عنوان	صفحہ
آصف جاہ نواب برکت علی خاں بہادر پرنس مکرم جاہ کا خطاب بارکس میں	۸۴
روابط جمہوریہ یمن، خلیج سعودیہ عرب کے عام معاشی مسائل، اسلام کی تبلیغ۔	۸۴
جمہوریہ یمن میں پیٹرول	۹۱
شجرہ اعلیٰحضرت نظام	۹۳
سالار جنگ اول، دوم، سوم	۹۴
جمعیت نظام محبوب کا قیام	۹۶
یمنی نژاد و قبائل بارکس حیدرآباد اضلاع آندھرا و مہاراشٹرا و کرناٹک۔	۹۷
جمہوریہ الیمن (شمال جنوب) کی مختصر تاریخ جغرافیہ	۱۱۳
نقشہ جات جنوبی یمن کے صوبے	۱۳۸
حضرموت کے قبایل و منطقے	۱۴۹
حضرموت کے بڑے قبائل	۱۵۸

---

(۵) آزاد حیدرآباد (مصنف مظفر بیگ صاحب)

(۶) تاریخ مختصر (مصنف فرید الدین صاحب)

(۷) تاریخ النوایط (مولفہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ ولا)

انگریزی کتاب
(۸) انڈو-عرب - ریلشن (مترجم جناب پروفیسر صلاح الدین)

انڈو عرب ریلشن انگریزی کتاب ہے اصل یہ کتاب انڈو عرب تعلقات کے نام سے ہے جناب مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھی ہے۔ مزید معلومات حاصل کرنے میں ان بزرگوں کا بھرپور تعاون رہا

(۱) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (سابقہ چیف عرب گارڈ) بارکس حیدرآباد

(۲) جناب محمد بن علی باکوبن صاحب (سابقہ گزیٹیڈ آفسر) بارکس حیدرآباد

(۳) جناب ناصر بن حسن بن محسن بن علی القعیطی صاحب (قعیطی خاندان سے واقف ہیں) کنگ کوٹھی حیدرآباد

(۴) جناب علی بن ابوبکر بن عبداللہ بن محمد الیافعی (گجرات میں پیدا ہوئے قدیم عربوں کی تاریخ سے واقف ہیں) قاضی پورہ حیدرآباد

(۵) حبیب سالم بن محمد العطاس صاحب (قاضی بارکس، کتابیں فراہم کرنے میں بڑا تعاون رہا) بارکس حیدرآباد

(۶) عربی کتابوں سے اردو ترجمہ کرنے میں جناب حامد بن عبید بن خلیفہ صاحب آفس سکریٹری جمعیۃ الیمنیہ بالھند کا تعاون حاصل رہا۔

(۷) جناب حبیب عثمان بن احمد بن عبدالقادر العیدروس کا تعاون حاصل رہا۔

(۸) جناب حبیب عبدالرحمٰن بن حسن بن محضار الحامد صاحب کا بھی تعاون حاصل رہا۔

اس تاریخ میں نہ صرف عربوں کی ہندوستان میں آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔

بلکہ مختلف عرب قبائل جو یمنی نژاد سے ہیں اور فی الحال بارکس حیدرآباد (اطراف بلدہ) اضلاع آندھراپردیش، اضلاع مہاراشٹرا۔ اضلاع کرناٹک میں مقیم ہیں ان سب قبائل کے ناموں کا اندراج کی کوشش کی گئی ہے ۔ میں نے شخصی طور پر مختلف اضلاع کا دورہ کیا اور عرب یمنی نژاد باشندوں سے ملاقات بھی کی ۔ اس مختصر تاریخ کا مقصد عربوں کا ہندوستان میں دخول اور خاص کر یمنی نژاد عرب جو یمن سے آئے انکے اثرات اور ربط دیرینہ کو ظاہر کرنا ہے اللہ سے امید ہیکہ اس تاریخ سے آنے والے مسلمان نسلوں اور خاص کر یمنی نژاد عربوں کو اسکے مطالعہ سے کافی معلومات ہوں گے

تاریخ .... نیاز مند :۔

۳ رشوال المکرم ۱۴۱۴ھ الحاج عثمان بن سعید باعثمان (بی کام عثمانیہ)

۱۶ ر مارچ ۱۹۹۴ء جنرل سکریٹری جمعیۃ الیمنیۃ بالھند

روز چہارشنبہ بارکس مکان نمبر 152-10-18 حیدرآباد

آندھراپردیش، حیدرآباد

نوٹ

اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر اس میں کچھ کمی یا تصحیح رہگئی ہے تو مصنف کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں انشاء اللہ اس کی اصلاح کیجائیگی

ہندوستان میں عرب تاجر اور سیاحوں کی آمد

عبد الشمس عرب تاجروں کا سرگرہ تھا۔ ۴۵ھ میں سراندیپ
(سری لنکا) کے راجہ سے بہت قریب ہوا۔ سری لنکا کے راجہ کو بھی اسلامی
معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوا۔

ابوالحسن پہلا عرب مسلمان تاجر تھا۔ جسکو تبلیغ اسلام کا شوق ہوا
اس نے سری لنکا میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ ابوالحسن اور طلحہ دونوں کی تبلیغ
سے چند لوگ اسلام قبول کئے۔

۲۵۰ھ ابن خرداذبہ : ۔ خلیفہ معتمد (عباسیہ) کا مشیر تھا۔
ایران میں سرکاری خبر رسانی کا نگران
کار تھا۔ اس نے ایک کتاب المسالک والممالک لکھی۔ اور عالمی جغرافیہ
کی قدیم کتاب مانی جاتی ہے اس کتاب میں اس نے بغداد سے مختلف
ممالک کے زمینی فاصلہ اور ہندوستان کے سمندری راستے ظاہر کئے۔
اس کتاب میں ہندوستانی ساحل کے ساتھ ساتھ ہندوستان
کے مختلف ذاتوں کے عقائد بھی بیاں کئے گئے ہیں۔

(۱) کاشتریہ (شریف لوگ

(۲) برہمن (شراب اور نشہ نہ کرنے والے)

(۳) کتھری (تین کپ شراب پینے والے)

(۴) سدرا (زراعت کرنے والے)

(۵) وشاس (کاریگر)

(۶) چنڈال (مداری اور گانے والے)

(۷) زنب (پیشہ واری موسیقار)

یہ خود ہندوستان نہیں آیا بلکہ تاجروں اور مسافروں جو نامور تھے اُن سے معلومات حاصل کیا۔

سلیمان تاجر اور ابوزید سیرافی:- سلیمان سراف کا رہنے والا سیاح اور تاجر تھا۔ خلیج عرب سے لیکر چین تک سمندری سفر کیا۔ دوران سفر میں وہ ہندوستانی سواحل سے ہوتا ہوا گذرا۔ ۲۳۷ھ ۸۵۱ء میں اپنا سفرنامہ لکھا۔ اپنے سفرنامہ میں اس نے ساحلی شہروں، حکومتوں اور جزیروں کے متعلق لکھا ہے۔ ایک ہزار نو سو جزیروں کا ذکر کیا۔ ہندوستان اور چین کے تمدنی معلومات کا بھی ذکر کیا۔

۲۶۲ھ ابوزید حسن سیرافی نے سلیمان کی کتاب سلسلة التواریخ

کا تکمیلا کیا۔ ابوزید اکثر ہندوستان کا اور چین کا سفر بغرض تجارت کیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بحر قلزم کی شناخت کی۔

۳۰۰ھ بزرگ بن شہریار:۔ اسکے پاس بہت سے سمندری جہاز تھے۔ یہ عراق سے ہندوستان کے ساحل اور چین کے ساحل ہوتا ہوا۔ جاپان کے ساحل تک سفر کیا۔ عجائب الہند اس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ بزرگ اور اس کے دوستوں نے دوران سفر میں جو کچھ دیکھا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ بقول اس کے اُس زمانہ میں ہندوستان میں راجاؤں کے پاس ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ کئے ہوئے قرآن تھے۔

چین کے دورے پر بزرگ نے فلپائن میں آتش فشاں جزیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس جزیرہ میں اسپینوں سے پہلے مسلمان آکر آباد ہوئے تھے

ابُو اسحاقِ ابراہیم بن محمدؐ فارسیِ:۔ ہندوستان اور دوسرے مقامات کا سفر کیا۔ ہندوستان میں سندھ تک سفر کیا۔ کتاب الاقلیم اور مسالک والممالک اسی کی لکھی ہوئی ہے۔

مسعودی ۳۰۰ھ:۔ ابوالحسن علی جو نا جاتا تھا۔ مسعودی

کے نام سے بڑا مورخ ماہر جغرافیہ اور سیاح تھا۔ اس نے پچیس سال
تک سفر کیا۔ شام۔ آرمینیا۔ ایشیا۔ افریقہ۔ لبے سینیا۔ ہندوستان
چین۔ تبت اور سری لنکا (سیلون) کا سفر کیا۔ جب ۳۳۲ھ میں
اپنا سفر ختم کر کے مقام کیا۔ ایک کتاب لکھا جس کا نام ہے۔
Zahba - Muzawa uluz مروج الذہب یہ کتاب پیرس (فرانس)
میں نو جلدیں شائع ہوئی بقول مسعودی گجرات (ہند) میں چیمور کے
علاقہ میں دس ہزار عرب اور عرب نژاد مخلوط نسل آباد تھے۔

ابن حوقل ۹۴۳-۹۷۹ء: بغداد کا تاجر تھا۔ اس نے یورپ
آفریقہ۔ ایشیا۔ اسپین۔ سسلی
اور ہندوستان کا سفر کیا۔

شمس الدین محمد بن احمد بشری ۳۷۵ھ: یروشلم کا رہنے
والا تھا۔ یہ بھی
ہندوستان آیا اس کا سفر سندھ تک رہا۔

۳۳۱ ابو ضلف مسعودی: پہلا سیاح ہے جو زمین کے راستے سے
ہندوستان آیا تھا۔

البیرونی ۴۰۰ھ یہ عربی کتاب الھند کا مصنف تھا۔ اس نے کتاب

قانونِ مسعودی لکھا ہے۔ کتاب الھند میں جغرافیہ ہندوستان کا ذکر ہے۔ یہ محمود غزنوی کے حملے سے پہلے ہندوستان آیا تھا۔ یہ خوارزم کا رہنے والا تھا۔

ابن بطوطہ ۷۷۹ھ/۱۳۷۷ء: - یہ مراقش کا سیاح تھا۔ یہ محمد بن تعلق کے زمانہ میں ہندوستان آیا۔ اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے عجائب الاصفر۔

ابن ماجد: - اس کو سمندر کا شیر کہا جاتا تھا۔ اس کا مکمل نام احمد بن ماجد تھا۔ یہ ہندوستان۔ آفریقہ۔ چین کے بحری راستے سے اچھی طرح واقف تھا۔ پرتگالی سیاح واسکوڈی گاما جب راس اُمید (آفریقہ کا جنوب) پہنچا تو آگے نہیں بڑھ سکا۔ ابن ماجد نے اس کو سمندری راستہ دکھایا اور خود ابن ماجد واسکوڈی گاما کے جہاز کا پائلٹ تھا۔ ابن ماجد نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور کتابیں پیرس (فرانس) میں موجود ہیں۔ ابن ماجد سے متعلق ایک روایت ہے کہ پرتگالیوں نے اسے نشہ دے کر استعمال کیا۔ دوسری روایت ہے ابن ماجد کو کچھ لالچ بتائی گئی۔

عربوں کی جہازرانی: - قدیم تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے

کہ عرب سمندروں میں کشتیاں چلانے میں بڑے ماہر تھے۔ یہ کشتیوں پر خلیج فارس سے ہوتے ہوئے۔ ہندوستان کے ساحل گجرات ملبار ساحل سری لنکا (سیلون) چین کے ساحل جاتے جاوا اور سماٹرا بھی جاتے آفریقہ کے جنوب مشرق بھی جاتے یہ عرب تجارت بھی کرتے اور لوگوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام بھی لے جاتے جب پرتگالیوں نے سمندر کا سفر شروع کیا تو عربوں کے سمندری سفروں پر غالب آگئے۔

چند سالوں بعد ولندیزی سمندری سفر کرنا شروع گئے پرتگالیوں سے آگے بڑھ گئے اس کے بعد فرانس نے سمندری سفر شروع کیا یہ ولندیزی پر غالب آگئے اسکے بعد انگریزوں نے سمندری سفر شروع کیا یہ قوم سب پر غالب آگئی۔

جنوبی یمن (حضرت موسیٰ کے عربوں نے بھی کشتیوں پر سمندری سفر کئے وہ ہندوستان کے جنوب مغرب ساحل سری لنکا کے ساحل اور جاوا۔ سماٹرا کے ساحل پر بھی گئے۔ یہ عرب مالدیپ انڈمان بھی جاتے تھے۔ ان کی تجارت تھی۔ اور بعد میں مسافروں کو بھی ایک مقام سے دوسرے مقام لے جاتے۔

قدیم عربی زبان میں سمندری جہاز کو فلک اور سفینہ استعمال کیا گیا ہے چھوٹی کشتی کو قارب کہا جاتا تھا۔ خاندان عباسیہ کے زمانہ میں کشتیوں کے مختلف نام تھے۔ طیار۔ سنبک سنبوق (الفرجي کشتی) معدی جس کی جمع معاوی ہے چھوٹی کشتی کو کہتے تھے۔ جہاز راں کے لیے جو نام استعمال کیے گئے ہیں۔ ملاح۔ سفان اور بحار۔

فارس کے عرب جہاز راں کا لفظ ناخوذۃ مستعمل ہوا۔ اس کی جمع نواخذۃ بنائی گئی۔ یہ لفظ ہندی فارسی کی ترکیب ہے جس کو ہم ناخدا کے لفظ سے جانتے ہیں۔ بحر روم کے عرب نوتی مستعمل ہے لفظ کو عربی میں کر کے نوآت کی صورت میں بولا گیا ہے۔ یہ لفظ رومی راستے سے شام پھر عرب میں آیا۔ اصلی لاطینی لفظ ہے Nautian اور فرنچ Nautique اور انگریزی نیوی جہازوں کے کام میں جو ملازمین لگائے جاتے وہ خلاسی کہلاتے تھے (یہ خلاسی اور عرب جن حبشیوں کو خرید کر رکھتے اور جو اولاد ان سے ہوتی) ملاح کیلئے ایک اور لفظ عربی میں ہے داری ربان کا لفظ جہاز کے کپتان کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ لفظ دیدبان (فارسی لفظ) جہاز کے ستونوں پر صندوقوں پر بیٹھ کر دوسرے جہازوں۔ طوفان۔ پہاڑ کو دیکھنے والا استعمال کیا گیا ہے

عباسیوں کے زمانے میں جہاز راں اور جہاز کے عملے کی دو قسمیں تھیں معمولی ملاحوں اور خلاسیوں کو اصحاب الارجل (ماتحت) اور بڑے افسروں کو رؤسا، بندرگاہ کے لیے عربی میں پرانا لفظ مرفاء استعمال کیا گیا ہے۔ اہل عرب میں اس وقت کشتی بانی اور جہاز رانی تین کاموں کے لیے تھی۔

(۱) کشتیوں سے مچھلی کا شکار کرنا۔

(۲) دریا میں موتیوں اور مونگوں کا نکالنا۔

(۳) سوداگری اور تجارت کے سامان و اسباب ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا۔

عرب ہواؤں کے رُخ سے اچھی طرح واقف تھے۔ اور انہوں نے ان ہواؤں کے مختلف نام بتائے ہیں۔ علم النواء اور علم مہاب الریاح کی ان میں خاص رواج تھا۔ ان پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یمن کے بادشاہوں کے پاس جو حمیر اور سبا سے تعلق رکھتے تھے۔ کشتیاں تھیں یہ خشکی اور تری دونوں پر تجارت کرتے تھے۔

اُبلہ:۔ بصرہ سے اوپر دجلہ کے ساحل پر ہے۔ یہ پہلی ایرانی چھاونی تھی۔ بعد میں عربوں نے ۱۴ھ میں قبضہ کر لیا۔ یہ بندرگاہ جہازوں کی منڈی

تھی۔ یہاں سے ہی جہاز ہندوستان اور چین کے لئے جاتے۔
علاء بن الحضرمی بحرین کے پہلے گورنر تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے
بحری جنگ ایران سے کی لیکن پہلے شکست ہوئی۔

دریا نیل:۔ سنہ ۱۸ھ یہ زمانہ عمرؓ کا ہے عرب میں قحط آیا دریا نیل
سے ۶۹ لمبی نہر نکال کر نیل کو بحر احمر سے ملا دیا گیا۔
یہ کام چھ ماہ میں تکمیل ہوا۔ پہلے ہی سال میں جہاز غلّہ لے کر بحرہ قلزم
پہنچا۔ اور غلہ کی سپلائی کیلئے کافی سہولت ہو گی۔

نہر سویز کا تخیل:۔ عمرو بنؓ العاص مصر کے گورنر تھے ان کو خیال
آیا کہ بحرہ احمر اور بحرہ روم کو بیچ سے خاکنائے
سویز بنایا جائے۔ اس طرح دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے۔

اسکندریہ:۔ مصر میں اسکندریہ کی بندرگاہ ہے۔ وہاں سے
عرب کے سمندری جہاز قسطنطنیہ اندلس شمالی افریقہ
اور یورپ جاتے تھے۔

عہد عثمانی:۔ عثمان بن عفّانؓ کے زمانہ میں جہاز رانی کو بہت
فروغ حاصل ہوا۔ امیر معاویہؓ شام اور مصر کے گورنر
تھے۔ علاء بن الحضرمی بحرین کے گورنر تھے۔ رومیوں کے مقابلے میں

پچاس بحری حملہ کیے گئے حملوں کا آغاز ۲۸ھ سے ہوا اس سال
قبرس (سائپرس) عربوں نے حملہ کیا۔

شاہی بحری فوج کے حضرت امیر معاویہؓ اور مصری بحریات
کے عبداللہ بن سعد ابی سراح امیر تھے۔ رفتہ رفتہ عربوں نے بحیرہ روم
کے اکثر جزیروں پر قبضہ کر لیا۔

بحیرہ ہند میں عربوں کا حملہ:- علاء ابن حضرمی کے بعد
حضرت عمرؓ نے عثمان بن ابی
العاص ثقفی کو عمان و بحرین کا گورنر مقرر کیا۔ عثمان نے اپنے
طرف سے اپنے بھائی حکم ابن العاص کو بحرین کی نیابت سپرد
کی حکم نے ایک بڑا بحری بیڑا بنایا۔ اور ہندوستان کی سمت
روانہ ہوا۔ اس وقت بمبئی کا کوئی وجود نہیں تھا۔ تھانہ تھا حکم کے بیڑے
نے حملہ کیا۔ دوسرا حملہ بھروچ پر کیا۔ اس کا بھائی مغیرہ بن ابی العاص
کو سندھ کی بندرگاہ دیبل (ٹھٹھہ) پر حملہ کیلئے جہاز دے کر بھیجا۔

جہاز سازی:- مصر میں جہازوں کا کارخانہ تھا۔ بعد میں سواحل
شام میں بھی قائم کیا گیا۔ امیر معاویہؓ نے یہ سب
انتظام کیا تھا۔ جنادہ بن ابی امیہ ازدی المتوفی ۸۰ھ امیر معاویہ کے حکم

سے ۵۲ھ میں روڈس فتح کیا۔ اور وہاں پر عربوں کی نوآبادی قائم کی۔
سنہ ۵۴ھ جنادہ نے قسطنطنیہ کے پاس ارواد نام جزیرہ فتح کیا۔
عبدالملک بن مروان نے تونس میں جہاز سازی کا بڑا کارخانہ قائم کیا۔ عکا میں جہاز سازی عبدالملک کے زمانے تک قائم رہی ھشام اس کو بعد میں صور منتقل کیا۔ عہد عباسیہ میں افسر عبدالملک بن شہاب نے گجرات پر بحری حملہ کیا۔ اور ساحلی شہر باربد (بھاڑبھوت) پہنچا۔

عرب کی سندھ میں آمد۔ مسلمانوں میں بیرونی قوموں کا ہندوستان میں دخول سب

پہلے مسلمان عرب کا ہوا۔ خلیفہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایران۔ شام مصر کے بڑے حصے فتح ہو چکے تھے۔ سنہ ۱۵ھ ۶۳۶ء میں حکم ثقفی نے عمان بحرین کے گورنر عثمان کے اشارہ سے تھانہ (علاقہ بمبئی) پر حملہ کیا۔ بعد میں بھروچ پر بھی حملہ کیا۔ اس زمانے میں مغیرہ نے دیبل (دیول سندھ کی بندرگاہ) پر حملہ کیا۔ اس زمانے میں حکم ابن جبلہ نے ہندوستانی سرحدات کا معائنہ کیا۔
خلیفہ علیؓ کے زمانہ میں حارث عبدی ہندوستانی سرحدات کا انتظام کیے سنہ ۴۴ھ ۶۶۴ء میں امیر معاویہؓ نے مہلب ابن ابی صفرہ

کو ہندوستان کی سرحدات پر حملہ کے لیئے بھیجا۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک (بنی اُمیہ) کے زمانہ میں حجاج بن یوسف عراق کا حاکم تھا۔ اسکے تحت بلوچستان۔ مکران۔ سندھ کے سرحدات خلیفہ کے تحت تھے۔ اِس وقت اسلامی حکومت ایشیا۔ یورپ اور آفریقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ سری لنکا کا راجہ بھی خلیفہ کو ہدیہ دیا کرتا تھا۔ اور خلیفہ سے اچھے تعلق رکھا تھا۔ لنکا میں جو عرب تاجر رہتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے عورتوں کو راجہ نے پانی کے جہاز سے حجاج بن یوسف کے واسطہ سے خلیفہ کے پاس روانہ کیا۔ جب یہ عورتوں کا قافلہ پانی کے جہاز سے سندھ کے سمندر سے گذر رہا تھا۔ سندھ کے کچھ لیٹرے دیبل کے پاس ان کو لوٹ لیا۔ حجاج بن یوسف نے راجہ داہر سے احتجاج کیا۔ راجہ نے کہا وہ ان لیٹروں کی تنبی نہیں کر سکتا۔ حجاج نے پہلے عبداللہ کو بھیجا۔ لیکن وہ مارے گئے۔ پھر بدیل بجلی کو روانہ کیا گیا۔ گھوڑے کی ٹھوکر سے مارے گئے۔ اس کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے داماد محمد بن قاسم جس کی عمر صرف ۱۷ سال تھی۔ سندھ پر حملہ کے لیئے روانہ کیا۔ فوج زمین سے اور سمندر دونوں طرف سے بھیجی گئی۔

محمد بن قاسم ۹۳ھ ۷۱۱ء شیراز کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ سندھ کی سرحد پر جا پہنچا۔ محمد بن قاسم نے سندھ میں فتح حاصل کی۔ تین برس کے اندر کشمیر کی سرحد سے لیکر کچھ تک سمندر (بحرہ عرب) کی سرحد۔ مالوہ۔ راجپوتانہ۔ مارواڑ دریا سے راوی کے کنارے تک فتح کر لیا۔ ۹۶ھ ۷۱۴ء میں ولید نے وفات پائی۔ سلیمان خلیفہ ہوا۔ اس خلیفہ کو محمد بن قاسم اور دوسرے عہدیدار جو سندھ پر تھے پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لیئے سلیمان نے محمد بن قاسم اور دوسرے عہدداروں کو عراق بلا کر قید کر دیا۔ اور سازش کے جرم میں ان سب کو مار دیا گیا۔

محمد بن قاسم کے بعد جنید حاکم سندھ ہوئے۔ جنید کے بعد تمیم اور حکم بن عوانہ کلبی حاکم سندھ ہوئے۔ حکم کے ساتھ محمد بن قاسم کے فرزند عمر بن محمد بن قاسم سندھ آیا۔ حکم نے سندھ میں ایک شہر محفوظہ کے نام سے بسایا۔ عمر بن محمد بن قاسم نے بھی ایک شہر منصورہ کے نام سے بسایا۔ ۱۳۲ھ ۷۴۹ء میں خاندان عباسیہ عروج میں آیا۔

سندھ پر عربوں کی حکومت کے زوال کے کئی اسباب تھے

(۱) خلیفہ کا کنٹرول ٹھیک نہیں رہا۔

(۲) یمنی اور حجازی باشندوں میں اختلافات پیدا ہوئے۔
اور آپسی جھگڑے بڑھتے گئے۔

(۳) آخری سالوں میں شعیت کا عروج ہونے لگا۔ ۱۰۲۵ء (۴۱۶ھ) میں
محمود غزنوی کے حملہ کے بعد عربوں کا سندھ پر اقتدار ختم ہو گیا۔
سندھ کے لوگوں پر عرب کے کافی اثرات رہے محمدؒ بن قاسم نے
برہمن وزیروں کو جو راجہ داہر کے زمانہ میں خدمات انجام دے تھے
کثیر تعداد میں اُن کو خدمت پر برقرار رکھا۔ عہدہ دار جو راجہ داہر کے
زمانے میں تھے۔ اُن کو خدمت پر رکھا۔ اس زمانہ میں عربوں نے ہندی
زبان سیکھی اور بہت سے کتابوں۔ ریاضی۔ طب اور فلسفہ کا ترجمہ کیا
یہاں تک کہ بہت سے ہندو، طبیب بغداد میں تعین کیے گئے۔
عربوں نے نظام حکومت بڑی ترتیب سے کیا۔ عرب ہندوستانیوں
میں بہت مل گئے۔ جب تک عرب کی حکومت سندھ پر رہی
عوام بڑی خوشحال اور امن سے زندگی بسر کئے۔ عرب جو اسلام
لائے اور حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین
کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری ہوا۔
محمدؒ بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی عرب کے تجارتی

تعلقات سندھ سے تھے۔ ولید بن عبد الملک اور چند زندہ رہتے تو شاید عرب کے فتوحات کا سلسلہ شمال مشرق اور جنوب کے طرف ہوتا۔ محمد بن قاسم نے قدیم نظام مالگزاری قائم رکھا۔ افسروں کو ہدایت دی گئی تھی کہ لوگوں پر ظلم نہ کریں۔ ہندوں کے لیے علیحدہ عدالتیں قائم کی گئی تھیں تاکہ اُن کے شاستروں کے بناء پر عمل کریں کاشت کاروں کو سہولت دی گئی تھی۔ عرب کے سندھ پر حکومت کے بعد بھی سندھ سے عرب کے تجارتی تعلقات جاری رہے۔

یمنی نژاد عرب کا سلسلہ جنوب مغرب ہندوستان اور جاوا سماٹرا

سنہ ۷۱۱ء سے یعنی محمد بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی یمنی عرب (خاص کر حضرموت) سے جنوب مغرب ہندوستانی ساحل کیرالہ بغرض تجارت آیا کرتے تھے۔ عرب حضرموت (جو یمن کے جنوب میں واقع ہے) سایہ (کشتی جس پر پردے لگے ہوتے ہیں اور ہوا سے چلتی ہے) میں کیرالہ آیا کرتے تھے۔ کیرالہ میں انہوں نے قیام بھی کیا۔ اور شادیاں بھی کیں۔ اب بھی ان کی نسل کیرالہ میں موجود ہے۔ ان کے نام اکثر عربی ٹائپ میں ہوتے ہیں یعنی محمدؐ۔ ابوبکرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ

وغیرہ یہاں تک کہ یہ نسل کے لوگ شافعی مسلک پر چلتے ہیں۔
بہت سے عرب کیرالہ میں قیام کرتے اور بہت سے وہاں سے جاوا سماٹرا
(انڈونیشیا) بہ غرض تجارت سفر کرتے حبیب علوی بن محمد بن سہل
الجفری ملبار اور کالی کٹ سنہ ۱۱۸۳ء میں اپنے ماموں کے پاس آگئے
جو عرب جاوا۔ سماٹرا گئے انہوں نے وہاں پر شادیاں کیں۔
اور بہت سے وہاں پر مقیم ہو گئے۔ ان مقامات پر اسلام کی تبلیغ
کا سہرا انہیں یمنی عرب (خاص کر حضر موت سے) کے سر ہے ان عربوں
کی آمد سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کا بحری راستہ سب سے
پہلے عرب دریافت کر چکے تھے۔

سادات کا دخول ہندوستان و حیدرآباد دکن میں اکثر سادات یمن سے آئے

جناب حبیب صالح بن علوی آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر
کے زمانہ میں حیدرآباد آگئے آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کا
عرصہ 1803ء سے 1829ء کا ہے۔ جناب حبیب صالح بن علوی کا
تقرر بحیثیت جمعدار ہوا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند
حبیب عبداللہ بن صالح جمعدار ہوئے۔

یہ زمانہ سر سالار جنگ اول کا ہے۔ سر سالار جنگ اول حبیب عبداللہ بن صالح کو بہت پسند کرتے تھے۔ کئی ایک بار سر سالار جنگ اول نے جناب حبیب عبداللہ بن صالح سے مشورہ کیا۔

جناب عبداللہ بن علی غولقی جمعدار المخاطب مقدم جنگ بھی اسی زمانہ میں موجود تھے۔ عبداللہ بن علی غولقی حبیب عبداللہ بن صالح کا بہت احترام کرتے تھے۔ حبیب بن الشیخ ابوبکر بن سالم المخاطب حبیب یار جنگ میر عثمان علی خان آصف جاہ کے باڈی گارڈ رہے اور جمعیت نظام محبوب میں فوج کے کمانڈنگ آفسر رہے۔

ابوبکر بن سالم کے فرزند حبیب علی بحیثیت کرنل فوج میں کام انجام دے۔ حبیب احمد بن علوی العیدروس حضرموت سے حیدرآباد آئے۔ یہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے زمانے میں آے۔ یہ بہت ہی ولی صفت آدمی تھے۔ انکے چار لڑکے تھے۔

(۱) حبیب مخصار بن احمد بن علوی

(۲) حبیب علی بن احمد بن علوی

(۳) حبیب عبدالقادر بن احمد بن علوی

(۴) حبیب محمد بن احمد بن علوی

حبیب محضار - حبیب علی - حبیب محمد یہ تینوں بارکس رجمنٹ میں صوبیدار تھے - حبیب عبدالقادر بن احمد علوی بھی صوبیدار میجر تھے - بعد میں بارکس رجمنٹ کے کمانڈنگ آفسر رہے -

میر عثمان علی خان آصف جاہ کے پاس پیشی میں رہے - حبیب احمد بن عبدالقادر العیدروس بریگیڈیر حیدرآباد آرمی میں رہے -

حبیب عثمان بن احمد بن عبدالقادر العیدروس پیدائش حیدرآباد کی اور عرصہ تک عدن (جنوبی یمن) میں وٹرنری آفیسر رہے اور اب وہ حیدرآباد میں مقیم ہیں - السید ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن الشیخ پیدائش تریم (جنوبی یمن) حضرموت سے دولت آباد (ضلع اورنگ آباد مہارشٹرا) آئے - اور وہاں پر ہی ان کی وفات ۱۹۷۵ء میں ہوئی -

السید احمد بن عبداللہ بن احمد (935 سے 974ھ) ایک بہت بڑے عالم تھے - ہندوستان میں سورت (گجرات) تشریف لائے - جہاں آپ کے ماموں جناب سید جعفر الصادق بن علی بن زین العابدین العیدروس سے ملاقات کی پھر حیدرآباد تشریف لائے - حیدرآباد میں آپ کے بہت سے شاگرد ہوئے -

سید جعفر الصادق بن علی زین العابدین (۹۹۷ - 1064ء)
انہوں نے اشاعت علم کی اور فارسی کی تعلیم دی۔ موصوف حاکم
دکھن ملک عنبر کی حکومت میں رہے وہ دکھن کی حکومت کو پسند کیئے۔
ملک عنبر کے انتقال کے بعد فتح خاں نے آپ کو پسند کیا۔
اپنے چچا محمد بن عبداللہ العیدروس کے انتقال کے بعد سورت واپس
گئے۔ آپ دینی علوم۔ عربی حساب فلکیات اور اشعار میں مہارت
رکھتے تھے۔

سید جعفر الصادق بن مصطفیٰ ابن علی زین العابدین عبداللہ الشیخ
1084 - 1142ھ آپ عالم اور قاید رہے۔ حرمین کی زیارت کے
بعد سورت (گجرات) تشریف لائے آپ کے ہر مقام پر بہت سے شاگرد
ہوئے۔ بہادر شاہ نے بھی آپ کی عزت کی۔ احمد بن الشیخ بن عبداللہ بن الشیخ
949 - 1024ھ اپنے والد کے پاس احمد آباد (گجرات) آئے۔
السید عبدالقادر بن الشیخ بن الشیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ
العیدروس 978 - 1010ھ ہندوستان میں ہندوستانی ماں کے
بطن سے ولادت پائے۔ جنکو بادشاہ وقت کی بیوی نے گود لیا تھا
جن کا انتقال ۱۰۱۰ میں ہوا موصوف کی والدہ نہایت ذہین اور علم والی تھیں

السید مجاہد عبدالرحمن بن الزاہر بہت ہی بہادر اور جلیل القدر
عالم تھے۔ پیدائش 1832ء اپنے بچپن کے دن ملبار میں تعلیم حاصل
کئے اور کالی کٹ میں بھی رہے 1837ء میں مصر کو گئے۔ 1848ء
میں سیلون (سری لنکا) گئے اس کے بعد مکہ مکرمہ گئے۔ اس کے بعد
ہندوستان آئے سلطان حیدرآباد ناصر الدولہ آصف جاہ
سے ملاقات کی اور فوج میں بحیثیت جمعدار (کرنل) مقرر کئے گئے
بعد میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر کلکتہ گئے وہیں مقیم رہے۔ اس
کے بعد اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ پھر ہندوستان سے ہوتے ہوئے ملایا
گئے۔

عمر بن محمد بن حسین بن احمد تریم (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے۔
979ھ میں ہندوستانی ساحل پر ۱۰۵۱ھ میں آئے۔ اور پھر
احمد آباد (گجرات) میں قیام کئے۔ اس دور کی حکومت کے ذمہ داران
سے مربوط رہے۔ حکومت کے افراد کے پاس اپنا بلند مقام حاصل
کئے۔ آپ کا انتقال بھی وہیں پر ہوا۔

السید عبداللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح
1304ھ میں کلکتہ میں آئے تبلیغ فرمائے اور علم کو پھیلائے
رنگون (برما) میں بھی آپ کے بہت شاگرد تھے۔

السید علی بن علوی بن محمدؒ ہندوستان میں ملک عنبر کے مشیر تھے۔ حبیب محمدؒ بن طاہر بن عمر بن ابو بکر بن علوی بن عبداللہ بن علوی 1273ھ میں قیدون (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے۔ یہ بڑے عالم تھے۔ 1305ھ میں حج کئے 1315ھ میں ہندوستان آئے حیدرآباد کے وزیراعلیٰ نے آپ کی عزت کی سادات سے متعلق یہاں پر مختصر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی پوری تفصیل عربی میں لکھے ہوئے تین جلد ہیں۔ اس کا نام شمس الظہیرۃ (مولف الشریف عبدالرحمٰن بن محمدؒ بن حسین المشہور) سے معلومات ہو سکتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن علی بن ابو بکر بن عبداللہ جس کا انتقال سورت میں ہوا۔ السید حامد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن السقاف سنہ 1308ھ میں سلطان عوض بن عمر القعیطی کے یہاں رہے آپ بہت جید عالم تھے۔ اپنے قیام حیدرآباد میں آپ لوگوں کے مختلف گروہوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔

السید ابو بکر بن حسین بیجاپور والے جن کا انتقال 1074ھ میں بیجاپور میں ہوا۔ ان کے مشایخ سے قاضی عبدالرحمٰن بن احمد شہاب الدین و عبداللہ بن شیخ العیدروس اور ان کے بیٹے

زین العابدین اور دوسرے افراد یمن کو بھی گئے۔ اور ہندوستان کے علاقہ سورت گجرات میں وہاں ملک عنبر سے ملاقات کی پھر محمود بن ابراہیم عادل شاہ سے مربوط گئے۔

نایط عرب کا دخول ہندوستان میں:۔ نایط عرب قوم ہے اس کی جمع ہے نوایط ہے اس قوم کا نسب نضر بن کنانہ سے بتایا گیا۔ نوایط عرب کے مشہور اور شریف ترین قبیلہ سے بتایا گیا ہے اہل نوایط عربستان سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے۔

عام روایت یہ ہے کہ نوایط حجاج بن یوسف اور خلیفہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں مدینہ منورہ سے بصرہ ہجرت کے اپنے سردار سید عبد الرحمٰن نایطی کی وفات (۷۵۲ھ) کے بعد بصرے سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے۔ یہ عرب قبیلہ سات یا آٹھ کشتیوں پر بیٹھ کر ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل پر اُترا۔

اس زمانے میں عراق پر مشہور تاتاری بادشاہ سلطان ابوسعید خدابندہ (۷۱۶ھ-۷۳۶ھ) کے پھوپھی زاد بھائی شیخ حسن بن حسین بیقا بن ایدکان بن اباقا کی حکومت تھی جن سے ۷۳۶ھ سے ۷۵۸ھ

تک حکومت کی تھی۔ تاتاری شیعہ مذہب اختیار کر چکے تھے۔ بعض شیعہ حکمرانوں نے قبیلہ نوایط پر سختی کی اور ان کی شیعہ مذہب اختیار کرنے کہا گیا۔ یہ قبیلہ مجبور ہو کر ہندوستان کی طرف ہجرت کیا یہ قبیلہ نایت کے مقام سے آیا تھا۔ یہ نایتی کہلانے لگا۔ بعد میں اہل نوایط نے ت کو ط سے بدل کر نایطی لکھنا شروع کیا۔

بعض میں روایت ہے کہ یہ خاندان حجاج بن یوسف کے ظلم سے تنگ آکر بصرہ سے ہندوستان ہجرت کئے۔ یہ خاندان مدراس اور دکن کے حصوں میں پھلا پھولا۔

عرب کی آمد گجرات میں

:- 1025ء سے قبل ہی عرب گجرات میں آباد تھے۔ جوناگڈھ کے نواب پوربندر کے مہاراجہ بھاونگر کے مہاراجہ۔ گونڈل کے مہاراجہ بھگوت سنگھ۔ بھگرا کے مہاراجہ۔ جیت پور کے مہاراجہ اور مختلف رجاوں کے پاس عرب بحیثیت نگران کار محلات۔ خزانہ اور سپاہیوں کی ملازمت اختیار کئے ہوئے تھے۔

ان عرب کی شجاعت۔ کردار اور ایمانداری کو وہاں کے نوابوں اور مہاراجاؤں نے بہت پسند کیا۔ صرف جوناگڈھ میں

اس زمانہ میں تقریباً ایک ہزار عرب کے مکانات تھے کئی عرب خاندان جوناگڈھ اور دوسرے مقامات پر آباد ہوگئے۔ موجودہ دور میں بھی ان مقامات پر یمنی نژاد کے کئی باشندے آباد ہیں۔
جوناگڈھ۔ جام نگر۔ پوربندر۔ بھاونگر۔ راناواو۔ بکسرابھیانی ادپلٹا۔ دھراجی۔ جیت پور۔ بڑودہ۔ دریادیوٹی۔ بلاول بندر بھوج۔ جیت بھاڈویلا۔ امریلی۔ گونڈل۔

گجرات میں موجودہ دور میں یمنی نژاد کے یہ قبایل موجود ہیں۔
باز ہر۔ الیافعی۔ الکیثری۔ عمودی۔ باوزیر۔ الجلّل۔ یاسمیر العیدروس۔ بن حیدرہ۔ جابری۔ قحطان ان کے علاوہ اور دوسرے قبایل بھی ہیں۔ سورت احمد آباد، اور گجرات کے کئی علاقوں میں عرب یمنی نژاد کے لوگ موجود ہیں۔

عربوں کے گجرات میں معاشی مسائل

:۔ یہ تمام یمنی نژاد عرب باشندے معاشی مسائل سے دوچار ہوئے۔ ان میں کچھ گنے چنے لوگ تجارت کی طرف مائل ہوئے۔ اکثریت نوابوں اور مہاراجاوں کے پاس ملازم تھے۔ جب ان نوابوں اور مہاراجاؤں کا دور ختم ہوگیا۔

اکثریت طبقہ بے روزگار ہوگیا۔ انکی معاش کم ہونے کی وجہہ سے اپنے بچوں کو زیادہ تعلیم نہ دلاسکے۔ اور محدود معاش کی بناء پر تجارت بھی نہ کرسکے۔ اکثر طبقہ چھوٹے ملازمتوں اور چھوٹے کاروبار میں مشغول رہا۔ ان کی نسل در نسل گجرات میں پیدا ہوئے۔ اس سے اکثریت طبقہ گجراتی لکھنا پڑھنا اچھی طرح سے واقف ہوئے۔

الکثیری خاندان کا دخول ہندوستان میں
غالب بن محسن الکثیری

یمن سے غالب بن محسن الکثیری 1246ھ 1830ء میں حیدرآباد دکن آئے ان کے آنے سے پہلے حیدرآباد میں ان کے اقارب آچکے تھے۔ ناصر الدولہ آصفجاہ کے زمانے حکومت میں ان کو جمعدار مقرر کیا گیا۔ عبداللہ بن علی عولقی کے تعاون سے غالب بن محسن الکثیری ناصر الدولہ آصف جاہ کے وزیر سے ملاقات کی اور تعاون حاصل کیا ان کے آنے سے قبل ہی کافی یافعی عرب قبائل حیدرآباد میں موجود تھے۔

ان سب کی سرپرستی جناب عمر بن عوض بن عبداللہ القعیطی کرتے تھے۔ غالب بن محسن الکثیری 1272ھ میں حضرموت (یمن) واپس چلے گئے ان کی شجاعت۔ کردار۔ اور ایمانداری کو بادشاہ وقت نے بہت پسند کیا۔

قعیطی خاندان اور ان کیساتھ یمنی عربوں کی آمد ناگپور، جوناگڈھ میں پھر حیدرآباد، دکن میں آمد خدمات

جناب عمر بن عوض القعیطی جو کہ 1775ء 1189ھ میں شیام (یمن) میں پیدا ہوئے۔ چودہ سو عرب کے ساتھ 1207ھ 1792ء بغرض ملازمت مہاراجہ راسا ناگپور (مہاراشٹرا) حضرموت سے آئے ان کی شجاعت۔ کردار اور ایمانداری مہاراجہ آف ناگپور کو بہت پسند آئی۔ مہاراجہ نے سب عربوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ اور ان کا قائد جناب عمر بن عوض القعیطی کو بنایا۔

اس زمانہ میں مہاراجہ کے پاس۔ عرب۔ مرہٹہ اور سکھ سپاہی تھے۔ کافی عرصہ تک یہ عرب راجہ کا ساتھ دیتے رہے ان عربوں کو نہ صرف فوج بلکہ محلات۔ خزانوں پر نگران کیلئے

مامور کیا گیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ہندوستان میں چاروں طرف انگریزوں کا دور دورہ تھا۔ ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی۔

ان حالات میں عربوں نے بڑی دلیری سے راجہ کا ساتھ دیا۔ جب راجہ ناگپور نے انگریزوں سے مجبوراً معاہدہ کر لیا۔ تو سب عرب اپنے قاید عمر بن عوض القعیطی کے ساتھ جوناگڈھ کے نواب کے پاس چلے گئے۔ وہاں کے نواب نے سب عربوں کو بہت پسند کیا۔ اور اپنے پاس اچھے مقامات پر مامور کیا۔ یہاں عرب کافی عرصہ تک مقیم رہے۔

بموجب کتاب "صفحات تاریخ الحضرمی" مولف شیخ باوزیر صاحب جو عربی میں لکھی ہوئی ہے۔ 1246ھ 1830ء سے قبل ہی عمر بن عوض القعیطی حیدرآباد آچکے تھے۔ اور سب یافعی خاندان کی سرپرستی کیا کرتے تھے۔

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ کے زمانہ میں وزیر اعظم چندولال (یہ کشن پرشاد صدر المہام کے قرابت سے ہوتے ہیں) کی کوشش اور سرسالار جنگ اول کی دلچسپی سے کافی عرب جوناگڈھ سے لائے گئے۔ ان سب عربوں کو وہاں سے لانے کے لیئے عمر بن عوض لقعیطی نے سرپرستی کی۔ اس زمانہ میں حیدرآباد اور مختلف رجواڑوں میں

عجیب تذبذب کا دور تھا۔ انگریزوں کا ہر طرف دور دورہ تھا۔
کئی مقامات پر حالت بے قابو سے ہوگئے تھے۔ شر انگیزیاں اور
افراتفری کا عالم تھا۔

انتظامی حالات اور بے چینیاں دور کرنے کے لیئے حکومت کو
قابل بہادر اچھے کردار اور ایمانداروں کی ضرورت تھی۔ چندولال
نے ناصر الدولہ آصف جاہ سے اجازت حاصل کر کے عربوں کا
انتخاب فرمایا۔

عرب اس زمانہ میں بحیثیت سپاہی (فوجی) بھرتی کیئے گیئے
ان کو بحیثیت نگران کار شاہی محلات خزانوں اور اہم مقامات
پر مامور کیا گیا۔ عمر بن عوض القعیطی کو ان سب عربوں کا جمعدار
مقرر کیا گیا۔

افضل الدولہ آصف جاہ کو عمر بن عوض القعیطی کی شجاعت
کردار، ایمانداری بہت پسند آئی۔ اس لیئے ان کو جان باز جنگ
اور شمشیر الدولہ کا خطاب عطا کیا گیا۔

جناب عمر بن عوض القعیطی فن سپاہ گیری سے اچھی طرح واقف
تھے۔ انکے اچھے کارنامہ پر افضل الدولہ آصف جاہ نے سٹے پلی (شکار بدی)

گھن پور اور سیون گاؤں جاگیر میں عطا کئے۔ ان کی تنخواہ ماہانہ پانچ ہزار روپے۔ دو ہزار چار سو عرب سپاہی اور ایک ہزار گھوڑے دیئے۔ ریاست حیدرآباد کے شمال مشرق کے سارے علاقہ کی نگرانی اور ذمہ داریاں عمر بن عوض القعیطی کے تحت دیئے گئے۔

عمر بن عوض القعیطی کے بعد ان کے فرزند عوض بن عمر القعیطی جو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ بعد میں مکلّہ اور حضرموت (جمہوریہ یمن) کے سلطان ہوئے۔ ان کو بھی سلطان نواز جنگ شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا خطاب دیا گیا۔ ان کے بھائی صالح بن عمر القعیطی کو برق جنگ، برق الدولہ کا خطاب دیا گیا۔

عمر بن عوض القعیطی کے پانچ فرزند تھے۔

(۱) محمد

(۲) صالح

(۳) عبداللہ

(۴) عوض

(۵) علی

محمد ایک بیوی سے تھے۔ اور صالح ایک بیوی کے تھے۔ عوض، عبداللہ، علی

ایک بیوی سے تھے یسلطان عوض بن عمر القعیطی کے بعد ان کے فرزند غالب بن عوض القعیطی سلطان بنے[1] (یہ دوسرے سلطان غالب بھی عوض کے چچا تھے) چوتھے سلطان صالح بن غالب القعیطی سلطان مکلّا ہوئے۔ سلطان صالح بن غالب القعیطی کو آصفجاہ نے نواب سیف نواز جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔

(۱) پہلے سلطان عمر بن عوض بن عبد اللہ القعیطی المخاطب جانباز جنگ شمشیر الدولہ 1255ھ 1282ھ (1839ء 1865ء) یہ شیبام حضرموت میں پیدا ہوئے۔ اور 1865ء (1282ھ) میں وفات پائے۔

(۲) سلطان عوض بن عمر القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ۔ شمشیر الدولہ شمشیر الملک 1282ھ سے 1325ھ (1865ء 1907ء) یہ پہلے سلطان ہیں۔ 1866ء (1286ھ) میں شحر اور مکلّہ کے سلطان بنے۔

(۳) سلطان غالب بن عوض القعیطی جانباز جنگ ان کی موت 1922ء (1341ھ) میں ہوئی۔ ان کا زمانہ 1325ھ سے 1340ھ (1907ء 1921ء)۔

(۴) سلطان عمر بن عوض القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ وفات 1936ء (1355ھ) ان کا زمانہ 1340ھ سے 1354ھ (1921ء

1935ء)۔

(۵) سلطان صالح بن غالب القعیطی سیف نواز جنگ 1354ھ سے 1375ھ (1935ء سے 1955ء)۔

(۶) سلطان عوض بن صالح القعیطی 1375ھ سے 1386ھ (1955ء سے 1966ء)۔

(۷) سلطان غالب بن عوض القعیطی 1386ھ (1966ء) سے سلطان غالب صرف سات ماہ حکومت کیئے اس کے بعد جمہوریہ الیمن (جنوب یمن) بن گیا۔ بموجب کتاب آزاد حیدرآباد مولف مظفر بیگ هزهائنس سلطان مکلہ و شحر آصف جاہ کی رعیت میں شمار تھے۔

خاندان القعیطی نے نظم جمعیت عروب اور عرب کوتوالی کے استحکام کے لیئے بہت کوشش کیئے۔ اکثر عربوں کی ملازمت کے وقت یہ لوگ تصدیق کیا کرتے تھے۔ سلاطین القعیطی کا ذکر اس لیئے کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کے زمانہ میں کافی عرب حیدرآباد آئے اور اچھے درجے پائے۔

عبداللہ بن علی عولقی جمعدار: یہ بھی حضرموت (یمن) سے حیدرآباد، دکن آئے تھے۔

یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ افضل الدولہ اور میر محبوب علیخان کا بچپن کا زمانہ دیکھا۔ ان کی شجاعت۔ کردار، ایمانداری حکومت کے ساتھ دیکھ کر افضل الدولہ آصف جاہ نے ان کو مقدّم جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کی بہادری سے خوش ہوکر افضل الدولہ آصف جاہ نے ان کو ناگر کرنول۔ نارائن پیٹ کلوا کرتی۔ گرمٹکال اور پدایلی جاگیرات عطاء فرمایا۔ جس وقت میر محبوب علی خان آصف جاہ کا بچپن تھا۔ انکی نگرانی دیکھ بھال عبداللہ بن علی عولقی مقدّم جنگ کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن علی عولقی فوجی ڈریس کے قائل نہیں تھے۔ وہ عربی لباس لنگی۔ کرتا۔ کوٹ کو ترجیح دیتے تھے۔ عرب کے پاس ہتھیار کھلی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ جنبیہ۔ نمچہ۔ تلوار رکھتے تھے۔ شاہی محلات۔ خزانہ دوسرے اہم مقامات پر نوکری کے دوران بندوق ساتھ رکھتے تھے۔

جس طرح عمر بن عوض القعیطی کو ریاست حیدرآباد کے شمال مغربی علاقہ نگرانی کے لیئے دئے گئے تھے۔ اس طرح عبداللہ بن علی عولقی کو مقدّم جنگ کو ریاست حیدرآباد کے جنوبی علاقہ پر

نگرانی اور کنٹرول کرنے کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ ان کی دیوڑھی میں ہمیشہ چار سو عرب ہتھیار سے لیس تیار رہتے تھے۔

عبداللہ بن علی عولقی مقدم جنگ کی دیوڑھی قاضی پورہ (حیدر آباد) میں تھی لیکن اب ویران ہوگئی۔ اور وہاں پر دوسرے مکانات تعمیر کئے گئے۔ ایک قبرستان بھی عبداللہ بن علی عولقی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جہاں ان کی تدفین کی گئی۔

ان کا انتقال 1284ھ (1867ء) میں ہوا۔ ان کے بیٹے محسن بن عبداللہ بن علی عولقی جانشین ہوئے۔ یہ بھی زیادہ دن زندہ نہیں رہے اس طرح ان کا خاندان کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔

ان کے اپنے زمانہ کے بڑے شجاعت کے کارنامے رہے اور یہ آصف جاہی خاندان کے استحکام کے لئے کئے گئے تھے۔

عراق اور مسقط سے عربوں کا ہندوستان میں دخول۔

بہت سے عرب عراق اور مسقط سے بھی حیدر آباد، دکن آئے دوسرے بہت سے نظم جمعیت عرب اور جمعیت نظام محبوب میں ملازم رہے۔ سادات بھی عراق سے ہندوستان آئے۔ اور

کئی اولیاءکرام کا بھی دخول ہندوستان میں عراق سے رہا۔ بصرہ (عراق) سے بھی عرب حیدرآباد دکن آئے۔

جو عرب بغداد سے آئے انہوں نے اپنے نام سے آخر میں بغدادی لکھنا شروع کیا۔ جو بصرہ سے آئے اپنے نام کے بعد بصردائی لکھنا شروع کئے۔ جو عرب سے مسقط سے آئے اپنے نام کے بعد مسقطی لکھنا شروع کئے۔ جو عرب مکہ مکرمہ سے آئے وہ اپنے نام کے بعد مکی لکھنا شروع کئے۔ صومالی باشندے صومالی لکھنا شروع کئے۔

یمنی عرب کی آمد حیدرآباد دکن (نظام اسٹیٹ) میں

عرب کا دخول کا سلسلہ حیدرآباد، دکن میں سکندر جاہ آصف جاہ ثالث کے زمانے سے شروع ہوا۔ حبیب صالح بن علوی بھی سکندر جاہ کے زمانے میں حیدرآباد آئے تھے۔ ان کو بحیثیت جمعدار تعین کیا گیا۔ اور ان کے تحت کافی عرب تھے۔ جو مختلف محلات اہم مقامات پر مامور کئے گئے تھے۔

ناصرالدولہ آصف جاہ کے زمانے میں نامور جمعدار عبداللہ بن علی علو لعی اور سلطان عمر بن عوض القعیطی موجود تھے۔

ریاست حیدرآباد کی بیرونی اور اندرونی نگرانی یہ ہی دو جمعدار کیا کرتے ۔ افضل الدولہ آصف جاہ کے زمانے میں عربوں کا دخول اور زیادہ ہوگیا۔

ونپرتی (یہ تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) گدوال (تعلقہ محبوب نگر) آتما کو (تعلقہ محبوب نگر آندھرا) یہ تینوں رجواڑے تھے ۔ ان کی اندرونی حکومت تھی ۔ اور ان سب راجاؤں کے پاس محلات اہم مقامات خزانوں اور فوج میں عرب مامور تھے عرب کی شجاعت ۔ دلیری ۔ ایمانداری کو سب راجاؤں نے پسند کیا ۔ یہاں تک بعض راجاؤں نے عربوں کو زمینات بطور جاگیر دئے ۔ اور عربوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ۔ ان رجواڑں میں عرب مقامی لوگوں سے ہل مل گئے تھے ۔ ان سب عربوں نے اپنا بہت ہی اچھا مقام اور ریکارڈ پیدا کیا ۔

1875ء سر سالار جنگ اول کی کوشش پر تقریباً چار سو عرب ونپرتی (تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) کی رانی کے پاس سے میسرم منکال جو حیدرآباد کے جنوب میں تقریباً ۱۹ کلومیٹر پر ہے منتقل ہوئے ۔

چار سو عرب اور چار سو روہیلے کمی ونیرتی سے میسرم منکال منتقل ہوئے۔ ان سب کی ایک رجمنٹ اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خان آصف جاہ کے نام سے موسوم کی گئی۔ چونکہ میسرم منکال سے لنگ کوٹھی (جو عابڈ سے قریب ہے) حیدرآباد کا دور فاصلہ تھا۔ اس لیے یہ رجمنٹ ۱885ء میں چندرائن گٹہ کے جنوب مشرق ۲ یا ۳ فرلانگ کے فاصلہ پر میدانی علاقہ میں منتقل کی گئی۔

رجمنٹ کے عہدہ داروں اور سپاہیوں کو زمین مفت دی گئی۔ اور یہ لوگ اپنے ذاتی مکانات کی تعمیر کرلیئے۔ پھر بعد میں ان مکانات کا رجسٹری ہر ایک نام پر کروادی گئی۔ مٹی کی دیواردیسی کیلو سے بڑے نظام کے ساتھ ان مکانات کی تعمیر کرلی گئی۔ عہدہ داروں کے مکانا علیحدہ بن گئے۔ اور سپاہیوں کے مکانات علیحدہ بن گئے۔

۱885ء میں دو فوجی بیارکس ایک آفس ایک اسٹور روم دواخانہ، کواٹر گارڈ اور فوجی سامان کے لیئے علیحدہ کمرے، ہتھیار بارود کے لیئے علیحدہ کمرے پختہ سرکاری جانب سے تعمیر کئے گئے۔ 1885ء میں ہی یہ رجمنٹ باقاعدہ بنائی گئی۔

پہلے سالار جنگ اول نے آصف جاہ کو تجویز پیش کی کہ ایک

ہزار عرب پلٹن بنائی جائے۔ آصف جاہ نے قبول فرمایا۔ عوض بن سعید ابی الیل اس زمانہ میں افریکن کیولری گارڈ میں لفٹنٹ تھے یہ جمعیت ان کے حوالے کی گئی۔ اور بیسرم میں ان کی رجمنٹ کا ہیڈکواٹر بنایا گیا۔

بموجب سوانح افسری جلد اول سالار جنگ ثانی کی تجویز یہ جمعیت افسر جنگ کے تعویض کی گئی۔ گولکنڈہ برگیڈ کے توڑ کے بعد جب فوجی اصلاح اور فورس کی ترقی خاص درجہ پہنچی تو جمعیت بیسرم کو باقاعدہ بنانے کا کام کیا گیا۔ یہ جمعیت عوض بن سعید ابی الیل جانثار یار جنگ کے حوالے کی گئی۔

1302ھ میں اِس رجمنٹ کو باقاعدہ بنایا گیا۔ فوجی اصطلاح میں اس مقام کا نام بیسرم لائن رکھا گیا۔ جو بعد میں جمعیت نظام محبوب کے نام سے موسوم ہوئی۔ جو فوجی بیارکس بنائے گئے تھے ان کی عام بولی بارکس ہو گی۔ اور یہی سلسلہ نام کا ابھی تک برقرار ہے۔ بارکس منتقل ہونے کے بعد سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ اور رجمنٹ میں سپاہیوں کی تعداد بارہ سو نفوس پر پر ہو گی۔ اس میں 95٪ یمنی نژاد کے عرب تھے۔

اس رجمنٹ کے کمانڈنگ آفسر عوض بن سعید ابی الیبل مرحوم تھے اور سکنڈ کمانڈنگ آفسر عبداللہ بن علی ابی الیبل مرحوم تھے۔ نارائن ریڈی اجیٹن تھے۔ یہہ ونپرتی کی رانی سے قرابت رکھتے تھے۔ سعید بن عوض ابی الیبل لفٹنٹ تھے۔ عبود بن عمر بلبیل صوبیدار میجر تھے۔

جناب میر محبوب علی خان آصف جاہ عوض بن ابی الیبل کی بہادری ایمانداری۔ شجاعت سے متاثر ہوکر جانثار جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ اِن کا بہت ہی بڑا رتبہ تھا۔ ایسا خطاب آصف جاہی خاندان سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ بارکس کے سب سپاہی شاہی محلات، خزانوں اور اہم عمارتوں پر نگرانی کے لیۓ مامور کیۓ گۓ تھے۔

بارکس میں سپاہیوں کو نیفارم ڈریس مفت سپلائی کیۓ جاتے تھے۔ ڈریس کے دھلوائی کے لیۓ دھوبی مقرر تھے۔ سپاہیوں کی درجہ بندی تھی۔ سپاہیوں میں لانس نایک۔ نایک اور دوسرے درجہ میں حولدار۔ جمعدار۔ صوبیدار۔ صوبیدار میجر تھے۔ ترقیاں سب کو ان کے کارنامے اور صلاحیت اور سینیارٹی کی بنا پر دی جاتی تھی۔

بڑے عہدہ پر تقرر آرمی ہیڈ کواٹرس سے ہوتا تھا۔ جمعیت نظام محبوب کے کمانڈنگ آفسر کا تقرر اعلحضرت کی منظوری سے ہوتے تھے۔ کمانڈنگ آفسر کے تحت سکنڈ کمانڈنگ آفسر، اجیٹن اور کمپنی کمانڈر ہوا کرتے تھے۔ حوالدار اور لپے ناک سپاہیوں کی تنخواہ اور راشن دیا کرتے تھے۔

راشن میں چاول۔ گیہوں۔ دال۔ گھی۔ لکڑیاں۔ آلو وغیرہ سپلائی کئے جاتے تھے۔ یہ سپلائی ہر ایک ماہ میں دی جاتی تھی دوران ملازمت کسی سپاہی کا انتقال ہوجاتا تو اس کے لڑکے کو رجمنٹ میں ملازم رکھا جاتا تھا۔ لڑکوں کو سپاہیوں میں بھرتی کرنے کے لیے عمر کم ہوتی ان کو لائین باؤنس میں رکھ لیا جاتا تھا۔ ان بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ آیئندہ چل کر یہ اچھے سپاہی ثابت ہوتے تھے۔

جمعیت نظام محبوب رجمنٹ نے سپاہی گیری اور فوجی تعلیم میں اعلیٰ درجہ کے نقوس پیدا کئے۔ یہاں ہی کے ٹرینڈ اسٹاف نے آرمی ٹریننگ سنٹر میں استاد کی حیثیت سے کام انجام دیئے۔ فٹ بال ٹیم میسرم بارکس بہت مشہور تھی۔ اس ٹیم نے کئی مقابلے باہر والوں سے جیتے موجودہ فٹ بال گراونڈ جو پہلے حمایت صاحی گراونڈ

کے نام سے موسوم تھا۔ سیکل پولو کے چار مشہور کھلاڑی بارکس میں ہی تھے۔ رجمنٹ کے سپاہی اسپورٹ۔ رسہ کشی۔ ہائی جمپ نشانہ بازی۔ کشتی رانی اور فن سپاگیری میں باہر سے مقابلہ کرتے اور کئی انعام حاصل کرتے موجودہ بارکس کی آبادی تقریباً اسّی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ موجودہ دور میں مٹی کی عمارتیں دیسی کیلو ختم کیے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ پختہ مکانات آر۔ سی۔ سی اور انگریزی کیلو کے مکان تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جو فوجی بیارکس آفس کوارٹر گارڈ، دواخانہ اور دوسری عمارتیں اب سنٹرل ریزرو پولیس فورس کے تحت آچکے ہیں۔

جمعیت نظام محبوب کا یونیفارم

: اس رجمنٹ کو ڈریس کے علاوہ فل ڈریس سپلائی کیا گیا تھا۔ یہ اودھو رنگ کا ڈریس بہت ہی خوبصورت ہوا کرتا تھا۔ سر پر رومی ٹوپی جس پر جمعیت نظام محبوب کا مالوگرام لگا ہوا ہوتا تھا۔

دیگر فوج میں یہ رجمنٹ آسانی سے معلوم کی جاتی تھی۔ اس کے بٹن جو پیتل کے ہوتے سامنے اور شولڈر پر بھلے

معلومات ہوتے تھے۔ یہ ڈریس عموماً اعلیٰ حضرت کی سالگرہ پر پہنا جاتا تھا۔ اور اس رجمنٹ کی دعا یہ ترانہ جو بیاگ پائپ پر ترنم کے ساتھ بجایا جاتا تھا۔ انتہائی خوبصورت انداز ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان آصف جاہ کی وصیت کے مطابق بارکس ہی کی رجمنٹ عربوں نے ہی ان کی تدفین کا انتظام کیا۔

تعلیم بارکس میں:۔ بارکس میں فوجی چھاونی کے دور میں دو مدارس تحتانیہ ایک لڑکوں کے لئے دوسرا لڑکیوں کے لئے تھے۔ جس میں چہارم تک تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم مفت دی جاتی تھی۔ مدرسین رجمنٹ کے ملازمین ہی ہوتے تھے۔ چہارم کا بورڈ امتحان ہوتا تھا۔ یہ اسکول محکمہ تعلیمات سے مسلمہ تھے۔

چہارم کی کلاس پاس کرنے کے بعد آگے تعلیم کے لئے شہر دوسرے اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ بارکس میں بچے زیادہ تعلیم حاصل نہ کرسکے ان میں تین وجوہات ہوسکتے تھے۔

(۱) اس دور میں تعلیم عام نہیں تھی۔

(۲) چہارم پاس کرنے کے بعد شہر کے دوسرے اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ یہ اسکول بارکس کے فاصلہ پر تھے۔ جانے آنے کا مسلہ روز بچوں پر نگرانی مسلہ اور روز جانے آنے کے اخراجات کا بوجھ تعلیم اخراجات کا بوجھ۔

(۳) جو لڑکے جوانی پر آجاتے ان کو آسانی سے جمعیت نظام محبوب میں سپاہی کا کام مل جاتا تھا۔ لیکن اب یہہ باتیں نہ رہیں والدین کو بھی بچوں کی تعلیم دلانے کی رغبت ہوگئی ہے۔ بچے بھی تعلیم کی طرف بہت رجوع ہو رہے ہیں۔ اب بارکس میں سرکاری اردو مدارس میں طلبات کو فوقانیہ میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔

بد قسمتی سے سرکاری مدارس میں مدرسین کی کمی ہے۔ خاص کر ریاضی۔ سائنس۔ انگریزی اور تلگو کے لیے حکومت اس بارے میں توجہ دیتی ہے۔ لیکن کم عوامی نقطہ نظر سے عوامی جستجو کا محسوس ہونا۔ ایک جنز ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانے میں تعلیمات کے بڑے اسکالرس یہہ محسوس کئے تھے۔ تعلیم مادری زبان میں میٹرک تک دی جائے۔ تاکہ بچوں کو سمجھنے

میں آسانی ہو۔ دورہ حاضر میں یہ احساس کم ہو گیا۔

اب والدین اپنے بچوں کو تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ الحمد اللہ اس وقت کافی بچے میٹرک انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن کر چکے ہیں۔ بعض فنی تعلیم بھی حاصل کئے ہیں۔

بارکس کے قریب وجوار میں دینی مدارس بھی کام کر رہے ہیں۔ مثلاً جامعہ الحسنات۔ جامعہ دارالہدیٰ۔ مدرسہ سبیل السلام مدرسہ الہیہ جمعیت الشافعیہ۔ اسکول شباب کیٹی۔ الفاروق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ جمعیۃ الیمنیہ بالھند میں عربی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

مجموعی اعتبار سے بہ نسبت ماضی حال میں کافی تبدیلیاں تعلیم کی طرف ہو گئی ہیں تعلیم کے ساتھ بھی فنی تعلیم کی طرف تھوڑی توجہ باقی ہے

دوسرے مدارس:۔ سات مدارس انگلش میڈیم کے چل رہے ہیں۔ محکمہ تعلیمات سے مسلمہ ہیں۔ ان میں چند مدارسوں میں میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان مدارس سے بچوں کی تعلیم میں اچھا اسٹانڈرڈ رہا ہے

عربی تعلیم :- اکثریت قرآن پڑھنا جانتے ہیں اور عام عربی سمجھ لیتے ہیں۔ اردو پڑھنا لکھنا جانتے ہیں کاش کے عربی بات چیت کا ماحول زیادہ ہوتا تو شاید یہ لوگ کبھی پیچھے نہ رہتے۔ یہی حال دوسرے یمنی نژاد باشندے جو سابقہ حیدرآباد نظام اسٹیٹ میں مقیم رہے رہا۔

معاشی مسائل :- بارکس ایک فوجی چھاونی تھی جب تک نظام اسٹیٹ باقی رہا۔ یہاں کے باشندوں کے لئے کوئی معاشی مسائل نہیں تھے۔

حیدرآباد میں پولیس ایکشن سپٹمبر ۱۹۴۸ء کے بعد حیدرآباد آرمی ختم کر دی گئی۔ پھر بھی میر عثمان علی خاں آصف جاہ نے اس میسرم لائین یا بارکس رجمنٹ کو صرفخاص (خانگی) میں ختم کرلیا۔ صرفخاص میں تنخواہ بہت ہی کم تھی معاشی مسائل پیدا ہونے لگے۔

میر عثمان علی خان آصف جاہ نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ ایمانداری کا خیال کرتے ہوئے۔ بہت سے نوجوان کو خانہ زادی میں لے لیا۔ اس طرح نظام نے معاشی۔ تعلیمی طبی۔ شادی بیاہ رہائش کی سہولت سے سرفراز فرمایا۔

جس سے کچھ طبقے کے نفوس کو سکون ملا۔ موجودہ آبادی کا خیال کرتے ہوئے۔ سوائے چند نفوس کے اور بہت سے معاشی مسائل سے دوچار ہیں۔ سرکاری ملازمت ملتی ہی نہیں۔ کاروبار کے لیے سرمایہ کی کمی ہے۔ اور ساتھ ہی تجارت کا تجربہ کم ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بستی ان حالات میں بھی لوگ امن سے رہتے ہیں۔ چند لوگ یمن، سعودی عربیہ، خلیج کی طرف طلب معاش کے لیے سفر کیے اس سے بھی کچھ نفوس کے مسائل حل ہوئے۔

صحت اور صفائی

بلدیہ سے صفائی کا انتظام ہے۔ لیکن جیسا ہونا چاہیے نہیں ہے یہی مسلہ اطراف بلدہ کے دوسرے مقامات پر بھی ہے۔

بارکس اونچے مقام پر ہے گھر کھلے اور صاف ہیں مکانات ہیں جام اور انجیر کے درخت ہیں۔ ہوا صاف ہے چونکہ بارکس میں کوئی فیکٹری وغیرہ نہیں ہے۔ سرکاری دواخانہ ایلوپیتھی اور ایک سرکاری یونانی دواخانہ ہے۔ ان دواخانوں میں جیسا انتظام ہونا چاہیے نہیں ہے۔ خانگی ڈاکٹرس اور لیڈی ڈاکٹرس ہیں لیکن اکثر ایم، بی، ایس

ہی ہیں کوئی اسپشلیٹ نہیں ہے۔ رات میں دونوں سرکاری دواخانہ بند رہتے ہیں۔ اور جو ڈاکٹرس شہر سے آتے ہیں۔ وہ شام میں واپس چلے جاتے ہیں۔ اچانک کوئی حادثہ ہو جائے یا لیڈیز کے لیے ضرورت ہو تو دور فاصلہ پر شہر کے دواخانہ کو لے جانا پڑتا۔ اور یہ شہر کا فاصلہ مختلف خانگی دواخانہ کا ۷ یا ۸ کیلو میٹر دور پڑتا ہے۔ اس کے اخراجات کا بوجھ بھی پڑتا۔ اور پریشانی بھی ہوتی ہے۔ بلدیہ کے جانب سے دودھ گھر کھولا گیا ہے۔ جہاں بچوں کو پولیو وغیرہ کے ٹھیکہ دے جاتے ہیں۔ صحت اور صفائی کے اعتبار سے اور توجہہ درکار ہے۔

تہذیب اور تمدّن :-

بارکس میں عربی تہذیب موجود ہے خواتین سختی سے پردے کی پابند ہیں۔ لوگوں کا رہن سہن عربی طریقہ پر ہے۔ بارکس میں عام طور پر مردوں کا لباس لنگی اور کرتہ ہے۔ لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں

(۱) بارکس میں کوئی کالج نہیں ہے۔

(۲) شہر اور دور کے مقامات کو بھیجنے کے لیے خاص کر لڑکیوں کو ان کی نگرانی اور اخراجات کا بوجھ ہے۔ پھر بھی لڑکیاں میٹرک تک اچھے درجہ

سے کامیابی حاصل کی ہیں ۔ ۹۹ فیصد لڑکیاں قرآن اور دینی علوم سے واقفیت رکھتی ہیں ۔ گھروں میں کھانے پینے کا ماحول بھی عربی طریقہ پر ہے ۔ ہر ایک اپنے عربی خاندان اور آباد و اجداد کی عربی تاریخ سے واقف ہے ۔

عربی سادگی موجود ہے ۔ سب آپس میں بھائیوں کی طرح ملتے ہیں ۔ بزرگوں کا ادب برقرار ہے ۔ بڑے درجے اور چھوٹے درجے کا سوال نہیں کئی ایک مقامات پر مل جل کر کھایا کرتے ہیں ۔ مہمان نوازی عرب کی برقرار ہے ۔ کوئی اجنبی ملنے آئے تو اپنے ساتھ لے کر کھایا کرتے ہیں ۔

پبلک لائبریری :- بلدیہ حیدرآباد کی جانب سے ایک لائبریری قائم کی گئی ہے ۔ یہاں پر روزانہ اردو اور انگریزی اخبارات آتے ہیں جس سے عوام کو سہولت ہو گئی ہے ہر روز کے حالات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں ۔ یہ لائبریری اخبارات کے حد تک ہے ۔ اس کا وقت بھی مختصر ہے ۔ عوام کی جانب سے اگر کوئی عوامی لائبریری قائم ہو تو اس میں دینی کتابیں اور معلوماتی کتابیں رکھی جاتی تو عوام الناس کو اور زیادہ

فائدہ ہوسکتا ہے۔

سماجی بہتری اسکے لیے غیر سیاسی کمیٹاں تشکیل دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہے۔

(۱) سبیل الخیر
(۲) مساجد کمیٹی
(۳) عرب ایجوکیشنل بورڈ
(۴) خیر سپلائینگ کمیٹی
(۵) جمعیتہ الیمیہ بالھند
(۶) جمعیتہ الخیریہ
(۷) فٹبال السوسی ایشن
(۸) یوتھ اسوسی ایشن (۹) شباب کمیٹی

(۱) سبیل الخیر۔

بارکس کے عوام کی جانب تقریباً ۲۴ سال قبل یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ ہر گھر سے سالانہ کچھ چندہ لیا جاتا ہے۔ اور غریب لوگوں کے اموات کی تجہیز و تکفین اس ادارہ کی جانب سے کی جاتی ہے۔ اس کی بھی ایک باڈی بنا دی گئی ہے۔ ہر تین سال میں انتخابات کرداکر صدر معتمد

خازن منتخب کیا جاتا ہے ۔ اسی ادارہ کے تحت مدرسہ حفاظ اور عصری تعلیم کے لیئے مدرسہ خیر العلوم قائم کیا گیا ہے ۔

مدرسہ حفاظ سے کافی تعداد میں بچے حفظ تکمیل کئے ہیں

(۲) **مساجد کمیٹی** :۔ بارکس کی مساجد کے لیئے کمیٹی موجود ہے جو مساجد کی نگرانی کرتی ہے ۔ اس کمیٹی میں صدر، معتمد، خازن ہوتے ہیں ۔

(۳) **عرب ایجوکیشنل بورڈ** :۔ یہ بورڈ عوام منتخب کرتی ہے ۔ اس میں بھی صدر، معتمد، اور خازن ہوتے ہیں ۔ یہ بورڈ سبیل الخیر کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے ۔ اس بورڈ کے تحت ایک اسکول خیر العلوم کے نام سے چل رہا ہے، جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو عصری تعلیم دی جاتی ہے ۔ یہ مدرسہ محکمہ تعلیمات سے مسلمہ ہے ۔

(۴) **خیر سپلائنگ کمیٹی** :۔ یہ کمیٹی عوام کو شادی بیاہ اور دوسرے تقاریب میں برتن پکوان کے لیئے اور دوسرے چیزیں خیمے، دیگچیاں اور فرشی وغیرہ سپلائی کرتے ہیں ۔ جسکا کرایہ عموماً دوسرے سپلائنگ کمپنیوں

سے بہت کم ہوتا ہے جس کی وجہ عوام پر بہت کم بوجھ پڑتا ہے

(۵) **جمعیۃ الحضرمیہ بالھند** :- اس ادارہ کی ابتداء 1967ء میں بارکس حیدرآباد میں عمل میں لائی گئی ۔ اس کا نام جمعیۃ الحضرمیہ بالھند رکھا گیا ۔ ابتداء بچوں کو عربی تعلیم دی جاتی تھی ۔ یہ ادارہ گورنمنٹ حیدرآباد آندھرا پردیش میں 1981ء میں جمعیۃ الیمنیہ بالھند کے نام سے رجسٹر کروایا گیا ۔ ابتداء میں حسب ذیل نفوس موجود تھے ۔

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب
(۲) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب
(۳) جناب جعفر بن احمد کثیری صاحب
(۴) جناب طیب بن عبداللہ باجابر صاحب
(۵) جناب شیخ صالح باوزیر صاحب (جو عدن میں تھے)
(۶) جناب سعید بن عامر الجعیدی صاحب (جو مکلہ میں تھے)
(۷) جناب سعید جابری صاحب
(۸) جناب ابوبکر بن علی بانقداد صاحب مرحوم
(۹) جناب سعید بن عبداللہ باحمید الھیج مرحوم

(۱۰) جناب محمد بن محسن بن شجبل صاحب مرحوم

(۱۱) جناب علی بن سعید العامری صاحب مرحوم

(۱۲) جناب احمد بن سعید باسلیمان صاحب مرحوم

(۱۳) جناب حبیب سالم بن محمد العطاس

(۱۴) جناب محمد بن سلطان بن محفوظ مرحوم

(۱۵) جناب صالح بن سعدی صاحب

(۱۶) جناب احمد بن علی جابر صاحب مرحوم

(۱۷) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان صاحب

(۱۸) جناب سالم بن محمد بن حمید صاحب مرحوم

اس ادارہ کی ایک مستقل باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر، نائب صدر، معتمد، خازن، مجلس شوریٰ بھی بنادی گئی ہے۔ باڈی کا انتخاب ہر تین سال میں کیا جاتا ہے۔ ایک عربی مدرسہ اس جمعیت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ عربی مدرس کو تنخواہ دی جاتی۔ باقی صدر، نائب صدر، معتمد، خازن بغیر کسی معاوضہ کے کام کرتے ہیں۔

۱۹۸۱ء میں جنرل باڈی میں فیصلہ کیا گیا۔ ہر یمنی نژاد کے لوگوں کو ان کی طلب پر یمنی تعریف کی سرٹفکیٹ دی جائے۔

اس تجویز کو یمنی سفارت خانہ نیو دلی نے قبول کر لیا

اجرا کرنا شروع کیے گئے۔ یمنی نژاد سرٹیفکیٹ کے لیے کچھ فیس مقرر کی گئی تاکہ آفس کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ یعنی آفس کا کرایہ عربی پڑھانے والے استاد کی تنخواہ۔ آفس سکریٹری کی تنخواہ اور آفس بوائے کی تنخواہ اور اسٹیشنری وغیرہ کے اخراجات کے لیے یمنی نژاد کی تصدیق کے لیے دو ارکان جمعیۃ الیمنیہ بالھند سے مقرر کیے گئے۔ جناب علی بن عمر بابلیل کا محقق تعریف مقرر کیے گئے۔

(۲) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان تصدیق کے لیے۔ چند دن مرحوم سعید بن عبداللہ باحمید نے بھی یمنی نژاد باشندوں کی تصدیق کی جناب جعفر بن احمد کینڈی بھی تصدیق کیا کرتے تھے۔ جمعیۃ الیمنیہ بالھند سے دو سرٹیفکیٹ ایک عربی اور دوسری انگلش اجراء کیے جانے لگے یمنی نژاد تعریف کی سرٹیفکیٹ سے یمنی باشندوں کو سفارت خانہ یمنی سے ویزے حاصل کرنے اور سفر کرنے کے لیے سہولت ہونے لگی جو اصحاب یمنی شہادت جمعیۃ الیمنیۃ بالھند سے لے کر یمن گئے۔ وہاں جانے کے بعد اس شہادت کی بنائیداں کو وہاں یمنی پاسپورٹ حاصل کرنے کی سہولت ہوئی۔

1981ء میں یہ ادارہ جمعیۃ الیمنیۃ بالھند گورنمنٹ میں رجسٹر کرانے کے بعد حسب ذیل باڈی کام کرتی رہی۔

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر

(۲) جناب جعفر بن احمد الکثیری نائب صدر

(۳) جناب سعید بن عبداللہ باحمید نائب صدر (مرحوم)

(۴) جناب احمد بن عبداللہ العمودی صاحب مرحوم معتمد

(۵) جناب شیخ عبدالرحیم بن سعید باوزیر صاحب نائب معتمد

(۶) جناب حبیب سالم بن محمد العطاس خازن

موجودہ باڈی ان نفوس پر مشتمل ہے :-

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر

(۲) جناب جعفر بن احمد الکثیری صاحب نائب صدر

(۳) جناب عثمان بن سعید باعثمان معتمد

(۴) جناب حامد بن خلیفہ خازن

(۵) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (محقق تعریف)

(۶) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان (برائے تصدیق)

ممبر عاملہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) جناب سعید بن عمر باعوم صاحب
(۲) جناب شریف غالب بن یمانی صاحب
(۳) جناب طیب بن عبداللہ باجابر صاحب
(۴) جناب عاصم بن سعید باسلامہ صاحب
(۵) جناب عامر بن محسن بن زیاد صاحب
(۶) جناب عبداللہ بن عمر شیبی صاحب
(۷) جناب خالد بن عبدالرحیم باوزیر صاحب

یمنی گورنمنٹ نے بھی بذریعہ یمنی سفارت خانہ دلی سے تھوڑا اساتعادن کیا تھا۔ آفس اسٹیشنری کے لیئے۔ اس ادارہ کا استحکام زیادہ تر ھزھانس طلال بن عبدالعزیز السعودیہ کے سر ہے۔ یہ بارکس کو اکتوبر کے آخری ہفتہ ۱۹۸۱ء تشریف لائے۔ اور دلچسپی سے یمنی نثراد باشندوں کے حالات معلوم کئے۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور عطیہ اس ادارہ کو دیا۔ یہہ ادارہ ان کا اور حکومت سعودیہ کا بڑا ممنون ہے۔ اس ادارہ کو کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ اس لیئے وسیع کام کرنے میں رکاوٹیں

پیدا ہوتی ہیں۔ الحمد اللہ سب ارکان مل کر اس ادارہ کو برابر قائم رکھے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ سب کی یہی کوشش ہے کہ اس کے تحت عربی مدرسہ کو زیادہ وسعت دیں جمعیۃ الیمنیہ بالھند کے مدعو کرنے پر کئی بار سفیر یمنی نیو دلّی سے بارکس آئے۔ اور حالات کا جائزہ لیا۔ یمن کے پارلمنٹ ممبر بھی جمعیۃ الیمنیۃ بالھند بارکس آئے تھے۔ اور کئی وزراء یمن کے جمعیۃ الیمنیۃ بالھند بارکس آئے۔

جمعیۃ الیمنیہ بالھند بارکس اپنا ربط سماجی سفارت خانہ نیو دلّی سے قائم کئے ہوئے ہے۔ بعض وقت جمعیۃ الیمنیہ بالھند کے ارکان خود دلّی جاتے ہیں۔ اور سفیر الیمنہ کو یاداشت پیش کرتے ہیں۔ بعض وقت سفیر کو بارکس بلاتے ہیں۔ بہرکیف اِس ادارہ کے قائم ہونے سے یہاں ہندوستان کے یمنی نژاد اور جمہوریہ الیمن کے مابین واسطہ بتوسط سفارت خانہ قائم ہو گیا ہے۔ یمنی سفیر نیو دہلی کو یادداشت بھی پیش کی گئی ہے۔ اور اپیل کی گئی ہے۔

(۱) یمن کے عربی اخبار جمعیۃ الیمنیۃ بالھند کو روانہ کریں۔

(۲) بارکس میں چونکہ زیادہ تعداد میں یمنی نژاد باشندے آباد ہیں۔ ایک عربی اسکول کھولنے میں مدد کریں۔ اور عربی پڑھانے کے لیے

یمن سے مدرسین روانہ کریں۔

(۳) یمن کونسل آفس حیدرآباد میں قائم کریں۔ تاکہ یمنی نژاد باشندوں کو زیارتی ویزا ملنے میں آسانی ہو۔ سفارت خانہ دہلی میں اور کونسل آفس بمبئی میں ہے۔ لوگوں کو ان دونوں مقامات پر جانے کے لئے مصارف کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ زیارتی ویزا اور دوسرے سفری امور میں آسانی ہوسکے۔ یوں بھی یمنی نژاد باشندے حیدرآباد میں زیادہ تعداد میں ہیں۔

(۴) انڈین یمنی نژاد باشندوں کا ایک وفد یمن بلایا جائے تاکہ یہ وفد یمن کے ترقیاتی پروگرام دیکھے اور انڈو یمن تعلقات اور زیادہ بڑھانے کی کوشش کرا اور زیادہ استحکام کیا جاسکے۔

(۵) جب سے شمالی یمن اور جنوبی یمن ایک وحدہ بن گیا ہے۔ الحمداللہ پیٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہوگیا ہے۔ شخصی انٹرویو میں توجہہ دلائی گئی ہے۔ انڈین یمنی نژاد باشندے جو تعلیم یافتہ ہیں۔ اور فنی ہیں اور اکثر اور غیر ہنرمند ان کو اپنے آباواجداد کے وطن سے زیادہ توقعات ہیں اور حالات سازگار ہوجائیں تو ملازمتوں کے ویزوں میں ان انڈین یمنی نژاد باشندوں کو ترجیح دیں۔

اب اس ادارہ کو وسعت دینے کے لئے اضلاع آندھراپردیش

اور اضلاع مہاراشٹر (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) اضلاع کرناٹک (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) گجرات اور دیگر مقامات پر جہاں پر یمنی نژاد باشندے ہیں ان سے بھی روابط پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(٦) **جمعیۃ الخیریہ (ویلفر اسوسی ایشن)** :- سماجی بھلائی کے لیئے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے ادارہ کی بھی ایک باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر، نائب صدر، معتمد، خازن بنانے گئے ہیں۔ توقعات ہیں کہ آئندہ یہ ادارہ سماجی بھلائی کے لیئے زیادہ کام کریگا۔

(٧) **فٹ بال اسوسیشن** :- بارکس میں کافی وسیع فٹ بال گراونڈ ہے بارکس کے نوجوان بچوں کو فٹبال کھیلنے کا بہت زیادہ شوق ہے۔ فٹ بال کے اسوسیشن بنائے گئے ہیں۔ نوجوان بچوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ فٹ بال ٹیم انڈیا کے مختلف مقامات پر مقابلہ کو لے جاتے ہیں۔ اور انڈیا نے دوسرے ٹیم بھی فٹ بال مقابلے کے لیئے بارکس آتے ہیں لوگ بڑی دلچسپی سے فٹ بال کا مظاہرہ دیکھتے ہیں معاضی میں بھی میرم لائن رجمنٹ کے دوران بھی فٹبال

کا لوگوں بہت شوق تھا۔

(۸) **یوتھ اسوسی ایشن** :۔ یہ کمیٹی بھی بستی کی فلاح وبہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔

(۹) **شباب کمیٹی** : یہ کمیٹی بچوں کو دینی تعلیم کے لئے کام کر رہی ہے۔

سابقہ حکومت حیدرآباد میں جمعیت عرب کے حسب ذیل اقسام تھے۔ یہ سب یمنی نژاد سے تھے۔ (۱) جمعیت عروب کوتوالی

(۲) نظم جمعیت عروب

(۳) جمعیت نظام محبوب (ایسرم لائن)

(۱) **جمعیت عروب کوتوالی** :۔ یہ خاص کاموں پر مامور تھے۔ اور اکثر پولیس کا تعاون کیا کرتے تھے۔ اور ان مقامات پر ان کو مامور کیا گیا تھا۔

(۱) **انگریزی بڑہ خانہ** :۔ یہ عمارت عابڈ روڈ پر تھی۔ جہاں رگھوناتھ بنک تھا۔ اب وہاں پر کلیلکس بنایا گیا ہے۔ موجودہ وہاں پر باٹا شو کمپنی ہے۔ اس عمارت میں عرب گارڈ کوتوالی کو مامور کیا گیا تھا۔

(ب) **مغلائی ٹپہ خانہ**:- یہہ عمارت عابڈ پر ہی تھی آج اس جگہ جنرل پوسٹ آفس کی تعمیر کی گئی ہے ۔ یہاں پر بھی عرب گارڈ کوتوالی مامور تھے ۔

(ت) **پرانہ باغ عامہ**:- یہاں پر سب اہم عمارتوں پر عرب گارڈ کوتوالی متعین کیا گیا تھا۔

(ث) **ریلوے اسٹیشن**:- کاچیگوڑہ، ناپیلی، سکندرآباد عرب گارڈ کوتوالی مامور تھا۔ یہہ اسٹیشن پر پولیس کا تعاون کیا کرتے تھے۔

(ج) **خزانہ عامرہ موتی گلی**:- یہ آفس موتی گوبی لاڈ بازار میں ہے یہاں پر بھی عرب گارڈ کوتوالی مامور تھا۔ کوتوالی عروب اور نظم جمعیت عروب کے قہواہ خانے حسب ذیل مقامات پر تھے۔ جہاں عرب سکونت اختیار کرتے تھے۔

یہہ قہواہ خانوں کی نوعیت بیارکس جیسی تھی۔ یہاں پر عرب بڑے بڑے ہالوں میں سکونت اختیار کرتے اور اندر دیواروں پر ہتھیار بندوقیں تلواریں، لٹکے رہتے تھے ہر ایک سپاہی کی تلوار اور بندوق علیحدہ ہوتی پکانے کے لیئے اور غذا سپلائی وغیرہ کے لیئے اِن قہواہ خانوں

مرفاشی ہوتے تھے۔ اور یہ بھی سرکاری ملازم ہوتے تھے۔

(ا) **خزانہ عامرہ** :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ب) **کبوتر خانہ** :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ت) **پینچی براق** :- یہاں پر تقریباً تین سو عرب مقیم تھے۔

(ث) **پرانی حویلی** :- یہاں پر تقریباً پانچ سو عرب مقیم تھے۔

(ج) **بکرکوٹ** :- یہاں پر چار سو عرب رہتے تھے۔

(د) **دیوڑہی عبدالجبار** :- یہاں پر دو سو عرب مقیم تھے۔

عرب کی ملازمت کے لیۓ ابتدا میں حسب ذیل افراد تصدیق کیا کرتے تھے۔ (ا) صالح بن عمر بابلیل صاحب

(ب) علی بن سعید بابلیل صاحب

(ت) علی بن عمر بابلیل صاحب (اب یہ جمعیۃ الیمنیۃ بالھند میں محقق تعریف ہیں)

انتظامیہ کوتوالی:۔ چار صدر چاوش ہوا کرتے تھے۔ ان کے تحت آٹھ ذیل چاوش۔ صدر چاوش کے نائب ہوتے تھے۔ بیس[۲۰] منظرف چاوش ایک چیف گارڈ اور جملہ آٹھ سو جوان تھے۔

نظم جمعیت عروب:۔ یہہ وہ عرب ہیں جن کو بادشاہی محلات اور خاص کر نظام اسٹیٹ کے جملہ سولہ اضلاع۔ تعلقہ جات اور بعض اہم مواضعات خزانوں تحصیلوں پر نگرانی کے لیئے مامور کیا گیا تھا۔ سابقہ نظام اسٹیٹ کے جملہ اضلاع اورنگ آباد، عثمان آباد، پربھنی ناندیڑ، بیڑ (موجودہ دور میں مہاراشٹرا کے تحت ہیں) رائچور، گلبرگہ، بیدر (موجودہ دور میں کرناٹک کے تحت ہیں)، کریم نگر، ورنگل، نظام آباد، نلگنڈہ محبوبنگر میدک، عادل آباد، اطراف بلدہ (موجودہ دور میں یہہ آندھرا پردیش کے تحت ہیں)، ہر ضلع میں اور تعلقہ جات کے تحصیل میں نگران کار مامور کیئے گئے تھے۔ ذیل چاشن۔ منظرف چاوشن ان کے تحت کافی عرب تھے

سرکاری بنک:۔ اسٹیٹ بنک حیدرآباد اور اس کے

تحت جتنے بھی بنک اضلاعوں میں تھے۔ سب پر عرب گارڈس نگرانی کیا کرتے تھے۔ ان کی بھی درجہ بندی تھی۔ صدر جاوش، نائب وغیرہ۔

(۳) **جمیعت نظام محبوب** :- اس کی تفصیل پیچھے واضح کر دیا گئی ہے

ونپرتی، آتماکور، گدوال :- موجودہ یہ تینوں تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش کے تحت ہیں۔ پہلے یہ سب رجواڑے تھے۔ اِن رجواڑوں میں بھی عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے۔ یہ عرب گارڈ خزانوں۔ محلات اور اہم مقامات کی نگرانی کرتے تھے۔ راجہ مہاراجے عربوں کی شجاعت کردار، اور ایمانداری سے بہت متاثر ہوئے۔ یہاں تک کہ بہت سے راجاؤں نے بعض عربوں کو زمین بطور جاگیر عطا کئے۔ اس زمانہ میں یہ سب عرب راجاؤں کے پاس بہت خوشی سے دل لگا کر کام کیا کرتے تھے۔

یمنی عرب عالم دین حسب ذیل تھے :-

(۱) جناب معلم سعید بن صالح بلصقع مرحوم

(۲) جناب شیخ سالم بن صالح باحطاب مرحوم

(۳) جناب شیخ صالح بن سالم باحطاب مرحوم

(۴) جناب معلم شیخ احمد باشراحیل مرحوم

(۵) جناب حبیب عبداللہ بن احمد مدیحج (۶) سید ابوبکر بن شہاب العلوی مرحوم

جناب حبیب عبداللہ مدیحج مرحوم کو اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان نے آصفیہ لیبریری کی تصحیح اور تحقیق پر مامور کیا تھا۔ حکومت ہند نے پدم شری کے خطاب سے بھی لوازہ تھا۔ سابقہ حیدرآباد نظام کی فوج میں بھی عرب بڑے عہدوں پر مامور تھے۔

(ا) جناب ناصر بن عوض ابی الیل کمانڈنگ آفیسر تیسری پلٹن

(ب) جناب بن شیخ ابوبکر بن سالم (حبیب یار جنگ) کمانڈنگ آفیسر اور اعلیٰ حضرت عثمان علی خاں آصف جاہ کی بیٹیٔ میں رہے

(ت) حبیب احمد بن محضار العیدروس چیف کمانڈنگ آفیسر حیدرآباد آرمی

(ث) سید احمد بن عبدالقادر العیدروس بریگیڈیر آرمی رہے۔

(ج) احمد بن عوض ابی الیل سکنڈ کمانڈنگ آفیسر سکنڈ لانسر علاوہ ان کے دوسرے عہدوں پر کئی کمی نژاد عرب لفٹنٹ۔ کرنل ناصو سید ایجر

صوبیدار۔ جمعدار وغیرہ رہے۔

یمنی عرب کی تصدیق:۔ ملازمت کے وقت مختلف جمعدار مختلف محلے اطراف بلدہ میں تھے اور جو عرب جمعیت میں ملازم ہوتے تھے۔ اِن کی تصدیق یہی جمعدار کیا کرتے تھے۔

یمنی عرب کی نام ور شخصیات:۔

(۱) جناب محمود بن محمد صالح عولقی صاحب کرنول اندھرا پردیش میں پیدا ہوئے انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ حیدرآباد میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے انہی کو ہندوستان کا سفیر بنا کر سعودی عرب بھیجا گیا تھا۔ موصوف کے والد محمد بن صالح بن عوض بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن محمد عولقی لقب بارودیس ریاست حیدرآباد فوج میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔

(۲) جابر بن سالم مُصلّی مرحوم پروفیسر زیالوجی عثمانیہ یونیورسٹی میں خدمت انجام دے۔

(۳) حبیب محمد العیدروس کلکٹر تھے بعد میں صوبیدار ہوئے۔

(۴) جناب صالح بن محسن الیافعی جن کا تعلق ضلع عادل آباد سے ہے ڈپٹی کلکٹر رہے

(۵) احمد بن محضار العیدروس مرحوم سابقہ ریاست حیدرآباد کے چیف کمانڈر آرمی رہے۔

(۶) موجودہ دور میں کئی عرب ڈاکٹرس اور کئی ایڈوکیٹس ہیں۔

سیاسی شخصیات۔

(۱) سعید بن عبداللہ باحمید الھیج مرحوم صوبیدار میجر تھے۔

(۲) ابوبکر بن علی بامقداد صوبیدار میجر مرحوم

مذکورہ دونوں حضرات بارکس کی رجمنٹ میں صوبیدار میجر کے عہدہ پر فائز رہے دونوں حضرات بلدیہ حیدرآباد میں کونسلر رہے۔ دونوں کانگریس پارٹی سے وابستہ تھے۔ اور اچھا رسوخ رکھتے تھے۔ دونوں نے بارکس کی بستی کی صفائی اور صحت اور دیگر امور کے لئے خدمات انجام دئے۔

یمنی عرب کے نامور جمعدار :- یہ عہدہ عرب کو آصف جاہی حکومت

میں دیا گیا اگرچیکہ یہ عہدہ بظاہر معمولی نظر آتا لیکن اُس زمانہ میں یہ عہدہ کی نوعیت فوجی کمانڈینگ آفسر سے زیادہ تھی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) جیب صالح بن علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث سکندرجاہ بہادر کا تھا)

(۲) حبیب عبداللہ بن صالح علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث سکندرجاہ کا تھا)

(۳) غالب بن محسن الکثیری (یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا

(۴) شیخ احمد بن صالح عبادی المخاطب احمد یار خاں ببر جنگ یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کی جمعیت میں ایک ہزار عرب ایکیس[۲۱] سوار ایک عماری ایک پالکی دومنزلہ میانہ ایک زنجیر فیل اور کافی جاگیر بھی تھی۔ ان کے بیٹے کا نام شیخ حسین عبادی تھا۔

(۵) السید مجاہد عبدالرحمن بن زاہر یہ بہادر تھے۔ اور جلیل القدر عالم بھی تھے۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ کا تھا۔

(۶) عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ موصوف زمانہ

ناصر الدولہ افضل الدولہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے
زمانہ میں برسر خدمت رہے۔

(۷) عمر بن عوض بن عبد اللہ القعیطی:۔ شمشیر نواز جنگ
شمشیر الملک موصوف زمانہ ناصر الدولہ افضل الدولہ میر
محبوب علی خاں کے زمانہ میں برسر خدمت رہے۔ ان جمعدارں
نے آصف جاہی حکومتوں میں بڑی شجاعت اور دیانتداری سے
خدمت انجام دی۔ اس زمانہ کے حالات بہت بگڑے ہوئے
تھے۔ ہر طرف فتنہ اور افراتفری کا عالم تھا۔ ان جمعداروں نے حکومت
کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اندرونی اور بیرونی حالات کو قابو میں کیا
آصف جاہی خاندانوں کی حفاظت حکومت کی حفاظت خزانوں
کی اور امراء کی حفاظت سرکاری عمارتوں کی حفاظت بہر کیف
انہوں نے اطراف بلدہ اضلاع تعلقہ جات مواضعات
ہر مقام پر ہر حالت میں حکومت کا بہت ہی بہادری اور ایمانداری
کیساتھ تعاون کیا ان جمعداروں کے تحت کافی عرب ہوتے۔
گھوڑے سوار ہوتے عرب ہتھیار بند گروپ ہوتے ان جمعداروں
نے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں جو آج تک یاد کئے جاتے ہیں۔

عرب بحیثیت قوم اور رعیت :- تاریخ النوایط میں شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی صاحب تقریظ جو تحریر کی گئی ہے۔ قدیم زمانہ میں شخصی سلطنت کے اصول نے فن تاریخ پر یہ اثر کیا تھا کہ تاریخی تصنیفات میں جو کچھ لکھا جاتا صرف سلاطین کے واقعات اور حالات ہوتے تھے۔ ملک اور قوم کے حالات سے مطلق بحث نہیں ہوتی تھی۔

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد اصلیت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ بادشاہوں، وزیروں اور اعلیٰ عہدے داروں اور بڑے شخصیات کی تاریخ زیادہ نمایاں بتائی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک بادشاہ، وزیر۔ قائد اور ذمہ داراں کے کردار، شجاعت ایمانداری قابل بھروسہ نہ ہو قوم یا رعیت کی صحیح رہنمائی ہونا مشکل ہوجاتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ قوم اور رعیت بھی اچھے کردار، شجاعت بہادر، ایماندار نہ ہو تو قائد کے لئے بھی دشواری ہوجاتی ہے۔ اس تاریخ میں جتنے عرب قبائل کا اظہار کیا گیا ہے۔ اِن کا بھی وقار اس طرح ہے جیسا کہ ذمہ دار قائدین کا ہوتا ہے جیسے ملٹری جمعداروں کے تحت آوردے (جیسے رجمنٹ) تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ

(۲) غالب جان باز جنگ

(۳) شمشیر نواز جنگ

(۴) شمشیر یاور جنگ

(۵) شمشیر الدولہ

(۶) سیف نواز جنگ

(۷) سیف الدولہ

(۸) بافنع

(۹) عبّادیؑ

(۱۰) ناصر نواز الدولہ

(۱۱) برق جنگ

(۱۲) غالب جنگ

(۱۳) عمر نواز جنگ

ان جمعداروں کے تحت صدر چاوش ہوتے اور صدر چاوش کے تحت ذیل چاوش ہوتے ذیل چاوش کے تحت منطرف چاوش ہوتے۔ منطرف چاوش کے تحت سپاہی ہوتے۔ سپاہی کی بھی

دو قسمیں ہوتیں۔ (۱) عام سپاہی (۲) منصرم (جیسے کیڈیٹ)
ہر آوردہ میں تین سو۔ چار سو کسی میں پانچ سو کے قریب سپاہی ہوتے
یہہ سب اپنی قومی لباس میں اور ہتھیار بندھ ہوتے۔

یمنی عربوں کا لباس:

لنگی سبایات (خاص قسم کی لنگی مختلف رنگ کے پٹے ہوتے)

کرتا لنگی میں انشرٹ کیا ہوتا کمر میں چمڑے کا بیلٹ بن دو نیام ہوتے
ایک جنبیہ (خنجر خمیدہ نما) اور شفرۃ (چھوٹی سکین) کے لیئے ہوتا۔
جنبیہ کا مٹ (سرا) ہاتھی دانت یا سینگ کا ہوتا۔ اُس مٹ
پر چاندی کی طلای کا کام کیا ہوا ہوتا۔ کمر کے اطراف ٹپکا (ایک قسم
کا مخصوص رومال) بندھا ہوتا۔ سر پر دشمال (ایک قسم کا خاص
رومال) پہنا کرتے جس طرح کے پگڑی ہوتی ہے۔ پیر میں چپل یا
سینڈل پہنا کرتے۔ مختلف رنگ کے کوٹ پر مشجرہ ڈالا کرتے تھے
تلوار اور نیمچہ (خمیدہ تلوار) بھی عموماً ساتھ رکھتے تھے۔ ڈیوٹی
پر بندوق ساتھ رکھتے تھے۔ پہلے بندوق فتیل کے ہوتے تھے۔
بعد میں توڑے والے بندوق استعمال میں آنے لگے۔ جنگجو قبائل
جنبیہ اور شیوخ خنجر کمر میں استعمال کرتے تھے۔

یمنی عربوں کی غذا:- عرب ہر صبح نہار پیٹ قہواہ (آدھی سوکھی سونٹھ اور آدھی کافی

ننجنج جن کو بُن کہتے ہیں) جوش کیا ہوا پانی میں یہہ سفوف ملا کر پیا کرتے

یہہ قہواہ اعصابی کمزوریوں کے لیئے اور سینے سے بلغم اور صفرا دور

کرنے کے لیئے اور دوسرے کئی بیماریوں کو دور کرنے کے لیئے بہت

مفید ثابت ہوا ہے ۔ اس قہواہ کے ساتھ کھجور بھی استعمال کیا کرتے

مرق میں کافی مرچ بھی استعمال کرتے (بکرے کا گوشت اور ہڈیوں

کا شوربہ) ہر روز استعمال کیا کرتے ۔ مُزہبی (بکرے کا گوشت کو پارچہ

کیا جاتا اس کو ادرک اور لہسن پیس کر لگایا جاتا اور پتھر کو آگ سے گرم

کر کے بھونا جاتا تھا ۔ یہہ غذا ہفتہ میں دو ہفتہ میں ایک بار استعمال کی

جاتی ۔ عموماً یہہ غذا باہر جنگلوں میں جب تفریح کے لیئے جاتے تو ضرور

استعمال کیا کرتے تھے ۔ اس مُزہبی کے ساتھ لیمو بھی استعمال

کیا جاتا تھا ۔

مغضاف : بکرے کے آنتوں کو پانی سے صاف کر کے ان

کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے بکرے کا معدہ، کلیجی اور سر دان

پانی سے صاف کر لیا جاتا ۔ پھر اس کے بھی چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے

کچھ آنتوں بشمول معدہ، کلیجی اور سر دان کے تکڑے ان کو انھیں
آنتوں سے باندھ کر پلنڈے سے بنائے جاتے۔ اور پھر ان پلنڈوں کو
مرق میں ڈال کر اُبال لیا جاتا۔ پھر بعد میں ان کو کھا لیا جاتا۔
یہ مغضاب کھانے میں بڑے لذیز ہوتے ہیں میٹھے کا استعمال کم
اور گوشت کا استعمال زیادہ کیا جاتا تھا۔

حلیم، ھریس اور عصید (گیہوں کے آٹے میں گوڑ کا شیرا گرم
کیا ہوا۔ ملا کر گھوٹا جاتا ہے۔ کافی دیر تک گھوٹنے کے بعد یہ بالکل
ملائم ہو جاتا ہے۔ عربستان میں گوڑ کی جگہ کھجور کا استعمال کیا جاتا
ہے۔ اس عصید کو اصلی گھی کے ساتھ کھایا جاتا۔ اب عرب النسل
کی غذاؤں کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ صرف عصید چھوڑ کر۔

یمنی عربوں کی چستی اور چالاکی :- عرب بڑے چست
اور چالاک ہوتے
تھے۔ اگر اِن کو نیند سے بیدار کرنا ہوتا تو سر کی طرف آواز دینا پڑتا۔
پیروں یا جسم کے کسی حصہ کو چھونے پر فوراً بھڑک اُٹھتے۔
بسا اوقات اپنی کمر پر بندھا ہوا جنبیہ بھی کھینچ لیتے اس لیئے ان کو بیدار
کرنے میں احتیاط برتنا پڑتا تھا۔ کسی پر ظلم برداشت نہیں کرتے تھے۔

بڑے حاضر دماغ ہوتے تھے۔

یمنی شرح:۔ عربوں میں مخصوص طرز کا گانا بجانا ہوتا۔ گروپ میں سے دو ٹکڑیاں بنائی جاتی تھیں دونوں ٹکڑیاں اپنے عربی لباس میں مقابل کچھ فاصلہ پر ٹھیر جاتے۔ دونوں ٹکڑیاں گاتے ہوئے۔ اور خاص انداز میں پیروں کو رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب مقابل آجاتے پھر الٹے پاؤں اس انداز میں پیر رکھتے ہوئے واپس ہوتے۔ یہ سلسلہ گاتے ہوتے ہوئے چلتا رہتا۔ درمیان میں **مزمار**: (دو نلیوں سے بنی ہو ڈبل بانسری جیسی جس کی لمبائی ۶ یا ۷ انچ ہوتی) مرفہ بھی بجایا جاتا۔ یہہ شرح مخصوص اوقات خوشی کے موقع پر کی جاتی۔ موجودہ یمنی نژاد باشندوں میں یہہ رواج باقی ہے

خماسی زامل:۔ (اظہار مسرت کے لیئے انداز تغزل) یہ گروپ کی شکل میں بولا جاتا تھا۔ شادی بیاہ۔ عید کی مسرت میں یا کسی اپنے اعلیٰ افسر کی تہنیت پیش کرنے بولا جاتا تھا۔ اس کے انداز تغزل مختلف ہوتے شجاعت، بہادری۔ سخاوت۔ تہنیت وغیرہ

حسب و نسب:۔ قدیم زمانے سے عربوں میں اس کی خاص اہمیت چلی آرہی ہے۔ الحمداللہ آج بھی ان نسلوں میں حسب و نسب کا ضرور خیال کیا جاتا ہے۔

عربوں میں اپنے نام کے ساتھ آبا و اجداد کی نہ صرف ابنیت (ولدیت) کا اظہار کیا جاتا بلکہ قبیلوں کے نام بھی شامل کرنا اظہار افتخار ہوتا۔ آئے دن یہہ دیکھا جارہا ہے کہ عرب نژاد بطور خاص حضارم اپنی پرانی روایات کو متروک کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ابنیت کو ظاہر کرنا چھوڑ دیئے ہیں۔ یہہ روایت نہ صرف حضارم قوم کا امتیاز تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اکرام رضؓ کے نام بھی ابنیت کیساتھ پڑھے اور لکھے جاتے ہیں میری گذارش ہے کہ عرب اور حضارم اپنی اس روایت کو برقرار رکھیں تو اپنے نام کے ساتھ ان کے آباد و اجداد کے ناموں کو بھی جاننا آسان ہوگا۔

یمنی نژاد باشندے:۔ آندھرا پردیش مہاراشٹرا۔ کرناٹک۔ (خصوصاً سابق ریاست حیدرآباد کے اضلاع) میں یمنی نژاد

باشندے تقریباً دو لاکھ سے زیادہ ہیں اور اب ان کی قومیت ہندوستانی ہے۔ کیرالہ۔ اور گجرات اور کچھ مقامات پر یمنی نژاد باشندوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں ہے۔

یمنی عرب کے اپنے اعلاجات :-

(۱) جسم کے خون کو ایک سال یا دو سال میں ایک بار نکالا جاتا طریقہ یہ تھا۔ ایک سوکھی ہوئی سینگ ہوتی جس کا ایک سرا بڑا دوسرا سرا چھوٹا ہوتا۔ چھوٹے سرے پر سوراخ کر لیا جاتا۔ دوسرے سرے پر بڑا سوراخ ہوتا۔ بڑے سوراخ والے سینگ کو جسم پر رکھ دیا جاتا یعنی جسم کو جہاں خون نکالنا ہوتا چسپاں کیا جاتا۔ چھوٹے سوراخ منہ میں لیکر سینگ کے اندر کی ہوا۔ کھینچی جاتی۔ اور چھوٹا سرا بند کر دیا جاتا۔ سینگ کا بڑا سرا خود بہ خود جسم کے حصہ سے چسپاں ہو جاتا۔

یہہ عمل کرنے سے پہلے جس حصہ کا خون نکالنا ہوتا اس جسم کے حصہ پر باریک نشتر مارے جاتے تاکہ خون نکل سکے اسی نشتر مارے حصہ پر یہہ سینگ چسپاں کر کے خون نکالا جاتا عموماً۔ سر کے پیچھے گردن پر پیٹھ پر اور ایسے حصے پر لگایا

جاتا جہاں کا خون نکالنا مقصود ہوتا۔ اس کے کئی فوائد ہوتے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔ غلیظ خون جسم سے خارج ہوتا اور کئی بیماریوں کیلئے مفید سمجھا جاتا تھا۔

(۲) سردی کے لیئے مُر استعمال کیا جاتا۔ مُر بڑوں چھوٹوں کا چٹایا جاتا۔ اور اس کا لیپ بنا کر سر درد یا کسی مقام کے درد کو لگا کر آگ سے سیکھا جاتا۔

(۳) پھوڑے پھنسی اور بچوں کی ختنہ کے زخم وغیرہ کے لیئے ورش استعمال کیا جاتا۔ اس کا لیپ لگایا جاتا۔

(۴) صُبر خون صاف کے لیئے اور پیٹ کے بیماریوں کے لیئے یہ کھایا جاتا تھا۔ مُر۔ صُبر۔ ورش یہ حضرموت (یمن) سے لایا جاتا تھا بعد لارڈ بازار حیدرآباد میں سعید بن عبود رمضان اور احمد بن عبود رمضان حضرموت سے منگا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ ان دونوں کے انتقال کے بعد عمر بن سعید رمضان حضرموت سے منگایا کرتے۔ عربوں کے لباس۔ لنگی سبایات۔ رُشمال پٹکے بھی یہی رمضان والوں فرخت کیا کرتے تھے۔ دوسرے اور بیوپاری بھی تھے۔

عربوں کی مہمان نوازی:- عرب بڑے مہمان نواز تھے۔ دسترخوان پر اکیلے کھانا نہیں کھایا کرتے بلکہ کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ شریک رہتا۔ یہ رواج عرب نسل میں اب بھی موجود ہے۔

عربوں کے عادات اطوار:- عرب سادگی پسند تھے۔ ان میں کوئی غرور نہیں ہوتا تھا۔ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے تو اس کا ہمیشہ ساتھ دیتے۔ دماغی اعتبار سے بڑے چالاک ہوتے۔ برسوں گزری بات کو اچھی طرح یاد رکھتے۔ سخاوت اور خیرات ان کے ورثہ میں رہی۔

سلام کرنا سلام کا جواب دینا یہ دونوں ان کے پاس بڑی اہمیت تھی۔ باہر سے آنے والا یا گزرنے والا بیٹھے لوگوں کو سلام کیا کرتا جیسا کہ حدیث شریف سے واضح ہے۔

عربوں کی ایمانداری اور شجاعت:- چھوٹا سا عرب گارڈ (جن کی تعداد مشکل سے دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار) ایک مقام سے دوسرے مقام خزانے لے جایا کرتا تھا۔

کئی سو سال میں بھی کوئی ایسا حادثہ نہیں پیش آیا۔ اور نہ کسی کی کوئی ہمت ہوسکی۔ عرب گارڈ پر حملہ کرسکے۔ جو بھی ذمہ داریاں آصف جاہ خاندان کی طرف سے ان کو سونپھی جاتی عرب اپنی جان دے کر اس کو انجام دیتے۔ شجاعت اور ایمانداری ہی نے ان کا درجہ بلند کیا۔

آصف جاہ خاندان۔ نظام اسٹیٹ کے نوابوں۔ راجہ مہاراجاؤں مہاراشٹرا کے راجاؤں اور گجرات کے راجہ مہاراجاؤں نوابوں۔ کیرالہ کے قدیم حکمرانوں اور کئی ایسی ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ بہادری۔ ایمانداری سب کو پسند کرکے عرب کو اپنی ہندوستانی رعیت میں شمار کرلیا۔

عرب کی دین داری:۔ عرب واحدانیت و رسالت میں بہت ہی راسخ تھے۔ نماز باجماعت کا بڑا ہی اہتمام کیا کرتے۔ اُن کے قہوہ خانہ قریب عموماً مساجد ہوا کرتی تھیں۔ نہ ہونے کی صورت میں قہوہ خانہ میں ہی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ جس کی مثال اب بھی بارکس حیدرآباد میں موجود ہے۔

بالکل چھوٹے بچے بھی روزہ رکھنے کا بے حد اہتمام کرتے ہیں

ایک خاص عادت جو عرب میں دیکھی گئی۔ وہ یہ ہے۔

اگر دو افراد کسی معاملہ میں جھگڑے تو تیسرا جھگڑا ختم کرنے کے لیئے کہنا صل علی النبی تو جھگڑا بالکل ختم ہو جاتا۔ قرآن کی تلاوت بھی اچھے انداز میں کرتے مساجد میں حزب کا حلقہ ہوتا۔ جو بھی موجود رہتے باآواز بلند قرآن کی تلاوت کرتے تاکہ غلطیاں دور ہوسکیں۔ کیونکہ عرب کو قرآن کی تلاوت پر بڑا عبور حاصل تھا۔

توکل کے تعلق سے تو آج بھی دنیا کے لوگ عرب کے توکل کا اعتراف کرتے جو ان عربوں میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔

شادی بیاہ بڑی ہی سادگی سے انجام پاتی۔ پکوان خود آپس میں کرلیتے۔ گھوڑے جوڑے کی رسم آج تک بھی ان کے پاس اپنے ناپاک قدم نہ جما سکی۔ تمام امور شریعت دائرے میں انجام پاتے

الحمد اللہ حالات حاضرہ کا خیال کرتے ہوئے۔ سب مسلمان ان غیر شرعی رسموں کو ترک کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ جو ہمارے لیئے خوش آئند بات ہے۔ مذکورہ بالا صفات جو

عرب میں تھیں۔ آج ان کی اولاد میں بھی موجود ہیں۔

عربوں کی نشانہ بازی :- بندوق چلانے میں یہہ بڑے ماہر تھے۔ نشانہ پر برابر گولی چلاتے۔ یہاں تک بندوق چلانے میں مہارت اتنی تھی۔ کہیں کی آواز بھی آجاتی اُس آواز پر برابر نشانہ لگاتے۔ جنبیہ چلانے میں میں بھی بڑے ماہر تھے۔ ان کا وار برابر کارگر ہوتا۔ بعض ایک تلوار چلاتے بعض دو تلوار ایک ساتھ چلاکر حملہ آوروں کو پیچھے ڈھکیل دیتے۔ تلوار چلانے میں ان کے پینترے (یعنی پانوں) خاص انداز پر رکھتے۔ ان سب کے علاوہ بدو (جو اکثر پہاڑیوں پر رہتے) کنکریاں مارکر کسی جانور کا شکار کرتے۔ اور دشمن آئے اُس پر پیشانی یا کنپٹی پر کنکریوں سے وار کرکے مار دیتے ایک کنکر دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی پر رکھتے اور اُس کنکر کے اوپر سیدھے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی رکھ کر پھرتی سے کنکر مارتے۔ یہہ کنکر جیسے گوپین میں پتھر رکھ کر مارا جاتا ہے۔ اسی رفتار سے مارا جاتا اور نشانہ جس مقام پر لگاتے وہیں جاکر لگ جاتا۔

ان عربوں کی خاص بات یہہ تھی کے اپنے طرف سے کبھی

حملے کا اقدام نہیں کرتے اور ہمیشہ اپنے دفاع کے لیئے یہی ہتھیار چلانے پر مجبور رہو جاتے۔

آصف جاہ نواب برکت علی خان بہادر پرنس مکرم جاہ کا خطاب بارکس میں

۱۲۔ ۱۳/ مارچ ۱۹۹۲ء کو نواب برکت علی خان بہادر آصف جاہ ثامن پرنس مکرم جاہ کو بارکس میں مدعو کیا گیا تھا۔ بارکس پلے گراونڈ پر انہوں نے بہت ہی اچھے انداز میں یمنی عرب کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا عربوں کی تاریخ سے واقف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تالیوں کی گونج میں انہوں نے کہا عرب نہ ہوتے تو یہہ ٹوپی میرے سر پر نہ ہوتی۔ خدا کے فضل اور آپ کے تعاون سے ہی یہہ مقام حاصل ہے۔ اسس سے ظاہر ہوتا ہے۔ عرب تہذیب اور تمدن کیسے رہا جس کی آصف جاہ خاندان کے بادشاہوں سکندر جاہ آصف جاہ سے لیکر میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانہ تک نہ صرف تعریف کی گئی۔ بلکہ ان کو خطابوں سے نوازا گیا۔

روابط جمہوریہ یمن خلیجی ممالک اور سعودی عرب سے

ہندوستان کے یمنی نژاد کے باشندوں کے روابط بتوسط سفارت خانہ یمنی نیو دہلی اچھے ہیں بہت سے یمنی نژاد نوجوان یمن گئے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے۔ سب وہاں اچھے ہیں۔ اور برسر روزگار ہیں۔ اور ان میں سے اکثر یمنی قومیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ کچھ نوجوان خلیجی ممالک بھی گئے۔ وہاں کی قومیت بھی حاصل کئے ہیں۔ اور اکثر ہندوستانی قومیت پر ہی قائم ہیں۔

سعودی عرب میں بھی بہت سے یمنی نژاد باشندے ہندوستانی قومیت سے ہی برسر روزگار ہیں۔ ابتدا میں ہندوستانی یمنی نژاد جو جمہوریہ یمن گئے۔ ان کو برٹش حکومت کا بڑا تعاون حاصل رہا۔ عدن اور حضرموت برٹش کے ماتحت تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عدن اور حضرموت برٹش کالونی کے زمرہ میں آگئے یمنی نژاد افراد جو ہندوستان خاص کر حیدرآباد میں مقیم ہے۔ ان کو اگر عدن یا حضرموت سفر کرنا ہوتا تو برٹش پروٹکریٹ پاسپورٹ لینا پڑتا تھا۔ برٹش ڈپٹی کمشنر مدراس درخواست روانہ کرنے پر وہاں سے پاسپورٹ فارم دستیاب ہوتے۔

ان کو پُر کرکے دو رشتہ داروں کے نام جو عدن یا حضرموت میں ہوتے دینا پڑتا تھا۔

یہ کاروائی برٹش ہائی کمشنر مدراس ایک ماہ میں تکمیل کرکے بغیر کسی روکاوٹ کے برٹش پروٹیکٹریٹ پاسپورٹ اجراء کرتا۔ عدن یا حضرموت جانے یا واپس ہندوستان آنے کیلئے بغیر ویزہ کے سفر ہوتا چونکہ ہندوستان دولت مشترکہ کا ممبر ہے اس لئے کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

برٹش کے دور میں برٹش ہائی کمشنر اور برٹش حکومت کا یمنی نژاد باشندوں کیلئے بڑا ہی خاطرخواہ تعاون رہا۔ حضرموت عدن نومبر ۱۹۶۷ء میں آزاد ہوا۔ ڈیموقراطیہ الشعبیہ حکومت عوامی بنی یہ حکومت نے بھی یمنی نژاد باشندوں کے لئے سہولتیں دیں۔ اور پاسپورٹ بھی اجراء کئے۔

۲۲ مئی ۱۹۹۰ء میں شمالی اور جنوبی میں اتحاد کے بعد جمہوریہ یمن نام رکھا گیا۔ جمعیت یمنیہ بالھند بارکس حیدرآباد کی جانب سے مبارکبادی کے پیغامات صدر جناب علی عبداللہ صالح نائب صدر علی سالم البیض وزیراعظم حیدر ابوبکر عطاس

کے نام روانہ کئے گئے۔ جمعیت الیمنہ بالھند بارکس سے وفد کی شکل میں صدر جناب محمد بن صلاح القعیطی معتمد جناب عثمان بن سعید باعثمان آفس سکریٹری حامد بن خلیفہ و رکن خالد بن عبدالرحیم بادزیر نے سفیر یمن جناب محمد بن محمد الحبشی سے ملاقات کی اور اتحاد یمن پر مبارکبادی دی۔ ایک یادداشت پیش کی۔ اور ایک یادداشت سفیر شمالی یمنی جناب یوسف الحویطی سے بھی ملاقات کے بعد پیش کی۔

موجودہ سفیر یمن جناب احمد عبدہ راجح اور نائب سفیر جناب عبدالرحمٰن احمد الیشبی اور عبدالرحمن سالم بن بریک وزیر سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر سال جمعیت کا وفد سفارت خانہ کا دورہ کرتا ہے۔ اور یمن کے حالات سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اور یمنی نژاد افراد کے حالات اور مشکلات سے سفیر وغیرہ کو واقف کرواتا ہے۔

یمنی نژاد باشندے جو عرب ممالک گئے ہیں بعض اپنی فیملی کے ساتھ مقیم ہیں۔ اور بہت سے یمنی نژاد افراد کے خاندانی تعلقات ہیں۔ ہر سال دو سال بغرض ملاقات ہندوستان

آیا جایا کرتے ہیں۔ اکثر یمنی نژاد جو ممالک میں مقیم جن کے بچے وہاں مدارس میں پڑھتے ہیں۔ عربی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جس کی وجہہ سے یہاں مقیم یمنی نژاد افراد کے بچے جو حیدرآباد اور اضلاع میں رہتے ہیں۔ عربی زبان سے محبت اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور کچھ عربی زبان سمجھتے اور بولتے اس کی وجہہ قرآن پڑھنے سے واقف ہیں۔ جس کی وجہہ اُنہیں عربی بول چال میں دشواری نہیں ہوتی۔

عرب کے عام معاشی مسائل

:۔ ستمبر ۱۹۴۸ء ریاست حیدرآباد میں پولیس ایکشن ہوا۔ نظام حیدرآباد کی حکومت ختم ہو گئی۔ اور ساری ریاست حیدرآباد انڈین یونین کے تحت ہو گئی۔ حالات بالکل بدل گئے ریاست حیدرآباد کے سولہ اضلاع ہیں۔ (۱) اطراف بلدہ (۲) محبوب نگر (۳) رائچور (۴) گلبرگہ (۵) ورنگل (۶) نظام آباد (۷) ناندیڑ (۸) پربھنی (۹) اورنگ آباد (۱۰) کریم نگر (۱۱) بیڑ (۱۲) عادل آباد (۱۳) بیدر (۱۴) میدک (۱۵) عثمان آباد (۱۶) نلگنڈہ۔ ان میں مختلف اضلاع آندھرا پردیش، مہاراشٹرا

اور کرناٹک میں تقسیم ہو گئے۔ ضلع ناندیڑ۔ پربھنی۔ اورنگ آباد عثمان آباد۔ بیڑ۔ مہاراشٹرا میں ضم ہو گئے۔

ضلع بیدر۔ گلبرگہ اور رائچور۔ کرناٹک میں ضم ہو گئے۔

باقی اضلاع آندھرا پردیش میں ضم ہو گئے۔ یہ تقسیم زبان کی بناء پر کی گئی۔ مہاراشٹرا میں مرہٹی۔ کرناٹک میں کنڑی اور آندھرا پردیش میں تلگو زبان پولیس ایکشن کے بعد بعض عرب جو یہاں ہندوستان میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ حضرموت یمن چلے گئے۔ تقریباً دو پانی کے جہاز فل بھرے ہوئے یمنیوں کو بمبئی سے لے کر عدن چھوڑ دیے۔ ان کے جانے کا بندوبست جناب حبیب احمد العیدروس سابقہ کمانڈنگ آفسر حیدرآباد آرمی نے کیا۔ نظام حیدرآباد نے ان کے اخراجات کا بندوبست کیا۔

ان سولہ اضلاع میں جتنے بھی عرب تھے۔ اکثریت فوج میں ملازم تھے۔ پولیس ایکشن کے بعد فوج ختم کر دی گئی۔ جتنے عرب ملازم تھے۔ اور جن کی سرویس تھی ان کو وظائف دیئے گئے۔ جن کی سرویس کم تھی۔ ان کو کچھ بھی نہیں ملا۔ ان عربوں کی آمدنی کا ذریعہ محدود ہونے لگا۔ تعلیم تجارت، زراعت کی طرف

کم عرب مائل تھے۔ یہی وجہہ تھی پولیس ایکشن کے بعد عرب کافی پریشان ہوئے۔ سابقہ حیدرآباد کے اضلاع کی لسانی بنیاد کی تقسیم کے بعد عرب منتشر ہو گئے۔ کافی عرصہ گذرنے کے بعد نوجوان یمنی نژاد عرب ممالک خلیج ۔یمن اور سعودیہ سفر کئے بغرض معاش بعض کو خاندانوں کی پنچایاں سے روزگار ملا۔ بعض اپنی خود دی کی کوشش سے روزگار حاصل لئے۔

یہہ نوجوان بچے اپنے خاندانوں کی مدد کرنے لگے اس سے چند لوگوں کے معاشی مسائل کچھ حد تک سنبھلے۔ لیکن اب بھی مجموعی اعتبار سے ان لوگوں کے حالات بھی خاطر خواہ نہیں ہیں اکثریت طبقہ ابھی بھی معاشی مسائل سے پریشان ہے۔

اگر یہہ لوگ دینی تعلیم عربی تعلیم عصری تعلیم اور فنی تعلیم کی طرف توجہہ دیں تو کسی حد تک معاشی مسائل پر غالب آسکتے ہیں

ہونہار طالب علموں کے لیئے سرمایہ کی کمی کا سوال بھی ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں اگر سماجی کمٹیاں متحد ہو کر کام کریں۔ تو انشاء اللہ اس کا بھی کوئی حل نکل سکتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ :۔ عربوں نے تبلیغ اسلام کے لیئے بھی بہت

کام کیے ہیں۔ خاص کر سادات جو عراق سے آئے۔ اور حضرموت (جنوبی یمن) سے آئے۔ انہوں نے سندھ۔ گجرات۔ حیدرآباد۔ کیرالہ۔ کلکتہ اور برما۔ سری لنکا کے کئی علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لیئے کام کیا۔

سورت میں محمد بن عبداللہ العیدروس۔ دکن میں سیّد جعفر الصادق بن علی زین العابدین اورنگ آباد، مہاراشٹرا میں السید ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن الشیخ کالی کٹ میں سید مجاھد بن عبدالرحمٰن بن لزاھر مقیم رہے اور بعد میں سری لنکا بھی گئے۔ انہوں نے بعد میں کلکتہ میں بھی قیام فرمایا۔ کلکتہ میں السید عبداللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح آئے۔ بڑے عالم تھے۔ تبلیغ فرمائے۔ برما کے کئی شاگرد آپ کے پاس موجود تھے۔ غیر سادات جو یمنی نژاد سے تھے تبلیغ اسلام کے لیے کام کیے۔

جمہوریہ الیمن میں پیٹرول کا نکلنا

اب چونکہ شمالی یمن اور جنوبی یمن ایک ہوگیا ہے۔ اب موجودہ نام جمہوریہ الیمن بن گیا ہے

وہاں پر پٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہوگیا ہے۔ بموجب اخبار الایام مورخہ ۲۸ رجولائی ۱۹۹۳ء مورخ ۹ رصفر ۱۴۱۴ھ یمن میں کافی پٹرول نکل چکا ہے۔ اور پائپ لائن کا کام بھی مکمل ہوچکا ہے۔ اس کا افتتاح ۲۶ ستمبر اور ۱۴ راکتوبر ۱۹۹۳ء کو سرکاری طور پر کیا گیا۔ انٹرنیشنل بنک بھی یمن کو تعاون کے لیے تیار ہوچکا ہے۔ جب سے یمن ایک ہوگیا ہے۔ یمنی عوام کو زیادہ توقعات ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہندوستان کے یمنی نژاد و تعلیم یافتہ اور فنی تعلیم یافتہ باشندوں کے لیے بھی آئندہ توقعات بڑھ جائیں گے۔

شجرہ اعلحضرت

نظام کا اس لیے واضح کردیا گیا ہے۔ کیونکہ عرب آصفجاہی بادشاہوں کے بہت قریب رہے۔

۱۰ شعبان ۱۲۵۹ھ میں ناصر الدولہ نے چندو لال کو معزول کر دیا انکی جگہ ان کے برادر نسبتی راجہ رام بخشی بہادر صدر المہام ہوئے۔ چندو لال راجہ ٹوڈر مل (اکبر کے نورتن میں سے تھا) کی فیملی سے تھے۔ کشن پرشاد ۱۹۰۱ تا ۱۹۱۲ء ان کے جانے کے بعد سالار جنگ سوم وزیر اعظم بنے۔ ۱۹۱۴ء میں سالار جنگ سوم نے استعفیٰ دے دیا۔

سالار جنگ اول ۱۸۲۹ء تا ۱۸۸۳ء :-

ان کا نام تراب علی خاں تھا۔ اور فیملی ادریس قرنی مدینہ منورہ سے بتائی گئی۔ ان کے جد اعلیٰ پہلے بیجاپور آئے تھے۔ اور علی عادل شاہ کا زمانہ تھا۔ علی عادل شاہی حکومت نے اس خاندان کی بہت عزت کی۔ اور اچھے عہدوں پر مامور کیا۔ سالار جنگ اوّل ۱۸۵۳ء میں ریاست حیدرآباد دکھن کے وزیر اعظم ہوئے۔

ان کے جاگیرات ۔کپل ۔ یلبرگہ ۔کوڑنگل ۔ کولی کنڈہ اجنتہ تھے۔ ان سے پہلے ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم نواب سراج الملک (سالار جنگ اول کے چچا) تھے ۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کے زمانہ میں عرب کے نامور جمعدار عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ اور عمر بن عوض القعیطی المخاطب شمشیر الدولہ دونوں موجود تھے۔

سالار جنگ اول کے جاگیرات کے محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے ۔گجرات ۔ مرہٹواڑہ ۔ اور دنیرتی کی رانی کے پاس جتنے بھی عرب دکن آئے۔

ان کے لانے میں سالار جنگ اول کا بڑا تعاون رہا۔ عرب کے معاملات جو بھی ہوتے۔ وہ ان دونوں جمعداروں کے تعاون سے ہوتے۔

افضل الدولہ آصف جاہ کے ۲۶ر فروری ۱۸۶۹ء کو انتقال ہوا۔ اس وقت محبوب علی خاں آصف جاہ کی عمر چار سال چار ماہ تھی۔ ان کی دیکھ رکھ کے لیئے سالار جنگ اول نے عبداللہ بن علی عولقی جمعدار کو نگرانی کے لیئے مامور کیا تھا۔ سالار جنگ اول کے وفات کے بعد مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر ان کی جگہ منصرم کام انجام دئے۔

سالار جنگ دوم ۱۸۶۱ء تا ۱۸۸۹ء

ان کا نام لائق علی خان تھا۔ 1884ء میں یہ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے۔ انہوں نے بھی جاگیرات پر محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ رکھے۔ عربوں کے کردار اور شجاعت اور ایمانداری سے وہ خوش تھے

سالار جنگ سوم ۱۸۸۹ء تا ۱۹۴۹ء

ان کا نام یوسف علی خان تھا - ۱۹۱۲ء میں یہہ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے - جب کہ کشن پرشاد اپنے عہدے سے ہٹ گئے تھے - ان کے زمانہ میں بھی جاگیرات کے محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے - دیوان دیوڑھی حیدرآباد میں مسجد کے سامنے ایک دو بڑے ھال عرب گارڈ کے رہنے کیلئے دئے گئے تھے - سالار جنگ سوم بھی عرب کی شجاعت ، کردار ، ایمانداری سے بہت متاثر ہوئے تھے - اور عربوں کو بہت پسند کرتے تھے۔

جمعیت نظام محبوب کا قیام

سالار جنگ اول نے آصف جاہ سے تجویز پیش کی تھی ۔ کے عرب کی ایک باقاعدہ بٹالین بنائی جائے - آصف جاہ نے قبول فرمایا - اور افسر الملک کی سرپرستی میں یہ طے پایا کہ ایک ہزار عرب کی بٹالین باقاعدہ بنائی جائے - سالار جنگ دوم نے بھی عرب بٹالین کی تجویز کی اور آصف جاہ نے قبول فرمایا - افسر الملک کی نگرانی میں عرب بٹالین باقاعدہ بنائی گئی - اور فنکال میسرم میں اس کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا -

عوض بن سعید ابی الیسل جو آفریکن کیولری میں لفٹنٹ تھے۔ یہہ بٹالین ان کے سپرد کردی گئی۔ گولکنڈہ بٹالین کی فوجی تربیت دینے کے بعد جب وہ بٹالین بلکل باقاعدہ ہوگی۔ اس کے بعد میرم لائن (جمعیت نظام محبوب) کو باقاعدہ بنا کر فوجی ٹرنیگ دی گئی۔ 1302ھ میں یہ جمعیت بلکل باقاعدہ بنائی گئی۔

اکثر یمنی عرب میں جد اعلی ایک اور قبیلے متفرق ہیں اور بعض کے جد اعلی ایک ہی ہے

بارکس حیدرآباد آندھرا پردیش میں مقیم یمنی اثراد قبائل

العطاس (سید) ٭ النقیب ٭ العمودی ٭ العامری ٭ الکبادی ٭ بن شیخ البوبکر (سید) ٭ الکثیری ٭ البکری ٭ البحر (سید) العیدروس ٭ الکاف (سید) ٭ البار (سید) ٭ الحامد (سید) السقاف (سید) ٭ الجفری (سید) ٭ الماس ٭ بن اسحاق (شیخ) بارشید (برشید) ٭ بن علی جابر ٭ بن بریك ٭ بجدیلہ ٭ بلحباك یا بلیل ٭ بجدیلہ ٭ بو عشی ٭ بفلح ٭ بو قطیم (سید) ٭ بن رضوان (بارضوان) ٭ بر لرواس (باارواس) ٭ بارزیق ٭ ارمادہ

بلقیع ÷ بابرکات ÷ توفیق ÷ تمیمی ÷ باتیس ÷ بن ثابت
باجابر ÷ باجمال ÷ جابری ÷ جعیدی ÷ باجماع ÷ جنیدی (سید)
بن جمیل اللیل (سید) ÷ باجوبیر ÷ باجوع ÷ بن حمید ÷ حمدان
باحطاب ÷ باحذق ÷ باحشوان ÷ باحمید ÷ بن حیدرہ ÷
باحمید الھیج ÷ بن حریز ÷ باحردان ÷ بن جنید ÷ حمومی ÷
باحمیدان ÷ حمامی (باحمام) ÷ بن حاجب ÷ بن خلیفہ ÷ خلاقی
خولانی ÷ خلیدی ÷ بلنجبر (باالنجر) ÷ باخریصہ ÷ خرصان
بادیان ÷ دینی ÷ بادعام ÷ بادحلج ÷ بن دعار ÷ باریم
رمضان (جمیل) ÷ بارجع ÷ رفاعی (سید) ÷ بارلود ÷ بارلھہ
رشیدی ÷ بارزلیقہ ÷ برزق ÷ بارقبہ ÷ زبیدی ÷ زرعلی
زملی ÷ بن زیاد ÷ بن زاکن ÷ باسلوم ÷ باسعید ÷ باسلیمان
باسودان ÷ باسلامہ ÷ باسعین ÷ باسوید ÷ سعدی ÷ باسالم
باششتی ÷ باسلاسل ÷ باسویدان ÷ شاکر ÷ باشراحیل
بن شجبل ÷ بن شملان ÷ شرعبی ÷ باشعیب ÷ باشاذی
بن شعیب (سید) ÷ باجبران ÷ شیبی ÷ شرفی ÷ بن شعیب
(جابری) ÷ باصرہ (سید ÷ صاعری (صغری) ÷ باصلیب
حضرمی ... ÷ ... بان ÷ ابی الیل - ابو قاسم

بن صدیق ؛ باسبیت ؛ صوبان ؛ بن عیمر ؛ بن اضوئی ؛
ظبریبی ؛ بن ذیاب ؛ بن طالب ؛ باطویل ؛ باطاہر
باطویحتہ (عمودی) ؛ باضریس ؛ باعثمان ؛ عسکری ؛ عسیری
عمثان ؛ بن عفیف ؛ باعوم ؛ باعقیل ؛ باعقیل (سید)
بن عقیل (سید) ؛ عوینی ؛ یاعمرن ؛ عقاری ؛ بن عبد العزیز
عکبری ؛ بن عبری ؛ باعیاش ؛ بلعید ؛ عبادی ؛ یاعیٰی
باعرام ؛ بن عبداد ؛ بن الزدع ؛ باعمر ؛ عولقی ؛ بن عثمان
باعبود ؛ باعُمر ؛ عبس (ابیس) ؛ المجری ؛ بن عوض
باعلی ؛ باغبرہ ؛ غناعی ؛ بافضل ؛ بافقرہ ؛ بافنع ؛ بن فضل
بافرج ؛ قندوان ؛ بن قماش ؛ بن قروان ؛ قندوس ؛ باقریہ
بن قتاب ؛ قرموشی ؛ قشمی ؛ باکوبن ؛ باکرشوم ؛ باکلکا ؛
بن کرطوس ؛ باکرع ؛ کرامہ ؛ باکودح ؛ باکلیب ؛ بارکیبی ؛
بلصقع ؛ لرضی ؛ بلوعیل ؛ بالشدق ؛ بالحول ؛ لحمدی
بلشرم ؛ بلجذم ؛ بلفقیہ (باالفقیہ) ؛ لحجی ؛ بلضراف (بالضراف)
لبیدی ؛ بامعود ؛ مشجری ؛ بن مہری ؛ بامعلم ؛ بن منخاش
مرجان ؛ بامطرف ؛ بن ماضی ؛ بن معقر ؛ بن مرلطبان

عمّاری، چساد، بادلیف، باحاجی، خنیقی، حسان بن جمیل، تحمدی، بن سبیع
بن محفوظ ٭ محاوی ٭ بن مرشد ٭ مقیبل (سیّد) ٭ ملاحی
بن مفتاح ٭ بامسق ٭ بامقداد ٭ بن مجیدع (جعیدی) ٭ مُصلّی
بامحروس ٭ بامسدوس ٭ بامعروف ٭ بامنیف ٭ مکارم
بن مفلح ٭ بانعمان ٭ نہدی ٭ بانقیب ٭ بن تھبان ٭ بن نصر
باناقع ٭ بانعیم ٭ باھارون (سیّد) ٭ بن ھلابی ٭ بن عبلتور
بن دھلان (جابری) باھرمز ٭ باوزیر ٭ بن یترب ٭ بن یمانی
بالعیثوت ٭ بایزید ٭ بن یزید ٭ بایمین ٭ یافعی، بن عیفان، عبدالی

حیدرآباد، آندھراپردیش شہر میں مقیم یمنی نژاد قبائل

باھرزہ، بلفقراف، باحنتوش، بایحم، العامری، باکول
رمضان۔ جمیل :۔ بن شملان :۔ بن طاھر :۔ حمیدان
لحمدی :۔ بن قنیف :۔ نھدی :۔ بن مصفر :۔ بن دویل :۔ شیبی
عمودی :۔ بن مرشد :۔ بن محفوظ :۔ بایزید :۔ باحکم :۔ سعیدی
باجراحی :۔ بن سواد :۔ مدیحج (سیّد) :۔ العیدروس (سیّد)
الکاف (سیّد) :۔ بن زین (سیّد) :۔ عولقی :۔ باحمیدح :۔
بطاطیی :۔ مصلّی :۔ بن مریطان :۔ نرمی :۔ بغلح :۔ باسبیت
منتجری :۔ بن جھری :۔ بن مخاشن :۔ باقتیان :۔ باصلیب

باحمید :- باخطیب :- بن سریحی :- کیثری : زبیدی :- بالرواس
بامسدوس :- باجابر :- خولانی :- باشمیل :- باحذق :- کربیی
بن حویل :- یزیدی :- عمشان :- بلخشر :- بن حنة :- باخریصہ
بعتی :- بن حلیس :- سعدی :- بن حمزہ :- یافعی :- بلعیث
باحاتم :- بلعللہ :- بن بریک :- بادعام :- بن شعبان :- بالکلکا
بن سواد :- بن سند :- کرامہ :- بن کلیب :- بن جدنان
باطوق :- باصفاری :- باقرصین :- باقریبہ :- باکعیان
باحویرث :- بن صدیق :- باکرمان :- بن قحزہ :- باسلوم
مسنون :- زرملی :- زملی :- بادقیل :- حمومی :- بلشرم
بن شریشر :- صباعری :- بن منیف :- باجملد :- بن سیف
حمومہ :- القعیطی :- الحسین بن الشیخ ابوبکر (سید) :- مولی الدویلة (سید)
قنسح (قرنح) :- بن رضوان :- حداد :- کوسان :- دیبانی
باغبار :- باحمام :- بارزقان :- باجماح :- بن مطہر
فداعق (سید) :- بالفقیہ (سید) :- بن جمل اللیل (سید) :- الجفری
(سید) :- الحامد (سید) :- البار (سید) :- عبادی :- بن شعیب
(سید) :- جابری :- باسعید :- باکودح :- باضفار :- باجعر
ھرھرہ (یافعی) :- مکتب :- باغزآل :- باشاذی :- باقیع :- ... [illegible]

باحمیشان ۔معیبد ۔عسکری ۔۲۰۔ بانقیب ۔ البوقاسم ۔ باقلاقل
بامعاس :۔ باداعس :۔ بانخیر :۔ باعمر :۔ بن عطیف
دوسری :۔ باعشر :۔ بازراره :۔ بامخرمد :۔ باحارث
بلعیش :۔ باسالم :۔ رفاعی (سید) :۔ بایدیری :۔
بن مسعد :۔ بافلیح :۔ بن داود :۔ بن طیران (بن محفوظ)
بن قعوش (بن محفوظ) :۔ باداود :۔ باھمام :۔ باقرین :۔ باحجاج
باجوبیر :۔ باعباد :۔ باشعیب :۔ بن شہاب :۔ الجیلی ۔بن طلبدار

ضلع محبوبنگر آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

جابری :۔ باجبور :۔ یافعی :۔ الحامد (سید) :۔ باناب
بامخدوم :۔ زبیدی :۔ کلدی :۔ بن یمن :۔ بامسدوس
بن غانم الحکیم (بن بلال) :۔ باطاران :۔ بن فضل
بلحق :۔ العبوثانی :۔ الکثیری :۔ بانواس :۔ بن حویل
بامکبوس :۔ بن محفوظ :۔ حبیب الحبشی (سید) :۔
باشویعر :۔ بن ماضی :۔ باوزیر :۔ بن شیخ علی ھرھرہ
باحشوان :۔ العامری :۔ باحمید :۔ بن یمانی :۔ باحویل
بن عفیف :۔ باجیال :۔ باحسن :۔ بادطیش
بابدر :۔ بن زاکن :۔ باسبیت :۔ باالشرف :۔ بامجمر
عمودی :۔ باعمران :۔ باضاوئی :۔ باجنید ؟

تعلقہ ونپرتی ضلع محبوبنگر آندھرا پردیش مقیم قبائل

لبطاطی :۔ باخمیس :۔ باشعیب :۔ ذیبانی

تعلقہ اتماکو ضلع محبوبنگر آندھرا پردیش

باعثمان :۔ بن غانم الحکیم (بن ہلال)

تعلقہ کشتگی ضلع محبوبنگر آندھرا پردیش :۔

بن صدیق :۔ باعثمان :۔

تعلقہ کلواکرتی ضلع محبوب نگر :۔

باشاذي :۔ بن محفوظ :۔ کیثری :۔
بن حلیس :۔

تعلقہ ناگر کرنول محبوب نگر تعلقہ گدوال

یادزیر :۔ بامنیف :۔ باحسین

لکھم آندھرا پردیش
سہ محمد

ضلع عادل آباد، آندھرا پردیش، کاغذ نگر، آصف آباد اٹنور، لکشمی پیٹ، نرمل، بھینسہ، بودھن، سدنور، چنتور، منچریال، مدھول میں یمنی نژاد قبائل :-

بلصقع الجابری :- بن حمید :- بن قتاب - بلشرف :- بامنیف بن قمصان :- باحیدرہ :- باھیثم - یافعی :- باکرشوم :- بلبود :- باجابر :- بن ماضی :- باحشوان :- بن مجلد بکران :- باسلوم :- جعیدی :- بن عفیف :- بن سیف باسبارہ :- عمودی :- بن بریک :- بلجباک :- تمیمی - باقریبہ :- عولقی :- بن مرسلطان :- ستران :- حداد :- فرارہ بن یمین :- بن محفوظ :- حضرمی :- باسر :- بن ناجیع :- بن مقدش :- بابرک :- بریمول :- بن عبداد :- الکثیری بن عبدالعزیز - البکری :- لہجی :- دوری :- جابری :-

ضلع عثمان آباد مہاراشٹرا میں یمنی نژاد قبائل

باھارون (سید) :- حبیب مقبل (سید) :- بن شیخ ابوبکر (سید) :-

ضلع بیڑ مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بن محفوظ :- باصفت :- العطاس (سید) :- بن جعاد :- بن غانم الحکم

ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بالخم - بن عبد العزیز :- بن طالب :- بن عبید اللہ : باالخیر
بن محفوظ :- بالبشیر :- باالقشر :- بن علوی (شیخ بادزیر)
شیخ باحسین :- شیخ العمودي :- باحنتوش :- عمشان :-
باجندع :- جعیدي :- لحجی :- قتیمی :- جابری :- باداود
بن جیش :- بانعیم :- باصعر :- لحمدي :- القعیطی :- باالضرا
جیب بن حبشہ :- حمدمیر :- باسوید :- بابطین :- حداد
بکران :- عماري :- باضروس :- رمضان بن جمیل :- بن فعوش
بن محفوظ :- بن حیدرہ :- خرصان :- بالثواب :- شبیبي
بن وزیر :- باالضراف

تعلقہ بلوبی ضلع ناندیڑ :- باشاذي :- بر رواس شبیبی :-

ضلع پربھنی مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل

الیافعی :- بن شملان :- باعمر :- باوزیر :- باموسیٰ
جیب الجیلانی :- عولقی :- قرصان :- بن طاھر :- لیحی
باحداد :- لرضی :- باثواب :- عمودی :- ھرھرہ یافعی
بن عبدالعزیز :-

تعلقہ پاتری ضلع پربھنی مہاراشٹرا :-

بن محفوظ :- بن کلیب :- بن حویل :- بن جبذان :- باحنتوش شیخ موسیٰ

تعلقہ پالم ضلع پربھنی مہاراشٹرا :- سید الجیلانی
بن وصلان

تعلقہ جنتور ضلع پربھنی مہاراشٹرا :- باربود :-
باوزیر :-

تعلقہ بسمت ضلع پربھنی مہاراشٹرا :-
عمودی

الیافعی :- تمیمی :- قطن :- حبلبیل :- لحمدی :- بن سرحان

قرصان :- العامري :-

ضلع اورنگ آباد مہاراشٹرا جالنہ معہ تعلقہ جات میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بن حترش (نهدی)
بن ثابت (نهدی)

بن كليب (نهدی) :- بن حلويل (نهدی) :- بن جدنان (نهدی)
بامسدوس (دييني) :- باكرشوم (دييني) :- باقحدوم (دييني)
باموكره (مشجری) :- بن عيفان (نهدی) :- باشميل (دييني)
بوقديم (دييني) :- الكثيری :- الجابری :- المحمدي :- التميمي
بن ماضی :- بامدرک :- باضروس :- باشمول :- بلجمر
باعوبث :- باكروم :- باطوق :- باحكيم :- بلفجور :- باجري
بن عبري :- عامري :- بن صلابي (جعيدی) :- بن مبارک
بن مرضاح :- (جعيدی) :- بن حمد بن علی (جعيدی) :- بن شملان
(جعيدی) :- بن جبيش بن مرضاح (جعيدی) :- الهندي بن
مرضاح (جعيدی) :- بن جميل بن مرضاح (جعيدی) :-
بن كريشان (جعيدی) :- بن حميد (جعيدی) :- بن مسلّم
(جعيدی) :- بن الشيبه (جعيدی) :- بلجذم (جعيدی) :-

الصقره (جعیدی) :- بن علی بن مرضاح (جعیدی) :- بن صلوحه (جعیدی) :- بن خشر (جعیدی) :- بن حیدره :- بن سمیدع صاعری :- بن حمود :- یافعی :- بارشید :- حمومی :- شیخ عمودی :- باقیس :- باسمیح :- بن محنا (نهدی) :- باشیبه :- بن بل لیث :- بن قربان (بن یلیث) :- باوزیر حنتوش :- بامتق :- بادله :- باصمد :- باجعمان القشیمی :- باقرنون :- شیخ باحرد :- بن هرهره یافعی :- باهصهیمی :- باعشن :- سید الحداد :- القطامی :- بن طیب بن اسحاق - بن محفوظ :- سید بن الشیخ ابوبکر (الحامد) :- سید العطاس :- سید العیدروس :- سید البکری (الحامد) بامعروف :- باعمر :- عیسری :- باکودح :- باحشوان :- بادعام :- باشماخ :- باصولان :- بامنقا :- شیخ باقادر بالحرک :- باسعد :- سید الجیلانی :- بارحیم :- سید الشهاب بادریك :- بل کلوبیلخہ :- باجحاو :- باجعیم :- بافضل سید بن جمل اللیل :- باسهل :- باحمیده :-

٭

ضلع نظام آباد آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

بن منیف :- بازھر :- باحریش :- بن عبد العزیز الکثیری
برّرواس :- الجیلانی (سیّد) :- مشجری :- بن جنید
شمائی :- ابوالشافي :- بررضوان :- باحویرث :- جعیدی
حمدان :- غانم بن یمین :- باضي (باعضي) :- باحویل :- بانعیم
یافعي :- بن سمیدع :- باداؤنی :- باحطاب :- عمودی :- جابری
الکاف (سیّد) :- باشفرہ :- بازارہ :- حضرمي :- باحذق
بلصقع جعیدی :- نھدی :- بالحس :- باعمر :- متھرس
محمدي :- بامھدی :- بالشدق :-

تعلقہ بودھن ضلع نظام آباد :- بابکیر

بازارہ :- الجیلانی

تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد

یافعي :- بکران
یھجی :- حضرمي :-

تعلقہ بانسواڑہ ضلع نظام آباد :- جابری :- یافعی

بن منیف :- یھجی

تعلقہ پدگی :۔ رفاعی

ضلع کریم نگر آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

جابری :۔ یافعي :۔ عمودی :۔ نهدي :۔ خمبشي :۔ بلجبالے
باجمال :۔ عبادی :۔ بررواس :۔ الکثیری :۔ باربود :۔ شمتوط
حسان :۔ جعیدی :۔ باوزیر :۔ صعری :۔ باصلیب :۔

ضلع رائچور کرناٹک میں مقیم یمنی نژاد قبائل

بن محفوظ :۔ الجیلاني :۔ خلاقي :۔ بن خلیفه :۔ بالحول :۔ باشمیل
باموکره :۔ حیقی :۔ الکثیری :۔ بن حمید :۔ یاعثمان :۔
باتیس :۔ مجلّد :۔ بن یماني :۔

تعلقہ گنگاوتی ضلع رائچور کرناٹک :۔ باجویرث

بایزید :۔

تعلقہ چھاونی ضلع رائچور کرناٹک :۔

بن محفوظ :۔

تعلقہ سندنور ضلع رائچور کرناٹک :۔

بن یماني :۔

تماٹور : بن صمیط (سید) ۔ بن الشیخ ابوبکر بن سالم (سید)

تعلقہ دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک :-

باخطیب العمودی

تعلقہ کشٹگی ضلع رائچور کرناٹک :-

باعثمان :-

ضلع گلبرگہ کرناٹک میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

یافعی :- باالفقیہہ (سید)

تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ :-

عولقی :- الھاجری :-

بن حثرش :- باناقع :-

بن نعمہ :- باقریبہ :-

موضع گرمٹکال تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ

الحامد (سید) :- کھدی :- بن سیف :- مرفاشی :- صعری

باشراحیل :- العطاس (سید) :- بایمین :- باوزیر :-

ضلع میدک آندھرا پردیش :-

کثیری :- بن زیاد

بابطیل :- بارطبہ

کھدی - الکثیری - الحبشی (سید)

باحویله :- باحویل :-

ضلع ورنگل ہنمکنڈہ، آندھرا پردیش :-

بوعشی، بارعام، عمودی :-

بن سلمان - الکثیری :- بن سمیدع :- بن خلیفہ :- جیب احمد السبیتی

باہیر ہیر

ضلع نلگنڈہ آندھرا پریش :- بن ذیلع :- بن مجیدع - باافضل

(الکثیری) - العصیر(ن) - بن فحیل - باسیف - الحدار - الحدور(ن) - باقریبه - جابر(ی)

جمہوریہ الیمن :- شمالی یمن اور جنوبی دولوں کا ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء وحدہ کو ہوگیا :- اب یہہ دولوں ممالک ضم ہوجانے کے بعد اس کا نام جمہوریہ الیمن رکھا گیا ہے ۔ اس ملک کے صدر ہزیکسیلنی علی عبداللہ صالح ہیں ۔ اور نائب صدر ہزیکسیلنی علی سالم البیض ہیں اور وزیر اعظم ہز ہانس حیدر ابوبکر العطاس ہیں باقی کے وزراء شمال اور جنوب ملا کر بنائے گئے ہیں ۔

میں اس تاریخ میں مختصراً اِن علاقوں کی تاریخ اور کچھ جغرافیہ بیان کرنے کی کوشش کیا ہوں تاکہ پڑھنے والوں کو یمن کے بھی حالات معلوم ہوسکے ۔ آخر میں اِن علاقوں کے نقشے بھی دکھا گئے ہیں ۔ ان نقشوں کو دیکھنے سے مزید معلوم ہوسکتے ہیں

جمہوریہ الیمن کی آبادی:۔ اس کی آبادی 10,864,448 ہے۔ خلیج کی جنگ (عراق اور اتحادیوں کے درمیان ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء کو ہوئی۔ اتحادیوں میں بڑے ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ممالک تھے) کے بعد بہت سے یمنی سعودی عربیہ اور خلیج سے واپس آ گئے ہیں شاید اب اس آبادی میں کچھ اضافہ ہوا ہوگا۔ واپسی کی وجہ جمہوریہ الیمن نے عراق کی تائید کی تھی۔

جمہوریہ الیمن کا رقبہ:۔ شمالی یمن 200,000 + جنوبی یمن 3,360,870

جملہ رقبہ 3,560,870 مربع کیلومیٹر ہے

ایرلاین:۔ اس وقت گورنمنٹ کے تحت دو ایرلاین چل رہے ہیں (۱) یمن یرویز (۲) الیمدا یمن یرویز پہلے شمالی یمن کی ایرلاین تھی۔ اور الیمدا جنوبی یمن کی ایرلاین تھی۔

پیٹرول کی پیداور:۔ اس کا ذکر ابتداء میں کیا جا چکا ہے۔ عرب یمن کے معاشی حالات ٹھیک ہو رہے ہیں۔ کافی تعداد میں پیٹرول نکل رہا ہے۔

❁

جمہوریہ الیمن میں مذہب اور زبان:۔ مذہب اسلام ہے۔

زبان عربی ہے۔

کرنسی:۔ فی الوقت شمالی یمنی ریال اور جنوبی دینار (شلنگ) دونوں ایک ساتھ رائج ہیں۔ شاید بعد میں ایک کرنسی ہو جائے۔

شمالی یمن:۔ جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 200,000 مربع کیلومیٹر ہے اس کے شمال اور مشرق میں سعودی عربیہ ہے اس کے مغرب میں بحرہ احمر ہے۔ جنوب کا حصہ بحرہ عرب تک جاکر ملتا ہے۔ °20 (بیس ڈگری) عرض البلد سے جنوب کی طرف بحرہ عرب تک اس کی وسعت ہے۔ بحرہ احمر سے مشرق کی طرف ریگستان ربع الخالی تک ہے۔ طبعی اعتبار سے شمالی یمن کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) نشیبی زمین جو بحرہ احمر سے لگی ہے مغرب کی طرف

(۲) سلسلہ کوہ اور درمیانی پہاڑیوں کی بلندی

(۳) درمیانی پہاڑ کے فاصلے

(۴) نیم ریگستانی سطح مرتفع

شمالی تاریخی پس منظر

(۱) [illegible] یمن میں سباء کی [illegible] تھی۔

(10th to 2 century B.C) اُس زمانہ میں یمن کا صدر مقام ماریب تھا۔ دوسری صدی بی۔سی (2 century B.C) سے چھٹی صدی (2 century B.C. to 6 century A.D) یمن پر حمیرہ کی حکومت رہی۔ حمیرہ کی حکومت 525 A.D. میں ختم ہوگئی۔ حبشہ (Ethiopean) کرسچن یمن پر حکومت کئے۔ یہ 575 A.D. تک حکومت کئے اس کے بعد ایرانیوں (ساسانی شہنشاہ) نے حکومت کی۔ قرون وسطیٰ گیارہ سے بارہ صدی میں یمن کی تاریخ میں کچھ الجھن ہے۔ اس دوران میں مقامی امام مقابلے پر آگئے۔ فاطمین مصر نے اسماعیل پہاڑیوں پر رہنے والوں کو گیارہویں صدی میں مدد کئے۔ صلاح الدین نے 1173 میں یمن کو اپنی ریاست میں ضم کرلیا۔

خاندان RASULID نے ۱۲۳۰ سے پندرہویں صدی

(1230 to 15th century) یمن پر حکومت کیے اور ان کے زمانے میں یمن کا صدر مقام زابد تھا۔ ۱۵۱۶ میں مصر کے مملوک نے یمن کو مصر سے جوڑ لیا۔ تھوڑے دن بعد ترکیوں نے مصر کے مملوک پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح سے یمن پر ترکیوں کا قبضہ رہا۔

زیدی امام قاسم دی گریٹ 1620 - 1597 سے یمن کے اندرونی حصوں پر اپنا مقام بنا لیا۔ ترکی یمن کے ساحلی علاقوں پر قابض رہے انیسویں صدی (19th century) وھاب نے یمن پر قبضہ کر لیا۔ 1818 میں ابراہیم باشاہ ولد محمد علی والی مصر نے وھاب کو ہٹا دیا۔

1840 تک مصری فوج یمن پر قابض رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد امام یحییٰ کا ظہور بحیثیت حکمران ہوا۔ امام یحییٰ کی حکومت یمنی قوم کو پسند نہیں آئی۔ جنوری 1948 میں انقلاب ناکام ہو گیا۔ ۱۷ فروری 1948 دوبارہ انقلاب آیا اور امام یحییٰ کی موت واقع ہوئی امام یحییٰ کا بیٹا امام احمد تخت نشین ہوا۔ یہ چند قبائل کو ملا کر حکومت چلانے میں کامیاب ہوا۔ اس کی حکومت کو ۲۲ اپریل 1948 میں انگریزوں نے تسلیم کر لیا۔

امام احمد نے اپنے بیٹے البدر کو نائب وزیر اعظم وزیر داخلہ فوج کا کمانڈر اور وزیر دفاع بنایا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو امام احمد کا انتقال ہوگیا۔ امام محمد البدر حکمران بن گیا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۲ء کو پھر انقلاب آیا۔ امام البدر فرار ہوگیا۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء سے قومی حکومت بن گئی۔ البدر شمالی علاقہ میں جاکر چند قبائل سے دوبارہ مدد حاصل کرکے حکومت حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہوگیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو U.N.O میں یمن کی عوامی حکومت کو سیٹ مل گئی۔

پہلے قومی حکومت کے صدر عبداللہ سلال کو منتخب کیا گیا عبداللہ سلال کی حکومت عرصہ تک چلی۔ اس زمانہ میں مصر میں جمال عبدالناصر صدر تھے۔ عبداللہ سلال کو جمال الناصر سے کافی فوجی مدد ملی۔ مصری فوج شمالی یمن میں عرصہ تک مقیم رہی۔ شمالی یمن اور سعودی عربیہ دونوں میں عرصہ تک جنگ ہوتی رہی۔ عبداللہ سلال کا مطالبہ تھا کہ نجران، جنیزان عبسیر دہیہ علاقے سعودیہ کے جنوب میں واقع ہیں اور سعودیہ کے تحت ہیں، یہ علاقہ شمالی یمن کی ملکیت ہیں یمن کے حوالے

کر دیا جائے۔ آخر کار ملک فیصل بن عبد العزیز السعودیہ اور مصر کے جمال عبد الناصر کے درمیان معاہدہ ہوا۔

اس کے بعد مصری فوج یمن سے واپس چلی گئی۔ شمالی یمن میں اندرونی انقلاب آیا۔ عبد اللہ سلال عراق منتقل ہو گئے، العریانی کو بحیثیت صدر منتخب کیا گیا۔ دوبارہ اور ایک انقلاب آیا۔ العریانی کو ہٹا دیا گیا۔ العینی کو صدر جمہوریہ الیمن منتخب کیا گیا۔ اسکے بعد علی عبد اللہ صالح کو صدر منتخب کیا گیا یہ ابھی موجود ہیں۔

سید ناحاتم کی درگاہ:۔ صنعاء سے حدیدہ کے درمیان پہاڑوں کی گھاٹیاں ہیں۔

ایک پہاڑ پر سید ناحاتم کی درگاہ ہے۔ اور بڑے خوبصورت مقام پر ہے فرقہ بواہیر یہاں پر بڑے عقیدے سے زیارت کے لیئے آتے ہیں۔ کافی تعداد میں بواہیر بغرض زیارت آتے ہیں۔

صنعاء میں ان بواہیر کے اپنے رباط ہیں۔ جہاں پر یہ بواہیر آکر مقام کرتے ہیں۔

شمالی یمن کی آبادی:۔ شمالی یمن کی آبادی 173، 274، 9 ہے۔ زبان عربی اور مذہب

اسلام ہے ۔ شمالی یمن میں صنعاء کے اطراف و اکناف کافی زیدی باشندے آباد ہیں ۔ اور حکومت میں ان کے زیادہ اثرات ہیں ۔

شمالی صدر :۔ ۱۷ر جولائی ۱۹۷۸ء سے اب تک ھز ایکسیلنی علی عبداللہ صلح صدر مملکت ہیں ۔

شمالی یمن عام پیداوار :۔ گیہوں ۔ مکئی ۔ باجرہ تل ۔ ترکاری ۔ بارلی ۔ کھجور تمباکو ۔ کپاس ۔ کافی ۔ انگور ۔ جانوروں کا چارا

مویشی :۔ اونٹ، گائے، بیل، مینڈھے، بکرے، اور پولٹری فارم بھی ہیں ۔ مچھلی بھی کافی ہے ۔ جو سمندر سے پکڑی جاتی ہے ۔ انڈے، چمڑے، دودھ کی بھی کافی پیداوار ہے

صنعتی پیداوار :۔ صنعتی پیداوار بھی کافی ہے ۔ کئی انڈسٹریز بھی کام کر رہی ہے

یمن کا صدر مقام :۔ صدر مقام صنعاء ہے ۔ یہ سمندر سے اونچائی پر ہے ۔ آکسیجن کی کمی رہتی ہے ۔ وہاں زیادہ رہتی ہے ۔ بارش بھی ہوتی ہے ۔ صنعاء میں ایرپورٹ

ہے صنعاء میں سابقہ امام کا پرانا قلعہ ہے۔

یمن کی سمندری بندرگاہ

یمن کی بڑا سمندری بندرگاہ حدیدہ ہے۔ یہہ بحیرہ احمر پہ ہے۔ یہاں پر گرمی بڑی شدید ہوتی ہے۔

یمن کے مشہور مقامات :-

تعز :- اِب - صعدہ :- بیضاء :- مارب :- جوف

تعز یمن کے جنوب میں ہے ۔ اِس شہر کے اطراف پہاڑ ہیں ۔ دِن میں گرمی زیادہ رہتی ہے ۔ راتوں میں ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے ۔ یہاں پر بارش بھی ہوتی ہے ۔ یہہ شہر جنوب یمن کے قریب ہے ۔

سڑکیں :-

صنعاء سے حدیدہ سڑک ہے ۔ حدیدہ سے تعز سڑک ہے ۔ تعز سے صنعاء سڑک ہے ۔ اچھے وسیع سڑکیں ہیں ۔ صنعاء سے حدیدہ جاتے وقت کافی دور تک گھاٹیاں ہیں ۔ روڈ پہاڑوں پر سے گذرتی ہے ۔ حدیدہ کے قریب سڑکیں صاف ہیں ۔ صنعاء سے تعز کے لیئے بھی سڑک گھاٹیوں سے گذرتی ہے

تعلیم :-

عام تعلیم کے علاوہ زرعی اور فنی اِسکول بھی

کھل چکے ہیں۔ تقریباً ہر علاقہ میں اسکول کھل چکے ہیں۔

صوبے جات (محافظات):- دس صوبے (دس محافظے) بنائے گئے ہیں۔

(۱) صنعا (۲) زمار (۳) اب (۴) تعز (۵) الحدیدہ (۶) المحویت (۷) حجۃ (۸) صعدہ (۹) مارب (۱۰) البیضاء

شمالی یمن کی وادیاں:- شمالی یمن میں بڑے خوبصورت وادیاں ہیں۔ ان میں وادی بنا اور وادی نادرہ بہت خوبصورت ہیں۔ وادی نادرہ میں ہمیشہ پانی بہتا رہتا ہے۔ اور وادی کے دونوں طرف نیچے سے اوپر تک بڑے اچھے خوبصورت بنگلے دو درجے تین درجہ تک بنے ہوئے ہیں۔ اس وادی میں میوہ جات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس وادی نادرہ میں جانے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ ہم ہندوستان کے کشمیر میں آگئے ہیں۔ شمالی یمن میں اخروٹ کے درخت بہت ہیں۔ شمالی یمن کے بادام بہت لذیز ہوتے ہیں۔

امریکہ اور انگلینڈ:- بہت سے شمالی یمنی باشندے امریکہ اور انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ اور اکثر

چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ اور یہہ لوگ بہت ہی شریف واقع ہوئے ہیں سال، دو سال، یا تین سال بعد وہ اپنے وطن واپس آتے ہیں۔ پھر چلے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کئی سالوں پہلے چند شمالی یمنی آکر آباد ہو گئے۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی کافی یمنی جاکر آباد ہو گئے ہیں۔ سعودیہ میں بھی کافی یمنی تھے۔

عمارتیں اور تاریخی اشیاء:- صنعاء میں خوبصورت عمارتیں ہیں۔ مدارس اور دواخانے ہیں یمن کے بنک کے علاوہ کافی بیرونی بنک بھی کام کر رہے ہے۔ پرانی عمارتیں تاریخی بہت ہیں۔ صنعاء میں ایک پرانا قلعہ ہے۔ جس کو سابقہ حکمران امام استعمال کرتے تھے۔ اور یہاں پر پرانے تاریخی چیزیں مثلاً بندوق۔ تلوار۔ خنجر۔ جنبیہ اور کئی چیز دستیاب ہوتے ہیں۔ یہاں پر اکثر سیاح ضرور آتے ہیں۔ یمن کے کنکر مشہور ہیں۔ ان میں عقیق عام طور پر دستیاب ہوتا ہے۔

کرنسی:- شمالی یمن میں یمنی ریال رائج تھے۔ ابھی بھی رائج ہے۔

نقشہ شمالی یمن

سڑکیں

السفوح الشرقیۃ

جیزان

صعدۃ

مارب

صنعاء

کمران

الحدیدہ

المضاب

المرتفعات

ذمار

الوسطی

البیضاء

یریم

تعز

اب

المخا

البحر الاحمر

ضالع

لحج

عدن

خلیج عدن
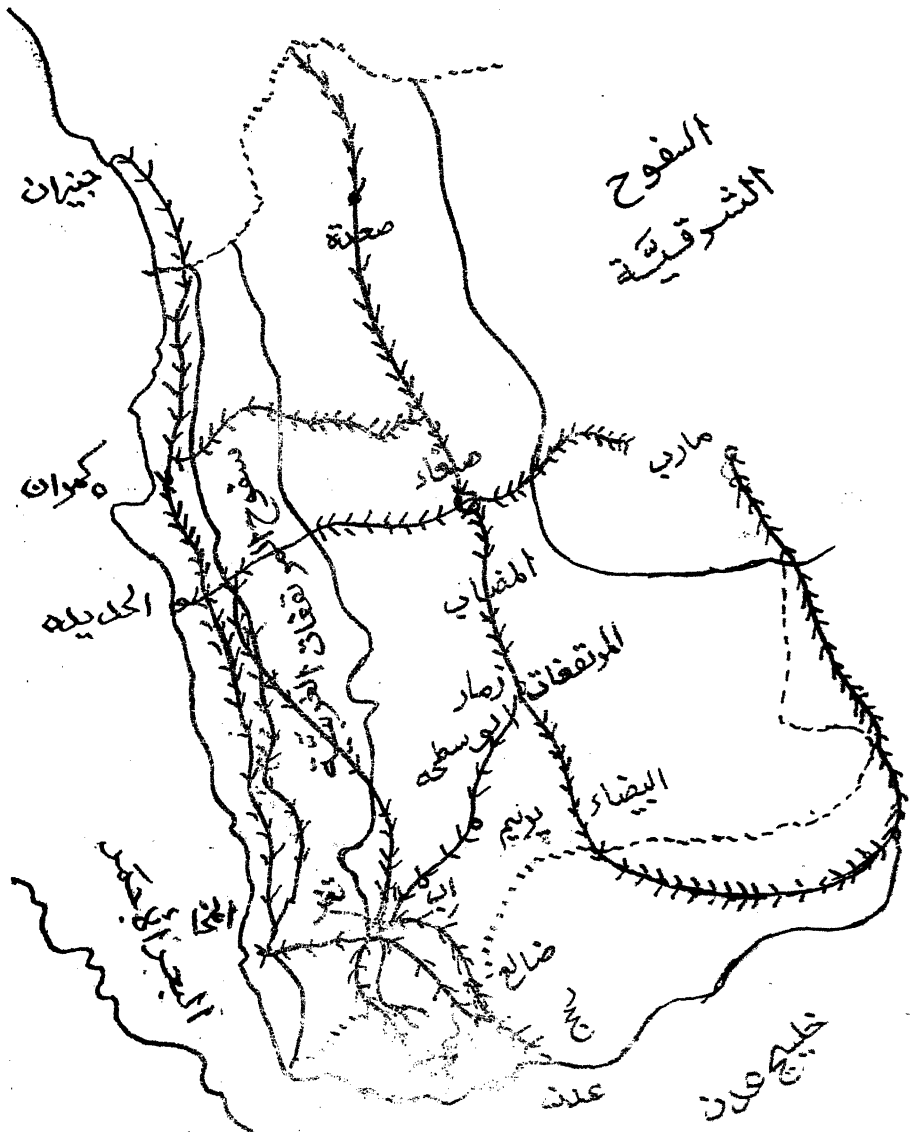
جنوبی یمن: طبعی اعتبار سے مغرب میں باب المندب اور بحرہ احمر ہے ۔ جنوب میں بحرہ عرب ہے مشرق میں ظفار (عمان کا علاقہ ہے) شمال میں الربع الخالی اور سعودی عربیہ ہے شمال مغرب میں شمالی یمن کا علاقہ ہے

تاریخی پس منظر: قدیم تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ جنوبی یمن کے باشندے سام بن نوح کے اولاد میں سے ہیں ۔ (بموجب تاریخ الحضرمی ۔ مصنف سعید بن عوض باوزیر) یہہ علاقہ قوم عاد سے جانا گیا ہے ۔

ھود علیہ السلام بھی یہاں ہی پیدا ہوئے ۔ اور ان کی قبر بھی حضرموت میں ہی ہے ۔ عاد بن اُدس بن ارم بن سام بن نوح عاد کے دو لڑکے تھے ۔ (بیضاوی نے لکھا ہے) ایک کا نام تھا ۔ شدید دوسرے کا نام تھا شدّاد یہہ دونوں ملکر شہنشاہیت کرتے تھے ۔ شدید مرگیا ۔ شدآد اکیلا حکمران ہوگیا ۔

ھود علیہ السلام نے دعوت حق دہی اور فرمایا جو بھی ایمان لائیگا جنتّی ہوگا ۔ شدآد نے کہا کیوں دینا میں میں خود جنت نہ بنالوں ۔ شدآد نے سونا چاندی ہیرے جواہرات مشک و

عنبر کثیر تعداد میں جمع کیا اور وادی القریٰ میں ایک دلکش باغ تعمیر کروایا۔ اپنی بنائی ہوئی جنت نہیں دیکھنے سے پہلے بحکم اللہ تعالیٰ ملک الموت نے شداد کی روح قبض کر لی۔ قوم عاد نے هود علیہ السلام کی حق کی دعوت کو قبول نہیں کی۔ ان کی دعوت حق کا مذاق اڑایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ هود علیہ السلام کی دعاء سے ایسی آندھی آئی جیسے بہتے ہوئے۔ آگ تھی۔ انسان اور حیوان تک ریت کی اڑتی ہوئی چنگاریوں کے نیچے دب گئے۔ عاد کی قوم کی کوہی نشانی باقی نہ رہی۔ اِن کی تعمیر اِن کا تمدن سبز وادیاں صحرا میں تبدیل ہو گیں۔

شعیب علیہ السلام کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اِن کی قبر وادی بن علی کے کافی دور شمال میں جہاں کوہی آبادی نہیں ہے۔ دن کی قبر واقع ہے (اللہ بہتر جانتا ہے)

قدیم تاریخوں میں حضرموت کی قوم کو قوم عاد اور قوم ثمود سے جانا گیا ہے۔ شمالی یمن میں سبا اور حمیر حکومت کا دور شروع ہوا۔ یہہ دونوں حکومتوں میں جنوبی یمن کے تقریباً تمام سلطنات ان کی حکومت کے تحت رہے۔ اور حضرموت میں بھی ان کے

اثرات رہے۔ اس کے بعد مُعینین کی حکومت چلی یہہ مارب
سے حضرموت کی طرف رُخ کیئے۔ یہہ تجارت میں بڑی مہارت
رکھتے تھے۔ یہہ لُبان کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ظفار (یہہ
آج عمان حکومت میں ہے) میں زراعت کیا کرتے تھے۔ اپنے
تجارتی قافلوں کی حفاظت کے لیئے چوکیاں ہر راستے پر بنوائے
تھے۔ ان چوکیوں میں نگران کار مقرر تھے۔ جو قافلوں کی نگرانی کرتے
تھے۔ خیال ہے کہ اِن کے آثار جوف میں موجود ہیں۔ مُعینین کا اہم
شہر براقش بتایا گیا ہے۔ تیسری میلاد صدی میں حمیرہ اور سباء
میں جنگ ہوئی۔ حمیرہ غالب رہے۔ انہوں نے ظفار کو اپنا صدر
مقام بنایا۔ وادی بیحان پر قتبانین کی حکومت تھی۔

وادی عرمہ اور شبوۃ پر حضرمین کی حکومت تھی۔ قدیم زمانہ
میں شبوۃ ہی صدر مقام تھا۔ یہاں بخور (جس کا دھواں خوشبودار
ہوتا ہے) منڈی تھی۔ شبوۃ سے بخور شمال میں زمار صنعاء اور
صعدہ ہوتے ہوئے مصر اور یونان بھیجا جاتا تھا۔ بخور لا آفریقہ
اور ہندوستان کے ساحل بھیجا اور فروخت کیا جاتا تھا۔ اس لیئے
بعض اوقات حضرموت کو بلاد اللُبان کہا گیا ہے۔

چوتھی میلاد صدی میں شمر یُہرعش کا وجود ہوا۔ اس کو ملک کا خطاب دیا گیا۔ یہ دولۃ حمیرہ کا ہیرو مانا گیا ہے اس نے سب منطقوں کو ملا کر ایک حکومت کر دیا تھا۔ لوگ اس کے نام سے گھبراتے تھے۔

حضرموت کا اصل نام حاضرمیت بتایا گیا ہے۔ جو بعد میں حضرموت کی بولی میں عام ہو گیا۔ حضرموت میں اولیاء اکرم بھی پیدا ہوئے۔ جیسے سید الحداد اور شیخ سعید بن عیسیٰ۔ ان کے علاوہ اور بھی اولیاء کرام گذرے ہیں۔ بقول مصنف سعید بن عوض باوزیر جنوبی یمن کے باشندے عدنان اور قحطان کی قوم سے بتائے گئے ہیں

جنوبی یمن میں سلاطین کا ظہور: پہلی جنگ عظیم کے کچھ قبل

یا بعد جنوبی یمن میں سلاطین اور شیوخ کا ظہور ہوا۔ بعد میں ان سلاطین کو برٹش حکومت سے مدد ملنے لگی۔ ۱۹ / جنوری ۱۹۳۸ء میں سلاطین اور برٹش حکومت میں کچھ معاہدے ہوے۔ اس طرح برٹش حکومت سلاطین کی محافظ بن گئی۔ یہ سلسلہ کئی سالوں تک چلتا رہا۔ عدن کا پورا علاقہ برٹش کالونی بن گیا۔

عدن بین الاقوامی تجارتی منڈی بن گیا۔ اور نامور بندرگاہ میں شمار ہونے لگا۔ حضرموت میں خاندان الکثیری اور خاندان القعیطی حکمران بن گئے۔ ان کے آپسی اختلافات بھی کافی دن تک چلتے رہے۔ 1964ء کے بعد برٹش حکومت نے جنوبی یمن کے سب سلاطین کو ملاکر اتحاد جنوب العرب Federation of South Arabia بنایا۔ عدن میں ایک ہی بلڈنگ میں تین ٹریشیر Treasuries بنائے۔ ایک اسٹیٹ عدن کے لیے دوسری اتحاد جنوب العرب کے لیے تیسری ہائی کمشن کے لیے۔

جنوبی یمن کی شہریت برٹش کے دور میں جنوبی یمن کی شہریت کے لیے ایک بورڈ بنایا گیا۔ اُن کی تصدیق کے بعد وہاں کے وطنیوں کو جنوبی یمن کے سرٹفکیٹ اجراء کئے جانے لگے۔ شمالی یمنی جو وہاں آباد تھے۔ اُن کو بطاقے (شناختی کارڈ) اجراء کیے جانے لگے۔ قوم آزادی کی طرف مائل تھی اس لیے یہ سلسلہ زیادہ کامیاب نہ ہوسکا۔ سلاطین القعیطیہ کو نظام آصف جاہ حیدرآباد دکھن ہندوستان سے کافی مدد ملی۔ القعیطی خاندان اور الکثیری خاندان کا ذکر

ابتداء میں کیا جا چکا ہے۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں جنوب یمن میں برٹش کے خلاف قوم نے آواز اٹھائی اور آزادی طلب کی۔ پہلی قوم کی آواز جبال ردفان سے شروع ہوئی۔ یہ سلسلہ چار سال تک چلتا رہا۔

انقلابی پارٹیاں۔ صدور کی تبدیلیاں :-

۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء آزادی کے بعد دو مقامی پارٹیاں جبہۃ القومیہ اور جبہۃ التحریر (دونوں آزادی کے لیے برٹش حکومت سے لڑے) دونوں میں کافی خانہ جنگیاں ہوئیں۔ سب میں بڑی خانہ جنگی شیخ عثمان اور منصورہ (یہ علاقہ عدن سے تقریباً چار کیلو میٹر پر ہیں) میں ہوئی۔ اس میں دونوں پارٹیوں کے کافی ممبر ہلاک ہو گئے۔ اور درمیان میں عوام بھی۔ اس خانہ جنگی میں جبہۃ القومیہ کا پلڑا بھاری رہا اور جبہۃ التحریر کمزور پڑ گئی۔ سب سے پہلے قحطان الشعبی جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کا دور زیادہ سے زیادہ دو سال رہا ان کے بعد سالمین ربیعہ جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے۔ انکے زمانہ میں پارٹی سوشلزم کی طرف راغب ہوئی۔

بینک۔ عوام کے مکانات ہر ایک اثاثہ حکومت نے قومیا لیا۔
عوام کا سفر ممنوع قرار دیا گیا۔ خصوصاً نوجوان طبقہ کے لیے۔
مجبوراً کسی کو سفر کرنا ہوتا تو پہلے مقر (مقامی پارٹی کا آفس) سے
اجازت لینا پڑتا۔ پھر وزارت خارجیہ سے اجازت لینا پڑتا۔
اس کے بعد پاسپورٹ آفس میں شخصی ضمانت داخل کر کے
اجازت لینا پڑتا۔

سالمین ربیعہ کی حکومت تقریباً چھ سال چلی۔ پھر اندرونی
انقلاب آیا۔ سالمین ربیعہ کو ہلاک کر دیا گیا۔ سالمین ربیعہ
کے بعد علی ناصر محمد صدر منتخب ہوئے۔ سالمین ربیعہ کے
ہی دور میں جنوبی یمن کا نام جمهورية اليمنية الدالمقراطية الشعبية
رکھا گیا۔ علی ناصر محمد کی حکومت ۱۳ جنوری 1986ء تک رہی۔

۱۳ جنوری 1986ء بروز پیر جنوبی یمن میں بڑا انقلاب آیا۔ بہت
سوشلسٹ پارٹی کے انقلابی لیڈرس قتل کر دیئے گئے۔ پارٹی
کے اہم انقلابی لیڈر اور بانی آزادی عبد الفتاح اسماعیل کو
بھی ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے بہت سے انقلابی ساتھی۔
علی احمد ناصر عنتر۔ صالح ابو قاسم۔ علی سالم حادی۔ قاسم الزموی

محمود عبداللہ عشیش سعید سالم القیمہ۔ محمد ثابت صوفین ڈاکٹر طاہر عبد حسین۔ ڈاکٹر مطلوک عبدالرحمٰن علی سعد مثنیٰ ڈاکٹر حمید احمد سعید۔ ڈاکٹر اے ملک محمد علی۔ احمد محمد حاجب ڈاکٹر محمد سالم علی۔ میڈم حسنہ سعید بھی اس انقلاب میں ہلاک کر دیئے گئے۔ انقلاب کے لانے میں علی ناصر محمد کا زیادہ ہاتھ رہا۔ اس انقلاب کے بعد علی ناصر محمد نے بھی شمالی یمن کو منتقل ہو گئے۔ ان کے بعد یمن شوشلسٹ پارٹی کے دوسرے ممبر جناب علی سالم البیض کو جمہوریہ الیمن الدالمقراطیہ الشعبیہ کا صدر منتخب کیا گیا۔

یہ ۲۲ رمئی ۱۹۹۰ء تک بحیثیت صدر رہے۔ اسی تاریخ میں شمالی یمن اور جنوبی یمن کا وحدہ ہو گیا۔ دونوں ملکوں کو ملاکر اس کا نیا نام جمہوریہ الیمن رکھا گیا۔ اس وحدہ کے بعد علی سالم البیض نائب صدر ہوئے۔ اور علی عبداللہ صالح صدر ہوئے۔ وحدہ اور قوم کے مفاد میں علی سالم البیض اپنی صدارتی عہدے کی قربانی دی۔ اس وحدہ سے عرب حکومتیں اور بین الاقوامی حکومتیں بہت خوش ہوئے۔

جنوبی یمن کی آزادی: جنوبی یمن برٹش حکومت کے زیرنگرانی تھا۔ عدن برٹش کالونی میں شمار کیا جاتا تھا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو آزاد ہوگیا۔ اور قومی حکومت وجود میں آئی۔

جنوبی یمن کی آبادی: جنوبی یمن کی آبادی 1973 میں 5,90,275 تھی۔ ان میں 7,87,017 مرد اور 803258 عورتیں تھیں۔ اب خلیج کی جنگ کے بعد جنوبی یمن اور شمالی یمن میں جو یمنی سعودی عربیہ میں مقیم تھے تجارت کرتے تھے۔ بہت سے واپس اپنے وطن آگئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اب یمن کی آبادی میں اضافہ ہوا ہو۔

صدر: جنوبی یمن میں ھزایکسیلنی علی سالم البیض صدر تھے۔ اب جب سے شمال اور جنوب کا ۲۲ رمئی ۱۹۹۰ء میں وحدہ ہوگیا۔ جناب علی سالم البیض بحیثیت نائب صدر جمہوریہ الیمن ہیں۔

جنوبی یمن کی عام پیداوار: گیہوں۔ باجرہ۔ تِل جوار۔ کپاس۔ کھجور

لوبا - مچھلی کی پیداوار زیادہ ہے - اور استعمال بھی بہت کرتے ہیں - عود اور کھجور کی پیداوار بھی زیادہ ہے -

حضرموت کا شہد :- حضرموت میں شہد کی مکھیوں کو پالا جاتا ہے - یہاں دُنیا کا سب سے بہترین شہد دستیاب ہوتا ہے - شہد حضرموت سے باہر کے ممالک بھیجا جاتا ہے -

مُر - صُبر - ورش :- یہہ تینوں حضرموت میں تیار کئے جاتے ہیں - اور یونانی اعلاجوں میں کام لیا جاتا ہے -

مویشی :- اونٹ - گائے - بیل - مینڈے - بکرے پائے جاتے ہیں -

صنعتی پیداوار :- صنعتی پیداوار بھی کافی ہے - کئی انڈسٹریز کام کر رہے ہیں -

جنوبی یمن کا صدر مقام :- جنوبی یمن کا صدر مقام عدن تھا اور سمندری بندرگاہ عدن ہے عدن میں خاص کر کریٹر اس کے اطراف پہاڑ ہیں گرمی کافی ہوتی ہے

جنوبی یمن کے مشہور مقامات:- عدن - مکلہ شحر - تریم - سیون بیحان - لحج - قطن - شبوۃ - جعار - زنجبار ہیں -

جنوبی یمن کے جزیرے:- سقطرای - میون کمران -

جنوبی یمن کی سمندری بندرگاہ:- عدن بڑی سمندری بندرگاہ ہے - دوسری چھوٹی بندرگاہ مکلہ ہے -

جنوبی یمن کی سڑکیں:- جنوبی یمن کی ایک بڑی سڑک عدن سے مکلہ تک ہے جو آزادی کے بعد بنائی گئی - دوسرے سڑکیں عدن سے پورے چھ صوبے تک ہیں عدن کی سڑکین بڑی خوبصورت ہیں برٹش کے زمانے میں بنائے گئے تھے -

صوبے جات:- (المحافضات) جنوبی یمن کے جملہ چھ صوبے ہیں - ثمود کا علاقہ علیحدہ ہے - ہر صوبے میں مدیریہ ہیں جو حسب ذیل ہیں -

۱:- صوبہ نمبر ۱:- (المحافظ اولی) مدیریہ (۱) عدن (۲) الشعب (۳) البجذر -

۲:- صوبہ نمبر ۲:- (المحافظ الثانیہ) مدیریہ (۱) البجنوبیہ (الحوط) (۲) الشرقیہ (الحلین) (۳) الشمالیہ (الضالع) -

۳:- صوبہ نمبر ۳:- (المحافظ الثالثہ) المدیریہ (۱) البجنوبیہ (جعار) (۲) الشمالیہ (لودر - زارہ) (۳) الغربیہ (لیعوس) (۴) الشرقیہ (مودیہ)

۴:- صوبہ نمبر ۴:- (المحافظ الرابعہ) المدیریہ (۱) الشمالیہ (بیحان) (۲) الوسطی (عتق) (۳) البجنوبیہ (معیقہ) (۴) الشرقیہ (عرما)

۵:- صوبہ نمبر ۵:- (المحافظ الخامسہ) المدیریہ (۱) البجنوبیہ (مکلہ) (۲) الغربیہ (حریضہ) (۳) الشمالیہ (سیئون) (۴) الوسطی (القطن) (۵) الشرقیہ (الشحر) (۶) الثورہ (یبعث) -

۶:- صوبہ نمبر ۶:- المحافظ السادسہ (۱) المدیر البجنوبیہ (قشن) (۲) الشرقیہ (جوف) (۳) الغربیہ (سیحوت) (۴) الوسطی (الغیضہ)

۷:- مدیریۃ الشمود - مدیریہ (۱) ثمود (۲) حذیہ (۳) رماہ شیبوت -

جنوبی یمن کی وادیاں:-

وادی (۱) تبن صوبہ ۲ میں ہے

وادی احور وادی بنا صوبہ نمبر ۳ میں وادی جردان وادی مرخہ صوبہ نمبر ۴ میں ہے

وادی حجر۔ وادی حضرموت وادی دوعن وادی عمد وادی عدم وادی سر صوبہ نمبر ۵ میں ہیں۔

وادی جزع اور وادی مسیلہ یہہ دونوں صوبہ نمبر ۶ میں ہیں

کرنسی:۔ جنوبی یمن میں دینار رائج تھے۔ اب بھی رائج ہے۔

امریکہ، انگلینڈ، یورپ، انڈونشیا، افریقہ، جاوا، سماٹرا، ہندوستان، سعودیہ:۔ ان سب ممالک میں جنوبی یمن کے باشندے آباد ہوگئے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ میں اب بھی چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن آتے ہیں۔ یورپ انڈونشیا۔ جاوا سماٹرا۔ ہندوستان سعودی عربیہ افریقہ میں کافی عرب کئی سال پہلے جاکر آباد ہوگئے۔ اب بھی ان کی نسل ان علاقوں میں موجود ہے۔

عمارتیں:۔ عدن کی عمارتیں زیادہ تر برٹش کے دور میں

تعمیر ہوئے - مکانات - سڑکین - مدرسے - دواخانے اسکول سب پلاننگ سے بنے ہوئے ہیں - جنوبی یمن کے شہر میں حضرموت میں سیؤن اور تریم بڑے خوبصورت شہر ہیں - مُکلّہ (حضرموت) میں کافی بلند عمارتیں ہیں - دوعن کی وادی بھی خوبصورت ہے - بعض شہروں کے مکانات کی تعمیر بڑی خوبصورت ہے - کئی درجے کے مکانات ہیں - بلند عمارتوں کو دیکھ کر بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی یورپ یا امریکہ کے ممالک میں آگئے ہیں - بڑی تنظیم سے تعمیر کی گئی ہیں -

جنوبی یمن میں کسانوں کی تعداد صوبے واری

کسانوں کی اوسط

صوبہ نمبر ۱ .... ۱۰۱

صوبہ نمبر ۲ .... ۲۷۸۲

صوبہ نمبر ۳ .... ۱۲۱۲۶

صوبہ نمبر ۴ .... ۳۴۵۰

صوبہ نمبر ۵ .... ۱۷۵۴

صوبہ نمبر ۶ .... ۲۶۰

جمہوریہ الیمن
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
ظفار
راس ضربۃ علی
خلیج القمر
راس فرتک
وادی
وادی حضرموت
سیحوت
بیر علی
احور
الجمہوریۃ
العربیۃ
الیمنیۃ
کمران
عدن
خلیج عدن
صحراریت
السہول
سطح مرتفع
خشک زمین
نشیبی علاقہ

٦ صوبوں کی تقسیم جنوبی یمن

صوبہ ۱ جنوبی یمن

المحافظة الاولى

دار سعد
بئر احمد
الشیخ عثمان
المنصورہ
الملاح
مدینة الشعب
الحسوہ
المعلا
التواھی
عدن
خور مکسر
مدیریہ عدن
البریقہ
بئر فقم
عمران
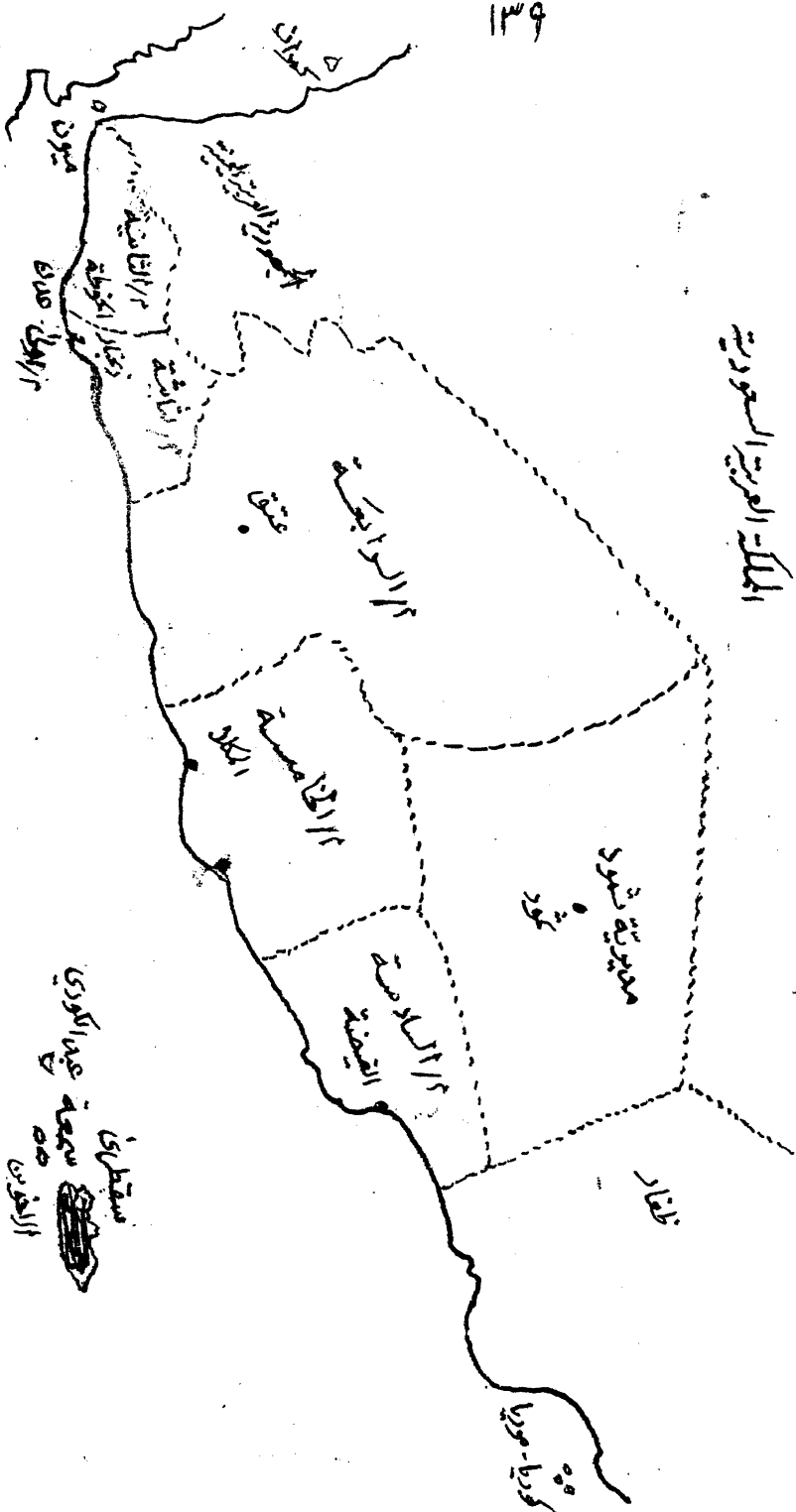
صوبہ ۱ میں نمک تیار کیا جاتا ہے۔ دھاگے بنائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ورکشاپ ہیں سگریٹ اور ماچس کے کارخانے ہیں المونیم کا کارخانہ ہے۔ پٹرول صاف کرنے کی ریفینری ہے بیرونی شرکات ہیں برٹش کے دور میں عدن بین الاقوامی ایئرپورٹ تھا۔ کریٹر۔ معلا تواہی خورمکسر ان سب مقامات پر مستحکم عمارتیں ہیں زیادہ عمارتیں برٹش کے دور میں پلان سے بنائے گئے کافی اونچی عمارتیں ہیں۔ اس صوبہ میں تین مدیریہ ہیں (۱) عدن (۲) الشعب (۳) البجذہ

جنوبي ٢

المديريه	المراكز
الجنوبيه :-	الحوطه - المسيمير - طور الباحه - المصاربة
المشرقيه :-	الحليين - القشعة - جبل جبر - سرعة وسيله القباب - يهر
الشماليه :-	الضالع - الشعيب - خله

ضمیمہ ۲ زراعت

صورة رقم ٣ :-

المديرية	المراكز
الجنوبيه	جعار - احور
الشماليه	لودر - زاره - الوضيع - ميكراس
الغربيه	لبعوس - القاره - الحد
الشرقيه	موديه - المحفد - جيشان

صوبہ ۳ وادی بناء وادی حسان - زراعت
المشاريع الزراعية في
وادي بنا المحافظة الثالثة
وادي بنا
بائيس
الهيجاء
وادي حسان
لحمن
المخزن
جعار
المخزن
زنجبار
العرائب
الكود
صوبہ ۳ وادی اُحور زراعت
المشاريع الزراعية في وادي أحور المحافظة الثالثة
وادي أحور
فواد
أحور
حنار
البندر
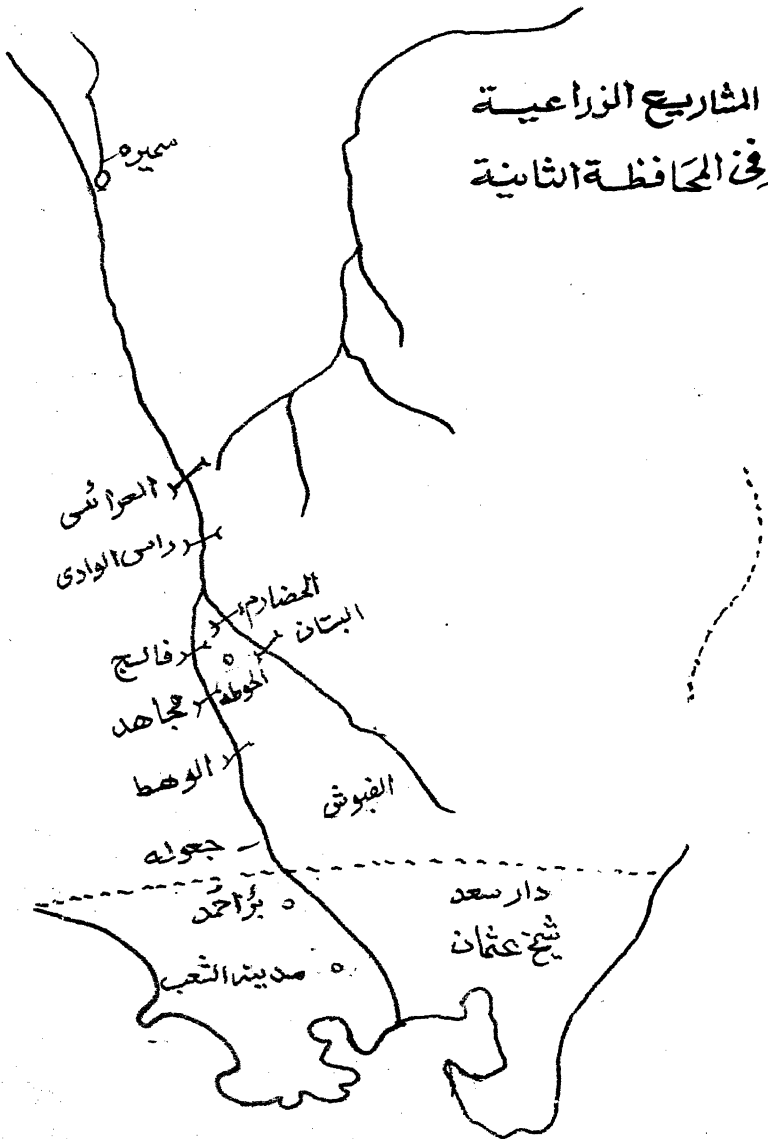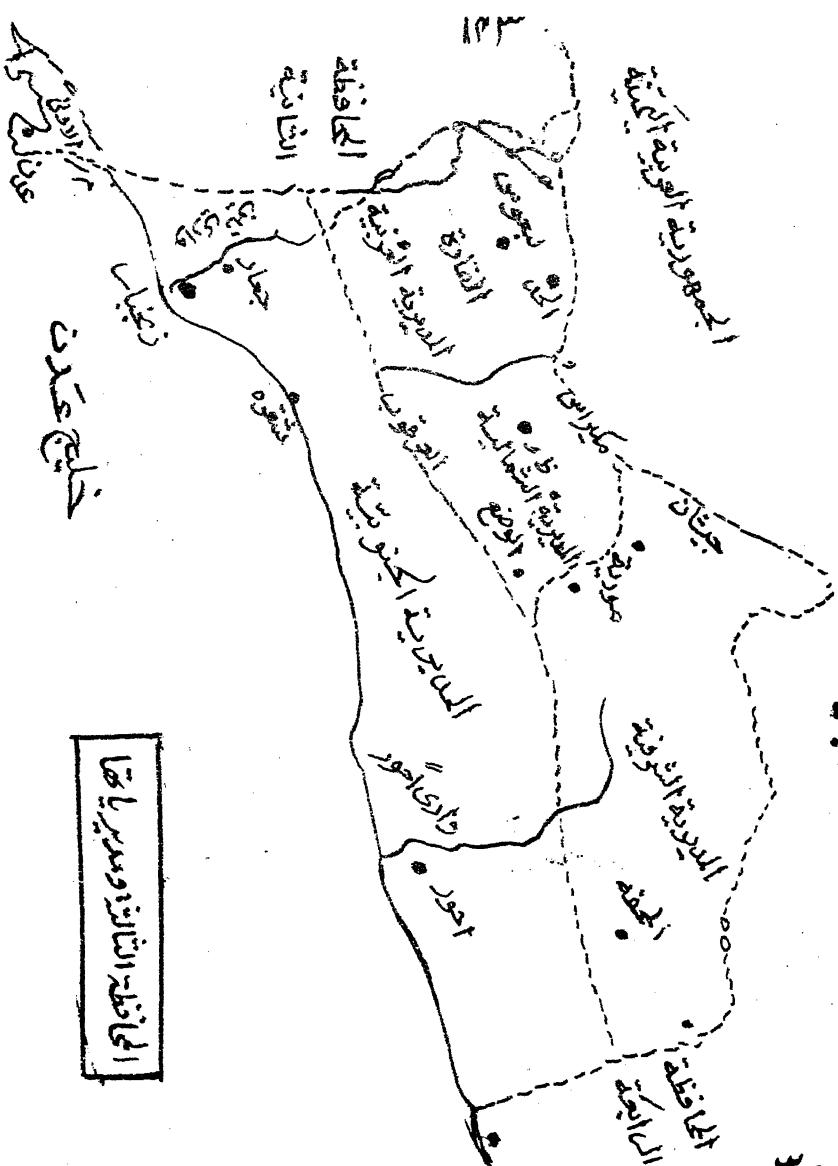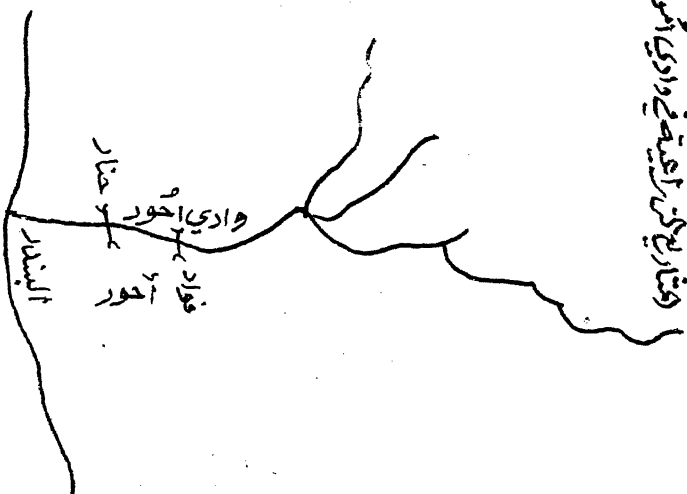
صوبہ ۴ جنوبی یمن

المحافظة الرابعة ومديرياتها
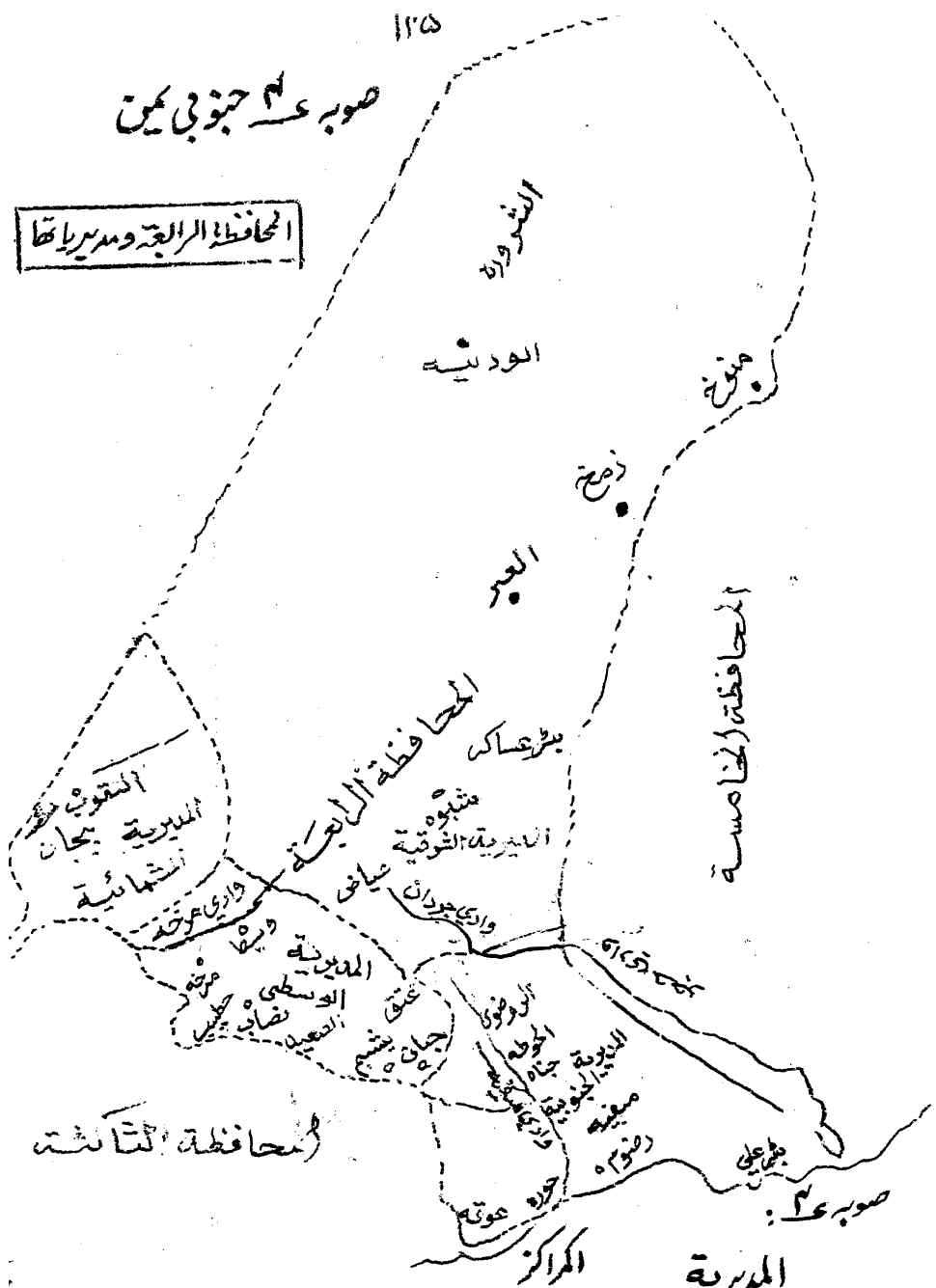
الشرورة

الوديعة

العبر

المحافظة الرابعة

بئر عساكر

شبوه

المديرية الشرقية

وادي جردان

المحافظة الخامسة

المديرية الشمالية بيحان

وادي عرمة

المديرية الوسطى

نصاب

الصعيد

عتق

جبان

الروضة

الحوطة

المديرية الجنوبية

ميفعة

رضوم

بئر علي

المحافظة الثالثة

صوبہ ۴

المديرية		المراکز
شمالیہ	:-	بیحان - وادی عین
وسط	:-	ختق - الصعید - جبان - حلیب - نصاب
جنوبیہ	:-	میفعہ - رضوم - الروضہ -
شرقیہ	:-	عرما - العبر - جردان
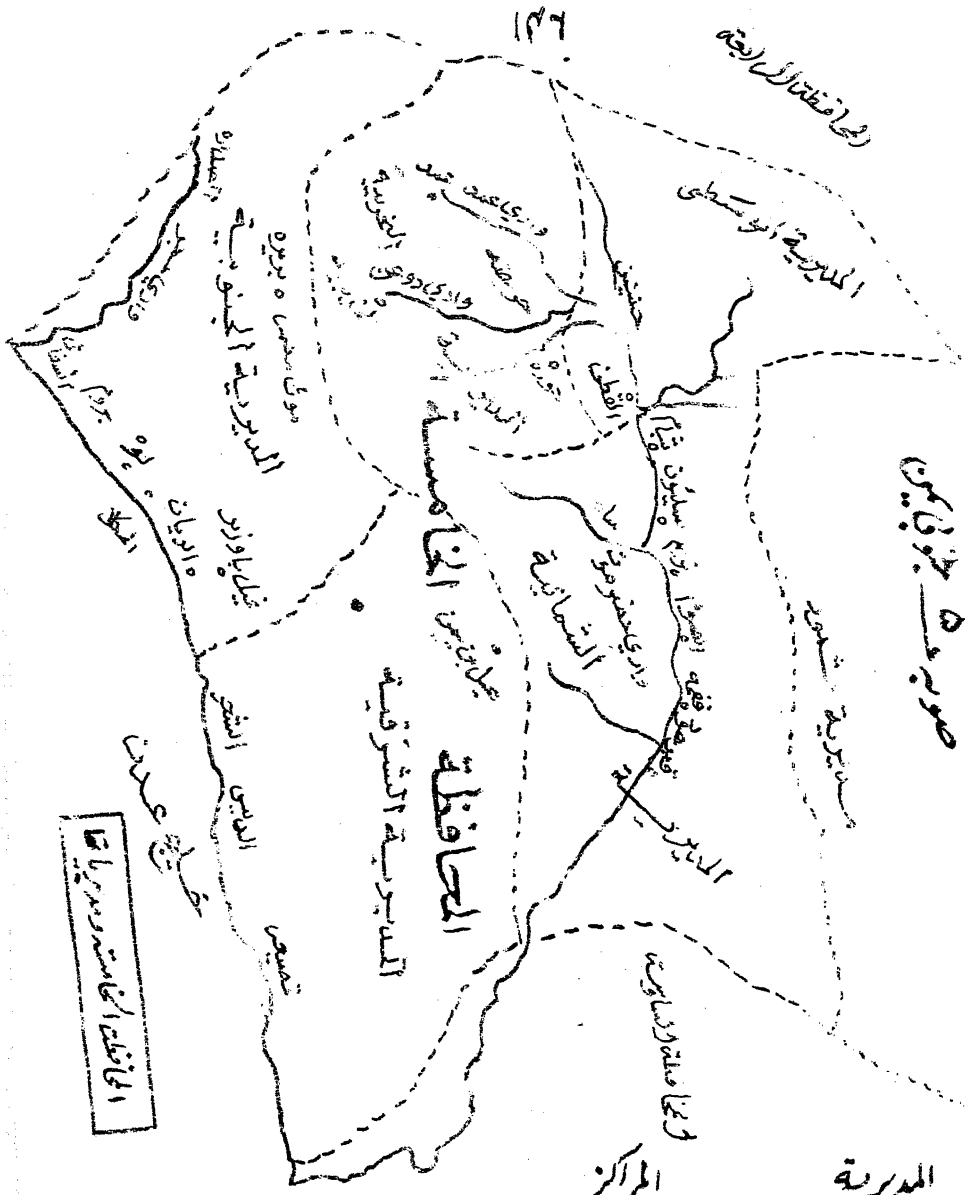
١٤٦
المديرية المراكز
جنوبية مكلا - غيل باوزير - بروم
غربية حريضة - وادي عين - وادي محمد - ريدة الدين - حوت بلعيد
شمالية سيئون - تريم - شبام - ساه - السوم
وسطى قطن - هجر الصيعر - وادي سر - هوره - رخيه
شرقية شحر - الديس - الحامي - تيغ حر - ريدة عبد الودود - غيل بن يمين
الشؤلة يبعث - الجول - الصداله - ميفع حجر - المحنى - شرج الفلاحين

زراعت صوبہ ۵
محافظہ خامسہ
مدیریۃ الثورہ
المحافظہ الرابعہ
المحافظہ الخامسہ
مدیریہ
الثورہ
وادی حجر
باتیس
السفال
باجحیل
صوبہ ۵ وادی حضرموت ۔ وادی سر ۔ وادی عدم
وادی حضرموت
شبام
سیئون
بن
عزیز
تریم
قسم
عنات
الغرف
قطن
وادی سر
وادی عدم
وادی دوعن
مشاریع زراعیہ

صوبہ ۶ جنوبی یمن
مديرية ثمود
ظفار
المديرية الشرقية
المديرية الوسطى
موعين
وادي جذع
الغيضة
يروب
خوف
جاذب
دمقوت
رأس ضربة علي
خليج القمر
المديرية الغربية
وادي السيلة
المديرية الجنوبية
منبوط
نشطون
رأس فرتك
حصوين
قشن
عتاب
سيحوت
برن
المحافظة الخامسة
المحافظة السادسة ومديرياتها
صوبہ ۶
المديرية
المراكز
جنوبيه
قشن - حصوين
شرقيه
جوف - جاذب
غربيه
سيحوت - عتاب - القلعة
وسطى
الغيضة - يروب - المنصر

حضرموت اور یمن کے منطقوں اور وہاں کے مختلف قبیلوں کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ جمعیۃ الیمنیہ بالہند کے آفس اور کچھ بزرگوں سے دریافت کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔

منطقہ	قبیلہ
بلد الحوتہ	الجفری
قطن الحصن	خلاقی
قطن وادی ھدیہ	جابری
قطن قصیص	الشبیئ
قطن حورہ	بن مخاشن - باصنجر - الحدرد
قطن مشیخہ	سعیدی
قطن	معنتب، لحمری، العکبری، بن الزوع
	باشراحیل، الرشیدی، الحاج، رمضان
	قعیطی - الحدادی
	النقیب، البکری، المحارش
	حضرمی، بامطرف، بافضل، رشیدی بن عقیق
	لرضی، المصلی، بن زیاد، بن علی جابر، بحدی
دوعن قریبہ	باعمر البار
دوعن - حورہ	
دوعن المعس	باوزیر
دوعن وادی لیسر	باخریصہ - عمودی
دوعن وادی لیسر ارسمہ	باعثمان، باشمیل
وادی العین	بن جعفر

دوعن ریدة الدین	بابدر، دیینی، الجیلانی، باکرشوم
دوعن، وادی لیسر	الصعبری، باسبع
دوعن تاربه	بن صدیق، بن اضونی
دوعن بلد صیف	باسمیح
دوعن	بارزقان، عمودی، باعوم، باسوید، باموسیٰ
	باعقیل، باسعد، بالصقع عمودی، باحطاب
	بایونس، باحانق، بن ماضی، بالبود
تصبع	سبیع
سیئون	باشاذی، الکثیری
سیئون تاریه	قنذوان، بوفطیم بن الشیخ ابوبکر، شبیبی
سیئون۔ قارة عبدالعزیز	عمشان
سیئون	بیرمدان، باناب، بن عبداللہ، بامدحج
	بن حاجب، الجفری
سیئون قارة عبدالعزیز	خرصان
عمیل یافعه	باقعی، بن زیاد
وادی عمد	قتنح دقرنح باسلوم، بن شملان، باحارث
	بن ماضی، بن طیب، بن خلیفه، باعثمان
وادی عمد قرن بن عدوان	جعیدی، بن مفلح
وادی عمد خمیله	بایزید، قودر
وادی عمد قرن بن عدوان تبرعه	بن مریطان الجحیدی، بوحدیل، باوزیر
	بالصقع، باسلیمان، قنذوان

وادی عمد ترمل	بن سویدان
وادی عمد یدعنق	الحامد (سید)
وادی عمد ہلد جبیب	بن شملان
وادی عمد تبرعہ	بلصقع
وادی عمد شرقی باتیس	باتیس
وادی عمد خربت باکرمان	باکرمان
وادی عمد سترج بآلشدف	بآلشدف
وادی عمد شعبہ	مشائخ - بن الراقی
وادی عمد قمحان	بن شملان
وادی عمد جسرہ	بلموق (سویدان) بن ذیاب
وادی عمد صعاد (پھاڑیہ) باتیس	المنصور سدے - بن سمیدع
وادی عمد باتیس	باتیس
وادی عمد قرن	جعیدی
وادی عمد ہلد بامحمد	بامحمد
وادی عمد نعیر	بن خلیفہ - بلحذام
وادی عمد صندل	باجابر
وادی عمد حارہ باصلیب	بن طیب - باصلیب
وادی عمد	قنبح (قرنح)، باسلوم، بن شملان، باحارث بن ماضی، بن طیب، باوزیر، نہدی بوعسکر، بن خلیفہ، باعثمان
وادی عمد قرن المال	بن مجیدع الجعیذی
وادی جعدہ	جعیدی
وادی حوطہ -	باحفیظ - دریک - باشوابکہ

وادی عمد مجل	باعمران
وادی عمد حنکت باصلیب	باصلیب، بالحول
وادی عمد دعاس	باموکرہ، باعقیل، باعیاش، بامدرک
وادی عمد بلد رحب	باحداد
وادی عمد حاط العمودی شائح	شیخ عمر باقادر
وادی عمد ریاط باکوبن	باکوبن، بادقل، باعثمان، بابلیل، باحجاج
وادی عمد البط ملقوت	بامقداد
وادی عمد خوب	باسبیت
وادی عمد مخذف	جعیدی (بن محمد بن علی)
وادی عمد بلد المرحب	باکوتح، بن حاجب
وادی عمد رویفات	بلحباك
وادی عمد شعبۃ باحمد	باقتدوان ـ عمودی
الحوط	بایعشوت، رمضان
خولان	خولانی
شرعب	شرعبی
ریدۃ الدین لحاق	باسعید
غیل باوزیر	باوزیر
عوالق	بن جمیل عولقی
مُتحا (شمالی یمن)	مخاوی
نصاب	عولقی
شمریہ سعوط علی	بن سمیدع
عروض العین	الصحو بشاتی

عوار رضا - ر س - ن ~~...~~ رفاعی

شیبام	رمضان، شاکر
صنعاء	بن یمانی
تلعوضیہ	بامطرف
مُکلّہ	العکبری
مسدودہ	عوینی
وادی سنتہ	بن خلیفہ
شمر علی تاجبی	وبیر
مشبر	الاصبحی
حزمہ	یرّواس
وادی بن علی دحقہ	یرّواس
وادی بن علی	بن صدلیق، سعدی، باحشوان، بارشید جابری، بن مطہر، باسیان، السعدی وصلان، بن سیف، باحکم
التوبیہ ریدۃ الدین	باقربیہ
الغربیہ	البار
یلد نفحول	بوحدیل
تفون	بن ھلابی
حوط باحفضی صریک	باناب المشجری
ریدۃ عنوت	دینی
قارہ آل ثابت	تھدی
مدودہ	باحامد
علط	بالصقع

بلد قطع رخیه الھجرین	باحرہ (سید) بن محفوظ، شعیب، عمودی، الجولحی رفاعی۔
جعیمه	باوزیر
وادی شحوح	الشبیبی
عنق	مجلد
قاعتة المتطفر	بنی سعید
حریضه	العطاس، بایمین، بن عثمان بالصقع، باسلامه
وادی العین	بن عجلان، باوزیر، الحضرمی، صران
سقتة با محمد	باقدوان
محمیده	العمودی
عینات	بن الشیخ ابوبکر، الکاف، باغزال
حول	المشجری
بور	العیدروس، باحشوان
قیدون	الحامد (سید)، بامعین، باناب، باعقیل (سید) یافعی، بن سلمان، یاماس، حبیب، مقیبل العمودی
وادی رخیه	الحامد، بن شحیل، بادعام، بن ذیاب بن قصل، بلشرم، بن سمیدع، قرموی، بن الزرع بن قناب، بقلع، نهدی، یامھیر بن حیدره، بن سعد، جھیمی، بن جعاد

	المضارب بن جميل الليل
تريم	بلفقيه (سيّد) تميمي ، مكارمُ العامري زبيدي ، ذبلع ، تجيدمي ، سيّد باهارون مولیٰ الدويله قبيدي
المكلّه	الكسادي ، بلعله ، بافضل ، بن لتمان
	جعيدی
الشحر	باصعد
معير	باجاو
دعاس مُكلّه	باعياش
الدِيس الشرقيه	قرنح
يافعه	عسكري
تعز البيضاء	المظفر
وادی الغرقه	بامزينه
وادی سرالقوم	الصعيری
يافع البعوس	بلغيث ، اليافعی
تعز	بن يمانی
تاربه	العامری
الغرفه	الكثيری
وادی عرمه (شبوة)	البريک ، آل احمد (مشائخ)
شبوة (جِرته یادُقن)	قبائل العمر
شبوة (وادی دُهر)	بن حيد البريک ، بن حيدری ، بن عمر
	الكُرب ، المشايخه ، الصعيری
عينات	بن الشيخ ابی بکر بن سالم الحامد ـ بن الشيخ ابی بکر
	المحضار ...

یافع العلیا ۔ یافع السفلیٰ	یہاں پر یافعی خاندان آباد ہیں
العوالق العلیا العوالق السفلیٰ	یہاں پر عولقی خاندان آباد ہیں
لحج	یہاں کے خاندان لحجی کہلاتے ہیں
بیحان	یہاں کے خاندان بیحانی کہلاتے ہیں
الضالع	یہاں کے خاندان الضالعی کہلاتے ہیں
عسیبر	یہ خاندان عسیبری کہلاتے ہیں ۔
مسیلہ وادی عیدید	آل عیدروس، آل الحضرمی، آل الحدرد آل عبدید، آل بافرج، آل مطہر، آل محسن آل باحیین، آل باعبود، آل الھاوی آل المشہور، آل التراھم، آل بن قحطان آل بن صمیط، آل الصلبیبہ، آل خرد آل الشاطرے، آل قدرے، آل بارقیہ آل باجابر، آل سعد، الفقہیۃ، بافضل آل شعیب، آل باحکم، آل الرافق، افضل آل غندور، آل بافضل، آل مدحج، آل عرفان، الخنطیا، آل باغریب آل باحمیہ، القریط، آل باجبید آل باعیسیٰ، آل بامصباح، آل باطفاری آل باعمیر۔
وادی جردان	المحسن، التمارہ، الصبات، البعیث

	السادالحامد، المشایخ، آل عبدالحق
	البریک، الیام، آل بایوسف، نعمان
عنق	آل خلیفہ، القرموشی
الحازنہ	آل خلیفہ، حمام، یام، دھم
معیر	بالعبید
الضلاعہ	دیتي
الجلین	دیبني
جبن (شمالی یمن)	ثمن
عنك وادی عمم	الحامد الشیخ ابوبکر بن علی
قطن	بن سلمان
بلدحول	بانقیب
عنک	باعوم
وادی عمد تیرعہ	بن عیفان
حرایہ	بن سواد
سہل محسن بلد تاریہ	بن عبدالباقی
سہل القبلي تاریہ	بن حمیس
حراد تاریہ	بن سیف
حراد تاریہ	بن حطاب
حراد تاریہ	بن کبوبہ
حیائب	بن جعفر
العوالی	

جنوبی یمن کے بڑے قبائل جن کے جداعلیٰ ایک اور قبیلوں کے متفرق نام ہیں جتنے معلومات دستیاب ہوئے اِن کا اندراج کیا گیا ہے

جداعلیٰ — جداعلیٰ کے تحت متفرق قبیلوں کے نام

سادات : العیدروس ـ العطاس ـ الکاف ـ السقاف ـ الجفري ـ البار ـ بن جمیل اللیل ـ مولیٰ الدویلہ ـ الحبشي ـ البکري ـ الحامد ـ باصرّہ ـ مدیحج ـ بالفقیہ ـ بوفطیم ـ باھارون ـ بن زین ـ خمور ـ فداعق ـ ابن شعیب ـ الشراق ـ الجیلانی ـ بن الشھاب ـ العویبد ـ المشھور ـ باعلوی ـ حداد ـ حدالد ـ رقیع ـ جنیدی ـ الھندوان ـ باعقیل ـ بن الشیخ ابی بکر بن سالم الحامد ـ البحر ـ بن سمیط ـ بن الشیخ ابی بکر بن سالم الحسین

نھدی : بن حجاج ـ بن ثابت ـ بن بدر ـ بن کوبیر ـ بن الزّوع ـ بن عزّون ـ بن جدنان ـ بن حویل

بن ثمين - بن طاهر - بن حنيف - بن جنرش
بن مربش - بن نخر - بن محمد - الشيبي
بن يبشر - بن عمبري - بن شريبشر - بن ذئيبان
شريمان - بن كليب - بن حلوبل -

باوزير : الخضيني - بن سهل - الحرف - بن جنيد
آل عثمان - آل عبدالصمد - آل ستيبة
آل عبداللطيف - آل معطي - آل معاجد -
آل بن عثمان - آل بن علوي - آل جراس
آل بكران

دوبيني : بامسدوس - باكرشوم - بامخدوم - باشميل
بوقديم - بامكبوس - بامجبور - بامقحف
باعمر - بافنتبان - بابدر - باحسني -
باحاجي - باسواري باضلوف - الجبري

جعدي (المره) : بن صلابي - بن مرضاح - بن علي - بن شملان
بن كربيشان - بن حميد - بن مسلم - بن الشبينه
بلجذم - الصقير - بن سلوقه - بن حشر - بن نقح
بن عون - بن مربطان - بحاريل - بوقاسم

بن احمد بن علی ۔ بن عامر بن علی ۔ بن عبداللہ بن علی
بن سلمان بن علی ۔ بلحیاک ۔ بن عمار ۔ بن مجید ع

مشأجر : باموکرہ ۔ باناب ۔ باشویعر ۔ بانقیب
بازرارہ ۔

بن محفوظ : بن قعوش ۔ بن مرشد ۔ بن طیران ۔ بن عجران
بن رئیس ۔ بایمانی ۔ بن مسعد ۔

الکثیری : بن عبداد ۔ بن طالب ۔ بن مصقر ۔ عوینی
بن عبدالعزیز ۔ بن مرعي ۔ بروا‌ہس

یافعی : بن ھرھرہ (بن الشیخ علی) یہری ۔ القعطبي
فردي ۔ عفیف ۔ البکري ۔ خلاقي
بن جرحوم ۔ الموصطیبي ۔ بن حمزۃ ۔ بلحاج
عسکری ۔ بن عفیف ۔ بوعشی ۔ الیاعباد
نقیب ۔

لخم

یہ قبیلہ ۷۰۰ سال یمن میں حکمران رہا۔ یہ کہلان بن سبا سے ہے
حدیث ترمذی میں ذکر ہے کہ سبا کے ۱۰ قبیلوں میں یہ ایک قبیلہ تھا
سید مارب کا تالاب ٹوٹ جانے سے یہ قبیلہ عراق کی طرف منتقل ہوگیا
اور حیرہ پر ۴۰۰ سال حکمران رہا۔ حاکم نعمان بن منذر جو عمر بن خطاب رض
کے دور میں شکست کھایا۔ یہ قبیلہ کے تمام افراد اسلام قبول کئے
کچھ اسپین گئے اور کچھ حضرموت تاریم میں مقیم ہوگئے ۔

عوالق : سلیمانی ۔ ذملقی ۔ آل اسلم ۔ باراسین نسبین (وادی جرمہ) + آل خلیفہ ۔ الخلیفی النخربیبی ۔

آل احمد : (البریک وادی عرما العقلح) آل عبدالرحیم آل علی بن احمد ۔ آل طاہر ۔ آل زید ۔ بن حویفش الفضل ۔ آل باسیف ۔ بن یزید ۔ بامدحرج آل سالم بن عمر ۔ آل لسود ۔ آل عبدالقوی (بن بریک کے جد اعلیٰ محمد بن بریک اور بن یوسف بن عمر تھے ۔)

العوامر : بن عبدالباقی ۔ بن خمیس ۔ بن سیف ۔ بن حطاب بن کبوبہ ۔ بن جعفر

مشایخ (جد محمودی) : باطویل ۔ بارقیہ ۔ باخطیب ۔ باطویحتہ ۔ باعیسیٰ بن عثمان ۔ باحسین ۔ باعمر ۔ زبیدی ۔ بایزید بن طاہر ۔ بن مطھر ۔ بامداعس ۔ باموسیٰ ۔ بن طیب باقادر ۔ بارزقان ۔ بن الشیخ عمر ۔ باجماع بارعیہ ۔ باغبار

البحابری : آل عطیف ۔ آل عبودان ۔ آل ملھی ۔ آل حفصہ آل منیف ۔ آل وحایین ۔ آل قطیان (جابر بن علی) ۔ آل تحسینر ۔ آل تماشش